

UNIVERSAL
LIBRARY

OU_224540

UNIVERSAL
LIBRARY

BROWN BOOK

**THE BOOK WAS
DRENCHED**

کُلُّ حَرْفٍ عَلَى اللَّهِ مَوْزُونٌ

احمد سداغنی که نسو

غنچه راک

۱۲۶۹ هـ

بنام ماریخی علم و فن موسیقی من مولفہ جناب مستطاب نظام الدولہ نواب
حاجی محمد مردابعلیخان بہادر مغفور رئیس مرادآباد بعد نظر ثانی حضرت مغفور

بوقت طبع بارہم

فی الحال

بطریق یادگار مغفور بارچہارم

مطبع فشنی کشور لکھنؤ چھپکری شایع ہوا

ماہ جن ۱۲۶۹

اطلاع - اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے۔ ہر کتاب کی قیمت معلوم ہے۔ ہر ایک شائق کو چاہیے کہ اس سے مل سکتی ہے۔ جس کے ملاحظہ و معانیہ سے شائقان اصلی حالات کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ازان ہر اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تحت درج ہے۔ ہر ایک کتب بعض کتب علم موسیقی و نایاب زمانہ اردو وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی کتاب ہو اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے قدر و اذن کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو۔

کتب علم موسیقی اردو	برآرندہ حاجات مصنفہ ہفتی بال ہفتا
نغمہ دلربا - حصہ اول اردو نظم انشائیہ گناؤں پر ایضاً - حصہ دوم -	حرر سلیمانی - ازواجہ محمد اشرف علی - عقد ثریا - در بیان فال تمویذ و نہایت پر طلسم عجائب - مع تصاویر از مہدی علی
قانون ستار - مع نقشہ ٹھاٹھ ستار ہر ایک کے مرتبہ سید صفدر حسین خان -	کلید سخن - یعنی شرح انٹرنس کوہ -
نغمہ جانفرا - معروف بہ تحفہ ہے ہوا - تسمیل الستار - از مرزا رحیم بیگ	معلم السیاست - مترجمہ مولوی الہی حسن دائرہ علم - حصہ اول - چند معلومات ہر
مجموعات نایاب زمانہ	رد الابطال
عجائب الخواتم - از بابہ ہر دو بالتصویر و اشکال رنگین کار مختلف یہ نادر	کلام الملوک ملوک الکلام - ترجمہ ارشادات حضور لارڈ ڈفرن بہ دور -
ذخیرہ قابل دید ہے - ایضاً ہر ایک بالابغیر رنگ	رسالہ معلم العمل - مولوی محمد عبدالحی صاحب عقل و شعور -
ترجمہ مطلع العلوم و مجمع الفنون مترجمہ ہفتی زین العابدین خان صاحب -	مکتوبات لارڈ ڈفرن - از ریڈنٹ نئی نئی نافع خلائق - از محمد زوردار خان جاگیر دار
باغ اعجاز جواہر - از ہفتی جواہر لال صاحب مطلع العجائب - بالتصویر رنگین -	اندر جال - اردو و ناگری - طلسم فرنگ - یعنی مسمریزم و کل بقا طبعی
ایضاً - بغیر رنگ - سلک مسلسل -	کابیان - تاثیر الانظار - خلاصہ طلسم فرنگ -

کُلُّ حَرْبٍ لَدَى كُفْرٍ وَحُونِ

الحمد لله الغنى له نسخة

غفره راک

۱۲۴۹ھ

بناام تاریخ علم و فن موسیقی بین مولفہ جناب مستطاب نظام الدولہ نواب جی
محمد مراد علی خان بہادر مغفور رئیس مراد آباد بعد نظر ثانی حضرت مغفور

بوقت طبع بار دوم

فی الحال

بطریق یادگار مغفور بار چہارم

مطبع نشی نوکسو لکھنؤ چھپکری شایع ہوا

ماہ نومبر ۱۸۹۴ء

55
تقریظ طبع غنچہ راگ
منجانب مطبع ہنگام اختتام تصنیف و آغاز طبع

یہ عمدہ اور مستبر کتاب علم و فن موسیقی ہند میں بجا تالیفات جناب نظام الدین مولانا نواب محمد مردان علی خان بہادر مغفور کے ہر آپ کی طبیعت علم دوست اور تحقیق پسند واقع ہوئی تھی چنانچہ ہزاروں روپیہ انعام اپنے ملک پنجاب اور مالک مغربی و شمالی وراجستان کے مدرونین میں دیا اور اکثر موسی اٹھی اور مدرونین میں کتاب سے امداد کی اور بیہوشہ بعد فراغ امور منصبی کے سیر و مطالعہ کتب میں صرف اوقات کی چونکہ طبیعت میں جدت اور تلاش اور تحقیق تھی اسلئے اکثر مفید بات وادویات و معنیات آپ نے اپنی تحقیقات اور تلاش اور تجربے سے نکالیں اور اکثر اذکر کتب ہر علم و فن دوستی سے تلاش کر کے ہم پہنچائیں اور وہ واسطے فوائد عام کے اس مطبع کو عطا ہیں جو طبع و شہر ہوئیں اور خود بھی علم و ہر علم سیریزم و علم کیسا اور تاریخ میں کی کتابیں تالیف فرمائیں اور فن شاعری میں بھی آپ کا کلیات طبع ہو چکا کہ علم موسیقی ہند ملک ہند سے گمنام ہو چلا تھا اور اس فن کی کوئی جوسو یا وجاع کتاب باسانی میں نہ تھی اسلئے آپ نے اس طرف بھی توجہ کی اور یہ کتاب عام فہم آر دو میں اسلئے تالیف کی کہ ہند کے اس علم و فن مشہور کا نام و نشان باقی رہے۔ گویا اس علم کو پھر زندہ جاوید کر دیا ابتدائی زمانہ فرصت میں آپ نے اسکی واپسی تحقیقات کی اور اسکے اصول و فروع پر مطلع ہو کر شکل مطالب نہایت سہل کر کے لکھ دیے جس سے یہ کتاب عام فہم ہو گئی جس شائق کو کچھ بھی استعداد ہوگی وہ اس کتاب سے سب علمی مطالب باسانی سمجھ لے گا اور جو باتری پائی گئی یا بیان خلافت قیاس تھا یا فن موسیقی میں مشکلات اور نقص اصلاح طلب تھے انکو نام مولف صاف صاف بیان کر دیا یا اسید ہو کہ اگر ڈیر غور اور عمل ہو تو نقص موجودہ اصلاح پذیر ہو جاوے اور یہ قدیم علم و فن ہند جو دنیا میں لاثانی ہوا نہر فو تازہ دم ہو کر قیامت تک یادگار باقی رہے اور اہل ہند اس سے لطف اٹھائیں اور مغالطوں سے نجات پائیں باوجودیکہ آپ نے اسکی تحقیقات میں صرف توجہ کی اور کامین فن کو شل میں کار اور گویوں کے جواکر حصص

ہند میں نامی گرامی اور استاذ مسلم اثبوت تھے سناور تحقیقات کماحقہ کی سادہ و سادہ سماعت سے اسکے اصول علمی ذہن نشین کیے اور جو عمل طلب یا طلب تھے انکو بذریعہ سنا کے ثابت کر کے قلمبند کیا۔ خاطر حال کی گزیر سبب حفظ اوقات غریزہ کے یوں کہیں برسوں نہ سنا حالانکہ وہ ایک قدر انصافی میں ریاستوں سے آپکو تعلق رہا جان اسکے اسباب بکثرت موجود ہیں اور سراج ہو کر آپ فقور رہے اور علاوہ حفظ اوقات کے یہ معمولی بات ہو کہ جو شخص راگ شناس اور اصول علمی سے واقف ہو جاتا ہے پھر اسکو ہر استاد کامل میں کار اور گویوں کے دوسرے درجہ کے گویوں کا گانا پسند نہیں آتا بلکہ ناگوار ہوتا ہے اور چونکہ آپ کی طبیعت یکسانہ تھی اسلئے ابتدا سے امور انصافی میں صرف اوقات غریزہ کے پابند رہے اور ایسے اشغال فضول مخرب اوقات سے ہمیشہ فقور رہے۔

جو مختصر سوانح عمری آپ کا کلیات نظام میں لکھا ہو اس سے واضح ہو کہ آپ ایک صاحب اوقات اور باخدا اور پاک باطن تھے اور طمع اور حب دنیا سے وارستہ اور برکات و انوار و نسبت باطنی سے جو فضائل خدا داد آپ کو حاصل تھے وہ آپ کے کمال باطنی پر دلیل روشن ہیں اور بایں ہمہ منکسر مزاج خلیق بامروت جہان آشنا ہر دل عزیز اور ان نظام ملکی و مالی میں یکتا اور فیطریعت اور جفا کشی میں فرد۔ ادب ایاں ہمہ علو سے منسوب کبر و فخرت سے پاک۔ غرض ایسے جامع الصفات صاحب عقل سلیم و تجربہ کار و با وضع مقتضائے مائے ہوتے ہیں۔ چونکہ یہ نسخہ آپ کا ایک یادگار تھا اور بخلاف مطبوعہ سابق کے بعد مذکورہ ایک نظر ثانی میں مجدد و آہستہ کامل اسکی کی گئی تھی اور سوا اسکے یہ کتاب ایک قدیم علم و فن ہند کی تھی اور واسطہ تحقیق اور شائقین کے بس کا آمد اسلئے ہم نے اجازت حضرت منقور اسکو تین مرتبہ طبع کیا تھا چونکہ یہ منقور خواہش خریداران گل جلدین فروخت ہو گئیں لہذا بار چہارم اسی نسخہ نظر ثانی کردہ حضرت منقور سے من و عن نقل ہو کر طبع رابع کی نوبت آئی امید ہو کہ یہ کتاب ہر ملین عام پسند ہوا اور واسطہ شائقین کے سود مند ہو۔ غرض تشریحی است کہ زیادہ ماند۔

علاوہ علوم مروجہ کے ہند کے اور علوم غریبہ اور انکی کتب عجیبہ بھی زبان سنسکرت میں باوجود ہندوی علوم موصوف اور کم تو جی اہل ہند کے کہیں کو میں پائی جاتی ہیں کاش اگر

ایسے ہی اور علم دوست لوگ بھی توجہ دلی ہندول فرمائیں اور علوم عجیبہ ہند کے ہندی اور
 شکرت کو اسی زبان میں اور واسطے فوائد عام کے اردو زبان عام فہم میں تالیف فرما کر
 طبع کروائیں توجہ علم ہند ملک ہند سے ناپیدا ہو چلے ہیں اور انکی کتب بھی کیسا بے ہیں وہ
 باقی رہیں اور تمام اہل ہند ان سے فائدہ تام حاصل فرمائیں ورنہ جن مالکان کتب خانے
 ایسی نایاب کتب شہرت سے محروم کر کے بقول سعدی ع برے نہادوں چہ سنگ چہ زرخ
 چھپا کر رکھی ہیں نہ ان سے انکا نام ہو نہ آئندہ انکا نشان ایک دن وہ بھی غذاے کرم ہو کر
 ملک سے ناپیدا ہو جائیں گی اور جن طباع اور علم دوست صاحبان تصنیف و تالیف کو ایسی
 کتب کے موجود ہونے سے فی زمانہ موقع تالیف و ترجمہ اور ناموری کا میسر و
 ممکن ہو وہ بھی اس وقت کو ماتم سے کھو کر کھٹ افسوس ملینگے۔ درخانہ اگر کس است
 یک حرف بس است نقط

شعبه نوآیین نامدار

نظام الدوله منتظم الملک نواب حاجی محمد مردان علی خان بہادر مغفور

رئیس مرآ آباد



مظہر

کُلْ حَرْبًا لَدِیْهِمْ حَوْنٌ

احمد رضا الغنی کہ نسو

غنچه راک

۱۲۶۹ھ

بنام تاریخی علم و فن موسیقی میں مولفہ جناب ستطاب نظام الدولہ نواب حاجی
محمد مردانعلی خان بہادر مغفور رئیس مراد آباد بعد نظر ثانی حضرت مغفور

بوقت طبع بار دوم

فی الحال

بطریق یادگار مغفور بار چہارم

مطبع فشی نوکشتو لکھنؤ چھپکری شایع ہوا

۱۸۹۶ء



ہر سر میں نہان ہو سرِ حیدر ستار	ہر بانگ میں ہو لغتِ رسولِ مختار
ہر نغمہ میں ہو مناقبِ آلِ نبی	ہر صوت میں ہو صفاتِ اصحابِ کبار

بعد حمد و ثناء کے واضح ہو کہ علم موسیقی پنجوا اور علوم معقول کے مدت دراز سے رائج ہو اور ہر ملک اور
 ہر قوم میں جیسی بولی اور وضع دیس دیس کی علیحدہ ہو علیٰ ہذا یہ بھی با وضلع مختلف مروج ہو گیا کہ
 ہندوستان سے بہترین ہو بیان کے امر اور فقر اسکو عبادت جان کر بتے رہے۔
 ہند میں روز بروز اس علم نے ترقی اور رونق پائی اور یہاں تک بسیط اور مشکل ہو گیا کہ
 اب اسکے صاحب کمال بھی کیا ہی بن بسبب ترک رواج کے شرفا سے اور شائع ہونے
 اسکے اقوامِ ذلیل میں معیوب اور ذلیل ہو کر اصولِ علی بھی منقود ہو گئے حتیٰ کہ عند التفتیح بجز
 اسکے کہ طالب کو یہ عام گوئیے خود غلط مغالطہ میں ڈال دینے نہیں ہوتی اسلیے مولف نے
 یہ انتخاب متفرق کیا تاکہ شائقین اس سے بہرہ اندوز مدعا ہوں نام نایابی اسکا غور رکھ
 قطع نظر اسکے کہ یہ علم جزو علم مجلس کا ہو اور واسطے خاصانِ حسد اور حضرت صوفیہ
 یا صغاکے گویا غذا ہے رواج کہ انکو قبض سے مقام بسط میں لاتا ہو اور واسطے تصنیف

باطن اور ترقی ذوق و شوق الی اللہ کے اکسیر بہ نسبت حلت و حرمت اُسکے خلائق پر
مگر وہ مزامیہ قطعی سہرام ہیں جو محو ہوں۔

شروع کتاب

واضح ہو کہ اس کتاب کی تین فصل اور اکیس مقام ہیں ^{میں سے پہلے} ^{میں سے پہلے}
فصل اول سر زمین سر اور اسکے اقسام کا بیان ہے اور اُسکے سات مقام ہیں۔
مقام اول۔ وصف اور تعداد سر کے بیان میں۔
مقام دوم۔ نواح سر کے بیان میں یعنی سر کمان سے پیدا ہوئے ہیں۔
مقام سوم۔ بادی وغیرہ اقسام سر کے بیان میں۔
مقام چہارم۔ سکاری و تہور و کوکل وغیرہ سرور کے بیان میں۔
مقام پنجم۔ تین گراموں کے بیان میں۔
مقام ششم۔ سرور کے سر کے بیان میں۔
مقام ہفتم۔ مورچنا اور کلا کے بیان میں۔
فصل دوم راگ۔ اسمین کل راگ اور راگنی اور اُسکے اقسام اور ترتیب کا بیان ہے
اور اُسکے آٹھ مقام ہیں۔

مقام اول۔ تقسیم اور تعداد راگ و راگنی کے بیان میں۔
مقام دوم۔ بیان فصل اور موسم اور رت میں جو ہر ایک راگ کے واسطے مقرر ہے۔
مقام سوم۔ پرتھو راگ و راگنی ہائے راگ کے بیان میں۔
مقام چہارم۔ مقام فارسیں یعنی فارسیں کے راگ کے بیان میں۔
مقام پنجم۔ تال کے بیان میں۔
مقام ششم۔ لکار کے بیان میں۔
مقام ہفتم۔ حروف آلاپ کے بیان میں مع علامت سر و پستک کے۔
مقام ہشتم۔ وصف حرف تان کے بیان میں۔
فصل سوم۔ تال کے بیان میں اور اُسکے چھ مقام ہیں۔

مقام اول۔ ماترہ کے بیان میں۔
 مقام دوم۔ تال کے بیان میں۔
 مقام سوم۔ لٹے کے بیان میں۔
 مقام چارم۔ ساز اور اسکے قسام کے بیان میں۔
 مقام پنجم۔ تال اور اسکے قسام اور بول کے بیان میں۔
 مقام ششم۔ رقص کے بیان میں۔
 خاتمہ۔ قواعد و غیرہ اور اے مولف نسبت علم و فن ہستی ہندو مالک موجودہ آن۔

فصل اول سر کے بیان میں اور اسکے سات مقام میں مقام اول سر کے بیان میں

واضح ہو کہ مردانہ گانے راگ رانی کا سات سر پر ہی جیسے بقا و وجود بشر کا پیدائش امر پر آدرس اس
 آواز اور اسے مراد ہو جو شمسے سر پر تھلے اور محض آواز سامع کو خطائے کسی درجہ پر ہو یعنی
 خواہ بلند یا پست مگر توت قوی اور زبردستی اور ضبط نفس درکار ہو اور درجے سر کے سات
 ہیں۔ کھرج۔ رکھب۔ گندھار۔ مدھم۔ پنجم۔ دھوت۔ نکھاد۔ کھرج کو ایسے بھی
 کہتے ہیں کہ وہ سر اول ہو بلکہ سر شنگار کا منبع اور مرجع ہو کہ اسی سے سر شروع اور پھر آتی ہے
 سر تمام ہوتا ہے اور واضح ہو کہ کھرج سال بھر اور دو ازادہ ماہ تک کام میں آتا ہے اور باقی پندرہ
 یا ماہ دو سو معین یعنی دو دو سر کے واسطے چار چار ماہ کی فصل معین ہو مثلاً رکھب گندھار
 ہوسم گر مانیئے تابستان میں۔ مدھم و پنجم ہوسم برشکال یعنی برسات میں دھوت
 نکھاد ہوسم زمستان یعنی سردی میں۔ کھرج وہ سر ہو جو سب چیزوں سے پست ہو اور
 رکھب وہ جو اس سے ایک درجہ معین بلند ہو علیٰ ہذا تا سر نکھاد اور نکھاد وہ جو چھ
 سرون سے بہتدار معین بلند ہو مقرر بلند ہی ہر سر کی مقام سر ت میں ہو اور نکھاد کو
 سر مروت خالی بھی ایسے کہتے ہیں کہ کھرج اس کا فیصل ہو ذکر اس کا خارج سر میں آویگا
 اور واسطے اختصار کے مجموعہ ان سب سرون کا سر گم پد میں اور سر گم پد حتی مقرر ہو
 یعنی ہر حرف کا حرف اول اس اور رکھب کا گندھار کا گندھار کا گندھار کا گندھار کا گندھار کا
 یا وہ واسطے دھوت کے وہ اس واسطے کہ حرف دھوت اور وہ خالی نو تو سر کی آلاب میں کہتے

مقام اول سر کے بیان میں اور اسکے سات مقام میں مقام اول سر کے بیان میں

اور ثقالت پڑتی ہے ہندی میں وہ ایک حرف مبنی ہ ساتھ و کے کا مجرور ہے اور نکماد کان میں
ی یعنی فی بغرض مصوت کے یہاں بھی حرف ی زیادہ کرتے ہیں۔

دروف نمبر		دروف نمبر
۱	شکر	دروف نمبر
۲	کھب	ر
۳	گندھار	گ
۴	معم	م
۵	بجیم	پ
۶	دیوت	ویاوه
۷	کھاد	ن یا فی

مجموعہ کتب
پاکستان

غرض یہ سب تک مجموعہ ساتوں ٹکڑوں کا ایسا بنایا گیا ہے کہ آسانی سے ہر راگ رگنی کو اسی کے
سروں میں جو سترہوں آلاپ سکیں اور یاد رہے کہ اس راگ رگنی کے یہ سترہوں ملو راگ
راگنی کی صورت سروں کی صحت کے ساتھ قائم رہے یہ بات اسی سب تک میں پروردگار اور
کسی گیت میں ممکن نہیں ہے اگر اس وقت کہ راگ رگنی کی شکل ذہن میں محفوظ ہو۔ اور لائحہ عمل
کے جس ترکیب اور ترتیب سے سترگرم میں سترہوں اسی ترکیب سے گائے جائیں اور یہی
مقصد ہر ایک سب تک کا ہے اگر سترگرم یوں آلاپیں کہ حرف سترگرم اپنے سترہوں آلاپا جائے مثلاً
س کھر ج رہے رکب نہو جائے م مد م رہے علی ہذا۔

جاننا چاہیے کہ اگر تشریحی کھرج سے نکھاد تک بطور عروج کے سیر اور آلاب کرین میں سے گم
پڑھنی تو اسکو اصطلاح موسیقی میں ردہی اور اگر العکس اسکے نزول کرین مثلاً فی وہ پگرس تو
اسکو باخلاف حرف الف کے آدھ ہی کہتے ہیں اور مجموعہ ہر ہفت ٹکر کو سپٹک اور ب تین سپٹک
میں یعنی تین گرام میں ایک ایک گرام کی ایک سپٹک ہو۔ ذکر گراموں کا اس کے مقام میں
آویگا۔ الفرض اولیٰ اعلیٰ اوسط تین درجے آواز کے قایم کر کے فی درجہ سات سات ٹکر
قرار دیے ہیں ایسے سب تین سپٹک حاصل ہوتے ہیں اول سپٹک کو مندر دوم
سپٹک کو مد مد یا صرف مد م تیسری کو تار کہتے ہیں حسب ترتیب ان کے مخارج
ہیں علیحدہ علیحدہ ہر تین میں اول سپٹک کا مخرج ناف ہر دو دوسرے کا گلہ تیس
کا تار ک سہینے داغ اور دوسرے سپٹک کے سر کھرج کو ٹیپ کہتے ہیں ٹیپ

مقام دوم مخارج سفر کے بیان میں

واضح ہو کہ متقدمین و حکماء ملت سے بعض نے مخارج سفر پر بے ہنگامہ مذکور کو بہت فلک بعید سجدہ کے قرار دیا ہے اور بعض نے جانور یعنی آواز کسی سفر کی مثل فلانے جانور کے ہو مگر ان میں اختلاف ہے اور ہر ایک سفر کی تاثیر و اثران بھی مقرر کیا ہے اور بعض نے سات سو راخ منقار نفس کو لکھا ہے مگر بے اصل ہے و نیز بعض موجد اسکا حکیم فیساغورس شاگرد حضرت یسلمان ہے نیز بعض حضرت آدم نے بیان شہادت حضرت بابل میں جو شہید ہوئے اور حضرت یعقوب نے فراق حضرت یوسف میں بن اور صفائیں حالیہ باحسان در و انگیزہ و اسکے گایتب معتبر میں اسکا ذکر نہیں مگر زبور داؤد علیہ السلام میں اکثر گانے اور ساز کا ذکر ہے انکو قریب اربعانی ہزار سال کے گذرے جسے ملک شام میں عبادت نمین میں رائج ہے اور ہنوز امت موسیٰ علیہ السلام و سنت عبادت میں جاری ہے اور توریت میں صفت بن بریہ کو نفی کا سرور لکھا ہے و نیز بعض حضرت داؤد جو قرآنہ زبور و عبادت الہی خوش السامی سے کرتے تھے اور خوش السامی انکو ایک خدا داؤد بخود تھا اسکے موجد بن بعض نے لکھا ہے کہ جب حضرت موسیٰ رو دہل سے گذرے ایک پتھر بڑا دیکھ کر حضرت جبئیل سے اسکو پوچھا جواب دیا کہ یہ پتھر لے لو شاید کسی کام آوے چنانچہ جب بنی موصوف مع بنی قوم کے چالیس دن ایک جنگل میں رہے اور پانی تمام ہو گیا تب امدد تعالیٰ سے دعا کی کہ عطا اپنا اس پتھر پر بار دے تاکہ پانی کے ساتھ چشمے اس پتھر سے بہ نکلے اور ہر قوم میں ملحدہ و ملحدہ چشمہ آب روان پہونچ گیا اور ہر چشمہ آب روان سے وقت روانی آب کے زیر و بم میں عدا و موسیٰ فی حق علی اور یہ بھی لکھا ہے کہ موسیٰ کو ملہم نے ندا دی کہ یا موسیٰ قی لینے موسیٰ یاد کر لے کہ بسبب کثرت استعمال کے لفظ فی اور ح دور ہو کر فقط موسیٰ رہ گیا مگر یہ بات خلاف ہے یعنی یہ علم و فن قدیم ہے ہو کہ حضرت موسیٰ کے عہد سے نہیں نکلا دوسرے لفظ فی بھی بہ عربی ہے اور نیز تمام حالات حضرت موسیٰ توریت میں ہیں کہیں اسکے ایجاد کا ذکر اس پتھر سے پانی نکلنے میں نہیں ہے یعنی نے مخرج راگ کا زہرہ لولی و قوالہ فلک کو لکھا ہے اہل ہنود نے موجد اسکا مادہ و تہہ اردیا ہے حکماء ہند میں اسکی ایجاد وابتدا میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم اہل ہند ہر قوم کا سرسخت نظر انسان کے اگر انکو دیوتا و اتار
 سمجھ کر قوم اپنے سمجھا جاوے تو اور زیادہ قدیم اور دیرینہ متصورہ حقیقت میں گانا اور
 رونا سکوتا ہوا یہ سب یہ موسیقی ہر ملک اور قوم میں اپنی اپنی وضع پر بہ اشکال و گانہ
 پیدا اور رائج ہوا یہ بات ہرگز متفق نہیں کہ عرب اور فارس کا موسیقی جو وہاں کے
 کسی حکیم سے رائج ہوا وہی ہندوستان میں اگر پھیلا ہو بلکہ ظاہر ہے کہ مسطح
 وہاں پر حکیم اور بزرگ سے نکلا ہو اسی طرح ہند کے بھی حکما اور بزرگوں
 سے کوئی زمانہ ان سے خالی نہیں رہا ہند میں بھی پیدا ہو کر رائج ہوا جو در نہ یہ
 شبہ ہوتا ہو کہ اگر اوتالیہ سے آکر بیان رائج ہو تو بیان کا موسیقی جو اور
 ولایت کے راگوں سے بالکل متغیر ہو ان اتالیہ میں پہونچ کر کیوں نہ رائج ہوتا
 سوا اسکے اور اقلیم کا اور ہند کا موسیقی باہم بالکل متغیر ہو فارس اور فرنگ کا موسیقی جو
 ساز اور آواز میں متماثل سے اسکی حقیقت اور خوبی کما حقہ سمجھی گئی ہو بلکہ اب اسکی کیا
 اور شناسا گیا کہ خراسان اور ایران میں ہند کی صحبت اور آمد و رفت سے ہند کے ہنر
 و آگ رائج ہونے لگے اور نیز انگریزی باجون میں چند عرصہ سے ہند کی راگنیوں کی
 ٹونہ یعنی گت خوش آئند اور دلچسپ سمجھ کر بننے لگی ہو خلافت ہند کے کسی ولایت کا راگ
 ہند کے راگوں میں اس طرح آج تک اگر شامل اور رائج نہیں ہوا اور نہ یقین کہ ہوا
 جیسی کہ ہر ملک کی زبان اور ادب و صنایع مختلف ہیں اسی طرح موسیقی بھی ہر ملک اور قوم میں مختلف ہو
 بقول یہ لفظ تن طرح ہو موسیقی - موسیقی - موسیقی - اور دو لفظ زبان عبرانی سے
 مرکب ہو - موسیقی ہوا اور فی ہندی گریہ ہوا کی گریہ بعض نے لکھا ہے کہ اس علم و فن کا
 مخرج شہر گویا رہا ہے یعنی کا قول ہے کہ جب حضرت موسیٰ کو طور پر مہراج ہوئی تو تجلی ہمال
 آسمی سے کوہ طور سات پارہ ہو کر ہر پارہ بعد اے مختلف آسمان پر گیا اسکی مدد سے
 سرون کا استخراج کیا ہو مگر بے اصل ہو تو ریت میں کہیں اسکا ذکر نہیں ہوا اور مواد و کا
 ملکوت سے سیکھنا اور برہما کا بھی اس علم کا بانی ہونا بے دلیل لکھا ہو بلکہ یہ کھنا چاہیے
 کہ شل علم و فن کے لوگ اسکو بھی علی قدر علم اپنے اپنے زمانہ میں ایجاد کرتا و پھرتی اور

اصلاح برپوشانے کے واسطہ علم

اسماء خارج سر ہفتگانہ				
نمبر	نام	نام	رنگ و کیفیت سر	رنگ
۱	س	فک اول	گھن یا حار یا طاس	نام مار کا ہندی میں کھر ج ہی رنگ سفید و سرخ نال بیابانی
۲	ر	دوم	عطارد پھینا	نیلگون یہ سر ترش و ن کا ہر
۳	گ	سوم	زہرہ	سفید گندی یہ سر ترش و ن میں عجبہ
۴	م	چہارم	شمس	تاریک و سرخ
۵	پ	پنجم	مریخ	سرخ
۶	دھ	ششم	مشتری	سپید یا زردی
۷	ن	ہفتم	زحل	سیاہ رنگ

کچھ دھڑکا مخرج فعل ہو اس واسطے اسکو مہاوت خانی سہو ایراپت بھی کہتے ہیں جو مراد قبل ہے
 مگر یہ بھی منسلکات قیاس ہے نہ صرف ایک درجہ آواز کا ہے جو موجود ان فن موسیقی نے
 مقرر کر لیا ہے و بس۔ نزد بعض چار اور تین سُر کی راگنی بھی ہوتی ہے مگر غلط ہے البتہ صرف
 آستانائی تین سُر کی ممکن ہے۔

مقام سوم بادی سُر وغیرہ کے بیان میں

واضح ہو کہ ترتیب اور ترکیب ہر راگ اور راگنی کی کم پانچ سُر اور زیادہ سات سُر سے
 نہیں ہو یا نہ کہ انکی بناے انھیں سات سُر سے ہے مگر جو بھی باہم ہر ایک راگ اور
 راگنی کے فرق اور مغایرت ہو پس واسطے تمیز اور فرق باہم ہر راگ اور راگنی کے
 ہر ایک راگ اور راگنی کے سرون میں سے کسی سُر کو جو زمین مرکب ہیں اس راگ اور
 راگنی کا اصل اور کسی سُر کو مددگار ایک دوسرے سُر کا اور کسی کو ایک دوسرے کا دشمن
 قرار دیا ہو تاکہ ہر راگ میں فرق پیدا ہو اور سب علیحدہ علیحدہ صورت پر قائم رہیں
 اس اعتبار سے سُر چار قسم ہر بادی۔ سمبادی۔ آنبادی۔ ببادی۔ بادی۔
 سُر جو اپنے مقر اور مرکز پر قائم ہو اس واسطے اسکو اصل بھی کہتے ہیں کہ گھٹ بڑھ کر
 یا کم طرح بدل نہ سکے اور اس سے راگ اور راگنی پیدا ہو لینے صورت اور روپ
 پکڑے جیسے دیوت اور بھیرون راگ اور مدھم مالکوس راگ کے کہ یہ سُر ان راگوں میں
 بادی ہیں سلیے انکو راگ مذکور کا اصل قرار دیا ہے سمبادی معین اور مددگار بادی سُر کا ہے
 کہ اس کے شمول سے وہ راگ افسرون ہوتا ہے لینے دیدہ و دانستہ زمین دوسرے سُر کا کس قدر
 رنگ ملاوین آنبادی وہ جو کہ اپنے سُر سے تھوڑا سا زیادہ بڑھے اور وہ معاون سمبادی کا
 مشلا نوڈی اور کاٹھری میں سُر گندھار بادی اور دیوت سمبادی اور باقی نیم غریب
 سُر بادی ہیں اور تیور گندھار بادی ہے بادی وہ جو اپنی حد سے بڑھ کر غیر ہو جاوے بادی
 ملو دشمن سے ہو اور وقتی بیادی سُر راگ اور راگنی کا دشمن ہے کہ اس کے شمول سے
 راگ بالکل پکڑ جاتا ہے مثلاً کسی راگ میں جو سُر اسکی ترکیب میں نہ ہو اور وہی

بادی نہیں کہلے بادی جسکے مختلف الائنمنٹ ہوتی ہیں وہ سب بادیوں میں سے ہیں

عروج ثمر			نزول			دھند	کول	انکول	سکاری	گرہ	کیتے	ہن چانچا	بھول
تور	تور	تور	تور	تور	تور								
۱	۲	۳	۱	۲	۳								

ملے تار و قافی سہ سہ ۱۲

مقام نیم گرام کے بیان میں

خفی نسو کہ اس علم کے موجدون نے اصل تین ثمر قرار دیے ہیں کھرج نیم گرام پست بالائی
 یعنی کھرج دوسری سپتک کی پس ان تینوں ثمر سے تین گرام مراد ہیں اور کلام لغت میں ترون
 کے جمع کا نام ہر جان سب ثمر جمع ہوں اور گرام عبارت وقت سے ہو کہ جب آواز کو
 پست کر کے ہر مقام پر قائم کریں اور پھر مقام اصلی پر آجاویں۔ پہلا کھرج گرام۔ دوسرا
 مدھم گرام۔ تیسرا گندھار گرام ہوا اور مرجع ان سب کا کھرج گرام ہو کہ اکثر راگ اسی ثمر سے
 پیدا ہو کر پھر اسی پر ختم ہوتے ہیں اور طریق ہر گرام کا یہ ہو کہ اول گلو میں اپنی آواز کو سناںک
 پست کریں کہ اس سے اور زیادہ پستی ممکن نہوا اور پہلے سپتک میں نیم گرام تک پہنچیں اور اسکو
 کھرج ثمر شمار کر کے پھر وہاں سے اسکی کھرج ثانی پر جا دیں بطریق روہی مذکورہ سابق کے
 تو اسکو کھرج گرام کہتے ہیں اور وہاں سے پھر بطریق روہی کے دوسرے سپتک میں مدھم ثمر
 پہنچا اسکو کھرج اعتبار کر کے اسکی دوسری کھرج پر جا دیں تو اسکو مدھم گرام کہتے ہیں اور پھر
 بطریق روہی کے تیسری سپتک میں گندھار ثمر تک جا دیں اور اسکو کھج سہمہ کر دوسری
 کھرج پر پہنچیں تو اسکو گندھار گرام کہتے ہیں شاید کسی کامل اور قوی انسان کے گلے سے
 دو گرام آتر سکیں مگر تین گرام کا تو گلو سے کیا ساز سے بھی آترنا محال وغیر ممکن ہوا میں بھی
 اسقدر گنجائش نہیں اور مخارج ان ہر سہ گرام اور تینوں سپتک کے ایک میں بیٹے
 مخرج گرام اولی کا نافع عت مسند اور مدھم گرام کا مخرج گلو عت مدھ مدھ یا نقطہ
 یا کٹ اور مخرج گندھار گرام کا تارک عت تار ہو خفی تر ہے کہ یہ تینوں ثمر واسطے
 گرام کے اسواسطے خاص اور مختص رہوے اور سوا انکے اور کوئی ثمر گرام مختص نہیں
 کیا گیا کہ گرام سے حاصل مہادی ہوا مہادی ہولے ان ثمر وں کے اور کسی ثمر میں

۱۲ اسکو کھرج ثمر کہتے ہیں

۲۲ شربت متفکک نام و تفصیل شربت			
شربت	نام شربت	تفصیل	راگ
۱	شربت کھن	دباؤنی کھن چنڈوئی یا چنڈوئی نزدیکی تیرا بجاے دباؤنی مندایا سند رکا۔	کھن
۲	رکھب	سوی رنجنی رگنگا نزدیکی بجاے سوی دباؤنی	رکھب
۳	گندھار	بجرا کرڈوھی نزدیکی اوڈیایا کرڈوھا۔	گندھار
۴	مہم	پچی برسٹاؤنی یا برسارنی رپڑا ہنی مارٹینی یا مانجی نزدیکی بچرڈ پربت	مہم
۵	پنچم	مٹنڈنی یا چنی رگٹا سنڈھنی لاپنی	پنچم
۶	دھوت	رکرا یا مٹنڈنی رسیارونی یا رونی	دھوت
۷	نکھاد	پترایا اوگرون چھوپی یا چھوہنکا	نکھاد

مواضع

سر کا حال جان تک اسکی حقیقت اور تفصیل سے متعلق ہر صحیح ہر اور سوا اسکے اور جو باتیں لکھی ہیں وہ خلافت عقل و بے اصل ہیں۔ مگر کتب قدیم میں جو پایا اس نالیعت میں اسکا انتخاب کیا گیا ہے۔ نقل کفر کفر نباشد۔

یہ علم علوم معقول سے ہوا سلیس اسکو عقل اور تجربہ سے بڑا علاقہ ہر اور اسکی حقیقت اور ملیت عمل سے از خود کلماتی ہر اور جب قدر عمل میں کمال اور فکر میں اس سے مناسبت ہو اسقدر اسکے محکات معلوم اور حل ہو جاتے ہیں ظاہر ہر کہ سر کی بنا ہوا پر ہر اور یہ تو مسلم ہر کہ خلا محال ہر ہر حروف اور غلا میں ہوا ہر اور جیب دہ نہرک اور محسوس ہو میں وہی سر ہر سلیس سر کہ ہر اور بشر پر ہی نہر نہیں بلکہ جو آواز ہر وہ سر ہر مثلاً آواز رعد و برق دہوایا جو مکان یا درخت یا دریا و سیلاب و حیوان و ویل اور گل وغیرہ کسی شے سے محسوس ہو یہ سب سر سے خالی نہیں۔ رب سے درجات سر دہ ہر ایک آواز کثیر و کم کی و بیشی سے پیدا ہوتے ہیں علی ہذا آواز انسان بھی ہر اسکے آثار ہر ہاڈکا نام سر کہ گایا شدہ ہر آواز سر ہر و میں اور یہ جو سات سہ تک محدود اور مقرر کیے گئے ہیں اسکا باعث ظاہر ہو لینے موافق قدرتی طاقت بشری کے آواز انسان ان درجات سر سے زیادہ بلند نہیں ہو سکتی سب سے پست آواز کا درجہ سہ یا کھر ج ہر اور سب سے بلند درجہ آواز کا نام کھا ہر باقی پانچ سر ان اول و آخر سر کے درمیان کے درجون کا نام ہر اور وہی اصل سات سر بلند اور پست آواز میں کر آتے ہیں غرض علی قدر قوت انسان اگر پست تر آواز سے جان سکے وہ نکل سکتی اور ٹھہر سکتی ہر اپنے گلے سے آواز نکالے اور درجہ درجہ بلند کر تا چلا جاوے تو حد سے حد بلند آواز جو اسکی طاقت اور گلے سے پیدا ہو سکتی بس وہ مدان سرون کی ہر غرض یہ ساتون سر آواز انسانی کے درجات ہیں اور یہی سات سر اصل قرار دیے گئے ہیں۔ اور سب راگ راگنی انھیں سات سرون میں گائے جاتے ہیں اور ان راگنا سے موجود و مروجہ سب جہان تک زیادہ مکن ہوں دہ سب کے سب بھی انھیں سات سرون میں گائے جا سکیں گے۔

مگر واضح ہو کہ یہ سات سر مرثون گلے کے واسطے ہی محدود ہیں ورنہ حساب سے اگر کوئی مہول

محرف کے قیاس کیا جاوے تو ۱۹ ٹر قائم ہو سکتے ہیں مگر گلے سے انھن میں البتہ سارے
 ۱۹ ٹر سے جان تک گنجائش ساز کی ہو بہت ٹر ممکن ہیں۔ چنانچہ شمنائی اور پلغوزہ اور باہلی
 اور کاشٹ اور ساٹھی اور مردود اور ستارا و بین میں ۱۹ ٹر تک ہیں اور بہت سے زیادہ ٹر
 یا ٹون میں ہوتے ہیں بلکہ اسکو سرون کا دیرا کہنا چاہیے۔ مگر یہ نہ جانا چاہیے کہ دراصل سی قدر
 ٹر میں بس قدر انھیں ٹر میں بلکہ فی اصلہ ٹر عدد درجہ سات ہی ہیں اور نئے بس قدر زیادہ ہیں وہ
 انھیں اہل سات سرون کے ثنی یا کر در میں غیر نہیں ہیں۔ بعد سات سرون کے پھر جو ٹر آتا ہے
 انھیں سات سرون میں سے کسی کسی کا زیر یا ہم میں سے ایک ٹر جو جب اسکو اہل ٹر کے ساتھ
 بجاؤ تو ایک ہی آواز ہوتی ہے گو زیر و ہم یعنی ہندی پستی آواز کا فرق ہوتا ہے مگر نہ کر دو کہ
 ایک مکان ہو اے اوپر جس قدر بالا خانے کے درجے ہیں وہ اسی حد مکان میں ہیں اس سے
 باہر نہیں ہیں فرق صرف ہندی و پستی درجے کا ہو اور وہ ہندی پستی اور ہر جو ایک اہل ٹر
 کے مقابلہ میں دوسرے اہل ٹر کو حاصل ہے مثلاً ستار کے درمیان کے پتنگ میں سے
 ٹر لینے کھرج کو بجاؤ اور پھر کھما کے بعد ٹر پ کے پورہ کو بجاؤ تو گوحد آواز میں جس
 ہفتم سے لے کھما سے بلند ہر گز دراصل و پستی اسی کھرج کا ہر زیادہ تر سارنگی کی تربون اور
 بین کے تاروں سے اسکی صداقت ہوتی ہے۔ اور جو پر دے اور سے اپنے اہل درجہ
 معینہ پر دستا ہم میں وہ صبح اور اہل ٹر ہیں اور جو بعض پر دے اور ٹر اٹکھار یا درمیان میں
 ہزار میں وہ سب غیر صبح میں انھیں کو بہ ٹر کہنا چاہیے گو ایسے سے انگریزی باجون میں
 سرون کے سلسلہ میں داخل ہیں اور ٹون میں گائے جوائے جاتے ہیں اور
 انگریزی راگ میں بندھے ہوئے اور سونے میں مگر ہندی راگ میں وہ ٹر
 متروک ہیں اور غیر متصل ہیں اور ایسے ایک ٹر کے سیل سے بھی راگ بنا لیا جائے
 اسکو بڑا کہتے ہیں۔

یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے
 یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے
 یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے
 یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے
 یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے
 یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے
 یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے
 یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے
 یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے
 یہ ٹر جو درجہ سات میں ہے

اسی واسطے جب کسی انگریزی باجہ اور ساز میں ہندوستانی راگ کی گت بجاتی جاتی ہے
 تو بجز اہل ٹر کے ایسے ٹر چھوڑ دیے جاتے ہیں۔ اور بین یا ستار میں جو بعض ہندو گتات
 وہ صرف تصدداً بطور چاشنی کے ہی ترکیب سے لگایا جاتا ہے کہ اہل راگ میں کمب جاتا ہے

اور خوش آئند ہوتا ہی اسی طرح گانے میں گھلے سے بھی ایسے سُورِ بطور چاشنی کے لگائے جلتے ہیں مگر یہ کام شاق اور ماہر کا ہر ایک اُسپر قادر نہیں ہو۔

اور ایک حالت میں ایسے جیسے سُورِ چہرین ان سب پر راگ اصلی صورت پر قائم ہو سکتا ہے مگر جب ایسا ہو گا تو پھر جو اصلی سُورِ چہرین وہ مقابل اُن بڑا سُورِ چہرین کے بمنزلہ بڑا کر کے غیر ہو جائیگا اور انہیں سے ایک سُورِ چہرین لیگا تو راگ بگڑ جائیگا مثلاً پانچواں سُورِ چہرین باجہ میں آج کے پردے چھیڑ دے اور دیکھ جاؤ کہ اصلی سُورِ چہرین سے چہرین اور بڑا کون سے۔ اول ایک گت کسی راگ کے اصلی سُورِ چہرین کے پردوں پر بجا جاؤ اور پھر اُنکو چھوڑ دو اور وہی گت بڑا سُورِ چہرین پر بجاؤ اس میں فرق صرف اس قدر ہو گا کہ درجہ آواز کا بدل جائے گا مگر راگ بدستور بچے گا و بلا فرق قائم رہے گا۔

درجہ آواز سے یہ مراد ہے کہ مثلاً دھیمی آواز کی حد کے اصلی سُورِ چہرین میں جو راگ بجا یا ہو وہی اُن بڑا سُورِ چہرین میں دھیمی آواز سے گھٹ بڑھ کر بچے گا یہ بات سارنگی اور سرو دا اور ستار اور مین میں بھی ممکن ہے مگر صرف سمجھنے کے واسطے ہر راگ کا نامناوہ صرف انہیں اصلی سُورِ چہرین پر ہی منحصر ہے اور آواز کے واسطے یہ درجات سُورِ چہرین بمنزلہ زینہ کے ہیں جس سے آواز کا عروج و نزول ہوتا ہے۔

پس اب غور کرنے سے صاف ظاہر ہو گا کہ جب سے جہاں پیدا ہوا تب سے ہی آواز پیدا ہوا اور جب سے انسان پیدا ہوا اس وقت سے ہی اُسکی آواز میں یہ قدرتی درجات یعنی سُورِ چہرین اور گانوں کا بھی ابتدا ہی ہے۔ ہر گودہ کسی آہنگ یا وضع پر ہوا اور سُورِ چہرین کا محدود اور تقسیم اور موسوم کرنا یہ اُسی زمانہ سے ہوا جب سے کہ دنیا میں علم شروع ہوا اور لکھنا پڑھنا رائج ہوا۔

آواز افلاک آج تک کسی بشر نے مسمی نہیں آواز حیوان کی ضرورت نہیں اس لیے کہ زیرِ پر و اور درجہ آواز تو خود اس حیوان ناطق یعنی انسان کی آواز میں موجود ہیں۔ ایسے خیالات خام خلاف عقل و اصل مجال اور بے علم لوگوں نے لکھا ہے۔ اور عوام نے اُسکو پتھر کی گیر جان کر بچ بچکر مبالغہ لکھایا اور حوالہ دیوناؤں کا صرف اس لیے لکھ دیا ہر نا کہ مذہبی لگاؤ سے

سوال ششلا دوراگ یا راکنی جو باہم ازرو سے ہر تقسیم مذکورہ بالا کے متحد ہوں تو انہیں کیوں کر فرق سمجھنا چاہیے جو اب واقعی اکثر ایسے لگ اور راکنی بین مگر فرق باہم ان کے ازرو سے شرت کے ہر مثلاً کسی راک و راکنی میں اس شرت کی سب شرت موجود ہوتی ہیں اور دوسرے میں اس کی شرت نہیں ہوتی یا فوت ہو گئیں یعنی کسی راک میں ایک اور چھ شرت کم لگا دوسرے میں وہی شرت زیادہ لگا یا ازرو سے ترکیب کے ایک میں شرت مقدم اور دوسری میں مؤخر ہیں فرق باہم ایسی راک و راکنی کے ازرو سے شرت اور ترکیب شرتوں کے ہو۔

مقام دوم راک ششگانہ بقید رت یعنی فصل ششگانہ

واضح ہو کہ موجود ان علم موسیقی ہند نے سال ہر کی فصلیں یعنی دو دو ماہ کی ایک فصل قرار دیکر راک ششگانہ پر تقسیم کر کے ہر فصل سے ہر راک کو منسوب کیا ہے تاکہ ہر راک راکنی مناسبت موسم و فصل اور اپنی خاصیت طبعی سے جو ہر راک و راکنی میں ہر سامان باند ملکہ تاثیر کامل بخشنے۔

شرح رت اور راک متعلقہ ہر رت کے جدول میں درج ذیل ہو مگر واضح ہو کہ جو میگہ اور ملکار اور بھنت وغیرہ بعض کے اور سب راک راکنی ہر فصل و موسم میں لگائی جاتی ہیں۔

نقشہ رت و موسم ہر راک بقید ماہ

نمبر	نام راک	نام رت یعنی فصل	موسم و بہار	نام ماہ ہندی	نام ماہ فارسی	نام ماہ انگریزی
۱	ہنڈول	بھنت رت	بہار	چیت و بیسلہ	اسفندیار دفرودین	پانچ اپریل
۲	دیک	گریم رت	تابستان	بیٹھ و اسازم	اردی بھشت دخورداد	مئی جون
۳	میگہ راک	برکھارت	برشکال	ساو و چھاؤ	تیرو مرداد	جولائی اگست
۴	بھیرن اگ	سرو رت	پیشانی سان گراجھال کنوار دکاتک	شہر پور و مہر	شعبہ اکتوبر	ستمبر اکتوبر
۵	سری راک	بیم رت	زمستان	اگس دلو	آبان و آذر	نومبر دسمبر
۶	مالکوس راک	سہر رت	خزان	ماگہ و پشگلن	دی و بہمن	جنوری فروری

مقام سوم راگ ترو بھار جا کے بیان میں

واضح ہو کہ بڑے ستون میں جوان چار سٹھ مرویدہ جال سے لگے رانچ تھین راگ راگنی کے
 اتنا سہست پریشان اور طول و طویل تھے یسے سیرت وغیرہ میں سب آٹھ راگ تھیں اور نئی گنا
 چھ چھ راگنی اور آٹھ آٹھ پڑ اور بھار جاتر بعض ۵ راگ مہادیو کے دس سے نکلے جو
 پانچ طرف میں اور چھٹا مالکوس راگ پابتی زوہ مہادیو سے یسے بھین راگ
 ویک بیگم سہری راگ ہیندول کھوری بھینوت
 نت پور کو یسے مشرت ایشان سرینی فلک سہد بائینی غوب بامائینی شمال
 کل نالک دکن کا قبول ہو کہ موجد اسکا مہادیو ہو وہ کل دیو کا انسر تھا سب دیو اس کے مطیع خصوص
 چھ دیو مقرب تھے اور نئی دیو پانچ پانچ پری یہ سب ۳۶ اوقات معینہ میں اسکی خدمت کرتی
 تھیں اسلئے ہر ایک کا وقت اور نام مقرر ہوا مگر محض غلطی دیووں کو اس سے کیا غلط اور
 مناسبت ہر تمام علوم معقول کے ساتھ خدا نے یہ موسیقی بھی انسان کو عطا کیا اور ہر ملک میں
 علی قدر سکرم ورج ہوا۔ نزد بعض موجد اسکا کرشن ہونزد بعض آگے انسان و دیو میں باہم
 اختلاف و رسم تھا دیو اور جن سے انسان نے یاد کیا دنیا کی ان دکن نے انکو سحر سے سفر کر کے یکجا
 ایک مدت تک تو سنسکرت زبان دیوین تالیف و تصنیف اور گانار با اور اکشہ مہادیو اور
 کرشن وغیرہ کی توصیف میں دھر پ بطور عبادت بنا بنا کر گاتے رہے مگر راجہ امین نے توصیف
 حسن و عشق میں ایک ہر یہ بنا کر بھیر وں راگ میں بنو نایک سے گویا نایک نے پسند کر کے کہا کہ
 اب تک تو یقین داخل ریاضت و عبادت تھا مگر اب لذات نفسانی میں حقیقت سے مجاز ہو گیا
 اور اچھا نوا پھر سلطان حسین شرقی جینپوری نایک وقت نے دو دو مصرعے بن کر سلیس
 راگنیوں میں رانچ کیسا بھرنایک گویا ل نے شرقی دی مشہور ہو کہ تعلق شاہ سابق دہلی کے
 پاس وہ اگر سب پر فائق نکلا پادشاہ نے خجیل ہو کر امیر خسرو سے کہا خسرو نے نایک کی قطع
 اوڑا کر صبح کو قول مشائخ (الاکل شہی ماسوا اللہ باطل) وضع کر کے دوسرے دن نایک
 کو شہنشاہ شکر میراں ہوا تب سے وہ قول اور گانے والے تو ال مشہور ہوئے
 جب سے کہ راگ و راگنی نے از روے بھیر وں یا بھرت مت و شیو مت

یہ راگ ترو بھار جا ہے
 جس میں ۳۶ اوقات معینہ میں
 اسکی خدمت کرتی تھیں
 اسلئے ہر ایک کا وقت اور نام
 مقرر ہوا مگر محض غلطی
 دیووں کو اس سے کیا غلط اور
 مناسبت ہر تمام علوم معقول
 کے ساتھ خدا نے یہ موسیقی
 بھی انسان کو عطا کیا اور ہر
 ملک میں علی قدر سکرم ورج
 ہوا۔ نزد بعض موجد اسکا
 کرشن ہونزد بعض آگے انسان
 و دیو میں باہم اختلاف و رسم
 تھا دیو اور جن سے انسان نے
 یاد کیا دنیا کی ان دکن نے انکو
 سحر سے سفر کر کے یکجا ایک
 مدت تک تو سنسکرت زبان
 دیوین تالیف و تصنیف اور
 گانار با اور اکشہ مہادیو اور
 کرشن وغیرہ کی توصیف میں
 دھر پ بطور عبادت بنا بنا کر
 گاتے رہے مگر راجہ امین نے
 توصیف حسن و عشق میں ایک
 ہر یہ بنا کر بھیر وں راگ میں
 بنو نایک سے گویا نایک نے
 پسند کر کے کہا کہ اب تک
 تو یقین داخل ریاضت و عبادت
 تھا مگر اب لذات نفسانی میں
 حقیقت سے مجاز ہو گیا اور
 اچھا نوا پھر سلطان حسین
 شرقی جینپوری نایک وقت نے
 دو دو مصرعے بن کر سلیس
 راگنیوں میں رانچ کیسا بھرنایک
 گویا ل نے شرقی دی مشہور
 ہو کہ تعلق شاہ سابق دہلی کے
 پاس وہ اگر سب پر فائق نکلا
 پادشاہ نے خجیل ہو کر امیر
 خسرو سے کہا خسرو نے نایک
 کی قطع اوڑا کر صبح کو قول
 مشائخ (الاکل شہی ماسوا
 اللہ باطل) وضع کر کے دوسرے
 دن نایک کو شہنشاہ شکر میراں
 ہوا تب سے وہ قول اور گانے
 والے تو ال مشہور ہوئے جب سے
 کہ راگ و راگنی نے از روے
 بھیر وں یا بھرت مت و شیو مت

جائزہ کو کھل کاراگ رگنی دن میں اور رات کا رات میں باختم لاف و تقدیم و تاخیر اوقات گیارہ بجائے لیکن یہ پانچاویسے کہ سو پنی شام کو اور گیارہ بج کر اور بلاول پشین اور دھناسری چاشت کو بہر حال تیز تر طہر اس علم کے واسطے مثل حکمت و دیگر علوم مقبول کے قبولے یکم علم راہ میں عقل میا پتیز اور بھر یہ لاجہ نہ نقطہ علم کتابی نہ محض مشق عمل کام آتی ہو بلکہ علم اور عمل اور تجربہ اور تیز سب کچھ جمع ہوں تب تو گانا گانا ہو ورنہ شمع پڑھانا اصل یہ ہر کہ جب لائق کامل گانے والا ہو تو ایسا ہی سمجھ واسننے والا بھی ہو تب ادبہ گلنے کا بھی لطف ہو ورنہ دنیا مثل ہر کہ اندھے کے آگے روئے اپنے میں کوئے اب جیسے گلانے والا کیسا ہی ہو سچ سننے والے بھی نایاب ہیں اس علم و فن کے استاد کو پندت کہتے ہیں اور جو اس سے بڑھے اسکو گنی اور اس سے بڑھے اسکو گندوپ یا گند عرب پسم گایں پھر نایک کہتے ہیں۔

نایک صرف چار ہوتے۔ پتو۔ گوپال۔ بھگوان۔ بنشہ۔ جرجو۔ کو بھی جو عہد اکبر شاہ میں تھا نایک لکھا ہوا سوقت سے کار اکبر شاہ میں ام صاحب کمال موسیقی نو کرتے۔

نبات خان۔ پرین خان بن کار۔ تان سین۔ تان ترنگ خان پسر شمس سوریہ باز بہادر والی مالوہ۔ میان لال۔ سرگیان خان۔ نایک جرجو۔ رنگ سین سبحان خان۔ بابا گرام داس۔ انہیں صرف ایک گواہ کے بارہ شخص تھے اس سے ظاہر ہر کہ گواہ میں اسکا چرچا اس زمانہ میں بہت تھا۔ ایسا شخص جسکو اس علم و فن میں مطلق کمال حاصل ہوا ہو اور اسکا کوئی دقیقہ باقی نہ رہا ہو ہمارے نزدیک آج تک کوئی ہوا نہ بھلا کر یوں اپنے اپنے زمانے اور قدر استعداد میں بقول فضلنا بیضکم علی بعض ایک دوسرے سے ضرور تیز ہوتا کہ واضح ہو کہ میان تان سین کو تیز گند عرب کا حاصل تھا اگر نہ ان ہر صوت حرم و دنیا میں بادشاہ کے پاس بیٹھیں جانا تو کمال حاصل کر کے وہ بھی مثل نایک بیجو وغیرہ کے اپنی لیاقت اور محنت سے استعداد علمی اور علمی بڑھا کر نایک ہو جاتا۔ تان سین خطاب ہر اصلی نام نہیں یعنی تان راگ کی اصطلاح میں لفظ مشہور ہر اور سین زبان ہندی میں بننے سنان کہے

یعنی تان سنان اب انکی نسل میں رجم سین پسر امرت یادگار ہر

۴
نایک صرف چار ہوتے
پتو۔ گوپال۔ بھگوان۔ بنشہ۔ جرجو۔
کو بھی جو عہد اکبر شاہ میں تھا
نایک لکھا ہوا سوقت سے
کار اکبر شاہ میں
ام صاحب کمال
موسیقی نو کرتے۔

تفصیل راگ

پنہون راگ مالکوتس راگ سری راگ میگھ راگ ہنرول راگ
 ایکٹ راگ تفصیل ہر راگ درگنی کی مع اوصاف انکے جو جزائے تعلق ہیں بنظم
 سریت انہی و مختصار آسانی کے جبہ اول آئندہ میں درج کی گئی چونکہ یہ کتاب کتب قدیم کا
 انتخاب ہوا پہلے انہی کے مطابق راگ راگنی کے سرگم اور سہجک و اقسام و ترکیب میں
 لکھی ہو کر سب امتداد زمانہ اور تبدلات اور ایجاد و تبدلری علم و فن اور تصرفات اور
 مفقودہ کا علم و فن کے فی زمانہ اکثر ترتیب تبدیل گئی ہو یا متاخرین کے جوہر و اختیار
 کیا ہو وہی راجح ہو یہ باعث اختلاف بعض ترتیب و قواعد و اقسام راگ و ترکیب راگ
 و راگنی کا و اور گانے کے سات اصول کو پست او ہیا کہتے ہیں جسے شہ راگ ٹال
 است یعنی ساز نرٹ بنے رتس بھاؤینے ادا ارٹھ ہر ایک کامیان اپنے عمل پر ایگا
 ہنشاہت تالی اور واسطے آسانی و خاطر سانی راگ درگنی وغیرہ کے ایک جامع گوشوارہ
 لکھا جاتا ہوتا کہل سال راگ و راگنی کا یکجا ہو جائے۔

اول بھیرون راگ مع راگنی						
۶	۵	۴	۳	۲	۱	شمار
بھیرون	بھیرون	بھیرون	بھیرون	بھیرون	بھیرون	بھیرون
سرگ پدم	سرگ پدم	سرگ پدم	سرگ پدم	سرگ پدم	سرگ پدم	سرگ پدم
۳	۳	۳	۳	۳	۳	سرگ
۴	۴	۴	۴	۴	۴	سرگ
۰	۰	۰	۰	۰	۰	سرگ
آزور	آزور	آزور	آزور	آزور	آزور	آزور
دھن سری اور لالت اور گوری سے	دھن سری اور لالت اور گوری سے	دھن سری اور لالت اور گوری سے	دھن سری اور لالت اور گوری سے	دھن سری اور لالت اور گوری سے	دھن سری اور لالت اور گوری سے	دھن سری اور لالت اور گوری سے
سرگ	سرگ	سرگ	سرگ	سرگ	سرگ	سرگ

اس سے بابا پانچو
سکا اس راگ میں
ان راگنیوں کا
سکان اور رنگ
تینا یا بابا پانچو
پیشے لئے مرکب
لکھا ہے ۱۲/۱۱/۲۰

بعض کا قول ہے کہ: افغ اس راگ کا سا دیوہو اور اس کے منہ سے یہ راگ پیدا ہوا ہے اور تھڑ
بھیرون چار قسم ہے: شدہ، کیزی، کٹرل، سکیا سنکیرن ان چاروں کو اور زینہ
گن کلی، رام کلی، سنکیرن کلی، پرگاس کلی کو بھی بھیرون راگ کی راگنی
شعور کرتے ہیں۔

پتھریشے پسر بھیسہ ولہ راگ

نمبر	نوع	ترکیب و کیفیت
۱	ہرکھ	مرکب دیو سا کہ دیلاؤتی و بہارنگ و شدہ ملار گو ٹھے۔
۲	ماہو	شدہ ملار و بلاؤل و نٹ نار این سے۔
۳	بھاس	بلاؤل و اسوری و گوجری سے زمین بادی انباوی ٹھے آٹھ ٹھرت کا فرق ہر بادی اسکا گندھارا اور بادی مدھم ٹھے۔
۴	پنجم	للت و بسنت سے۔
۵	دیوہ	ذکر اسکا ہنڈول راگ مین آگے آویگا۔
۶	للت	ایفنا
۷	بلاؤل	ایفنا
۸	بنگال	ذکر اسکا اسی راگ مین گذرا۔

بجایا رنگ مذکور		
کیفیت	رنگ	پتہ
مرکب از بلاول و سارنگ و کونڈ۔	۱	بلاولی
پنجم و گوجری و گندھار و بھیرن و بنگال سے اور یہ دو قسم ہوں شدھ و سورٹھ و سورٹھ سارنگ۔	۲	سورٹھ یا سورٹھ
دھنا سری و شیوراشک سے۔	۳	کنبھاری
دیسکار و بنگال اور رام کلی و گوری سے۔	۴	پھل گوجری
ترکب انکی پائی نہ گئی۔	۵	پٹنھری
ایضاً	۶	سودا
ایضاً	۷	انداہی
ایضاً	۸	میری

موجود اور واضح اس راکٹ کا مادیوں کا متعین اور ان کے نمبر سے پیدا ہوا۔ الگوس دو قسم ہر دیسی اور
 ہارگ اب دیسی چیلنج سے کا ہر راکٹ اور سنگم اسکی گم دھن جو نیلے رنگ اور پیچم ہر
 متروک ہر اور مارک جو سپورن ہر متروک۔ اور رنگ پیچم بطور پاشنی ملانا مقبض نہیں۔

پترا الگوس راکٹ

نمبر شمار	نام پترا یعنی لیسر	ترکیب و کیفیت
۱	گندھار	بجنا و پھنس و دیسی سے مرکب ہر۔
۲	مالی گورا	گوری و سورٹھ سے اور یہ پار قسم ہر مسئلہ مالی پشیمتی سری گورا
۳	کامودھ	ترکیب اسکی دیکر راکٹ میں ہر۔
۴	بترہ چمن	ذکر اسکا پایا نہ گیا۔
۵	شمانا	ترکیب اسکی جدول پترا سیکر راکٹ میں ہر۔
۶	مکر	ذکر اسکا پایا نہ گیا۔
۷	سدھ	ایضاً
۸	سکت	ایضاً

بھاریا مالگوس

نمبر شمار	نام بھاریا	کیفیت
۱	جیت سری	مرکب و محول و بیاری و دیسکار سے۔
۲	درگا	پیچم و کامودھ و سدھ و نٹ و پیچم و سے یہ نام غیر مشہور ہر۔
۳	سگھرائی	اڈانا و بلاول و نٹ نارین سے۔
۴	گندھاری	لکھٹ راکٹ و اسوری و دیسی سے۔
۵	بجیم پلاسی	دھنا سری و سدھ و پلوہری سے۔
۶	کامودھی	شور آشک و گوری سے۔
۷	دھنا سری	ذکر اسکا جدول سری راکٹ میں ہر۔
۸	مال سری	بشہر ج بالا۔

سری راگ مع ۵ ر گنی						
۶	۵	۴	۳	۲	۱	نیشاد
مالری	بہنت	مارو	اساوری	دھناری	سری راگ	تام گنی راگ
سنگ پچن	سنگ پچن	سنگ پچن	سنگ پچن	سنگ پچن	سنگ پچن	سنگ پچن
۷	۷	۶	۵	۴	۳	آندرا
س	س	س	دھ	س	س	سنگ پچن
۰	۰	۱	۲	۳	۴	تھن پچن
دین کے	دوہران کو	آندرا	قبل پورن سے	آندرا	سے شاہ تک	وقت
تہ پیت، آسری پرتاب، آسری چوللا	تہ پیت، آسری پرتاب، آسری چوللا	تہ پیت، آسری پرتاب، آسری چوللا	تہ پیت، آسری پرتاب، آسری چوللا	تہ پیت، آسری پرتاب، آسری چوللا	تہ پیت، آسری پرتاب، آسری چوللا	تہ پیت، آسری پرتاب، آسری چوللا
م گ	دھ	دھ	دھ	دھ	دھ	دھ

نزد بعض سری راگ نافت زمین سے پیدا ہوا گویا یہ راگ کٹھ سے پیدا ہوا اسماذا اشع چو کفر از کبیر بنو جنو
 کبانا دستانی ۴ مکہ تو مسدور اسلام ہو جسین یہ راگ حرام ہو و نزد بعض آواز اڑو یا سے جو گر
 زمین کے حلقہ اسے تحت آسری میں ہو۔ نزد بعض سالک یسے گوری کا ہرنگ اور
 شاہ بہر دندو اکثر سنگین۔

پتر سری رگ		
۱	سری جوں	مرکب سری رگ و سنگھارن و ماسری سے
۲	گول لال	بھاکر اوکلیان و کانہڑا سے
۳	سانوت	کامود و کیدار سے
۴	سنگدون	انگدن و سورٹھ و بلاول سے
۵	کھٹ رگ	بیراری و اسواری و ڈری و سیام و بھلی و گرسندھار سے اور ستھ سے سابق سر و کمن جنہا رگ ہشتگان کے بھی ایک رگ تھا
۶	بدھنس	مار و اور و رالی و پتی و درگا و دھناسری
۷	دیسکار	ذکر اسکا میگلہ رگ میں ذکر ہے
۸	راگیسہ	بھیرن اور گوری و کیدار و دیوگری و گندھار و سندھو راؤ و دھناسری و کانہڑا و اسواری سے۔
بھار جاسری رگ		
۱	بجیا	مرکب پوریا و بھناوات و گوری سے
۲	دھیان جی	بھناوات نام غیر مشہور ہے۔ ٹوری و بھاس و شہانہ سے۔
۳	سہو	سوبا و بھیرن و سدھ سے
۴	کنبہ	دھناسری و سرستی سے
۵	کیم	کانہڑا و سرستی و کلیان سے
۶	سکرکھا	للت و چیم و کھٹ رگ و سوبا سے
۷	سرستی	نٹا لالین و سنگھارن سے
۸	سوہنی	اسکی ترکیب نہ ملی۔

پتر میگوہ راگ			
۱	کلائر	مرکب انٹ و کانٹرا و ملا و بولاول۔	
۲	شمانا	کانٹرا و بھیر و دست سے۔	
۳	باگسری	دھنا سری و کانٹرا سے۔	
۴	پوریا	دھول سری و تنک و ننگلا شک و کانٹرا سے اور یہ چار قسم پر سد چوڑا دھنا سری پوریا بھاس پوریا کلیان پوریا	
۵	ستہ	مالیسری و سدھ ملا سے۔	
۶	سکھ ابرن	کیدار او بولاول سے اور یہ چار قسم پر سدھ سکھ اسٹکھ ابرن سکھ انٹکھ	
۷	کانٹرا	ذکر اسکا و پیک راگ مین ہے۔	
۸	ننگ یا تنک	اسکی ترکیب نہیں ملی۔	
بھار جامیگوہ راگ			
۱	کرانت یا کلاٹ	پنچم پلت و گوجری و بھاس سے۔	
۲	کاودی	مار و بھاکرا و نٹ نارین سے۔	
۳	گو منات	دھنا سری و کانٹرا و دھول و ابھری و سدھ و درھادھ سے۔	
۴	بھادی	مار و سدھ ابرن سے۔	
۵	بانچھ	ملا و سورٹھ و بولاول و سانگ سے۔	
۶	برج	دھنا سری و نٹ سے اور یہ دو قسم سدھ پچ جوگی کیدج	
۷	نٹ بھری	نٹ و مالسری سے۔	
۸	سودنات	اسکی ترکیب نہ ملی۔	

نمبر	نام	مقام	تعداد	مبلغ	نوع	تاریخ	ملاحظات
۱	میرزا محمد علی	مستوفی	۵	۵	پیشانی	۱۳۰۲	پیشانی
۲	میرزا محمد علی	مستوفی	۵	۵	پیشانی	۱۳۰۲	پیشانی
۳	میرزا محمد علی	مستوفی	۵	۵	پیشانی	۱۳۰۲	پیشانی
۴	میرزا محمد علی	مستوفی	۵	۵	پیشانی	۱۳۰۲	پیشانی
۵	میرزا محمد علی	مستوفی	۵	۵	پیشانی	۱۳۰۲	پیشانی
۶	میرزا محمد علی	مستوفی	۵	۵	پیشانی	۱۳۰۲	پیشانی

پتر بندھول راگ			
نمبر شمار	نام پتر	ترکیب	
۱	بست	ذکر اسکا سری راگ مین ہو۔	
۲	مالوہ	مرکب ہو جھاس دگوری دپریج۔	
۳	مارو	گوری دپریج دسورٹھ دسری راگ۔	
۴	بکھار	بھیر و مست و تھچھن۔	
۵	لنگدھن	کیا باراد بھاری۔	
۶	ناگ دھن	سوہو دھار دھار اے۔	
۷	کسل	ذکر اسکا نہ ملے۔	
۸	دھول	ایضاً	
بھار جا راگ			
۱	گوری	مرکب سوہو دسارنگ دگوری دگوبری۔	
۲	بیلادتی	ڈیکار دچیت سری ولت۔	
۳	چیتی	سافونٹ ولت دپوری اے۔	
۴	پوربی	مالوہ دگوری۔	
۵	پاردانی	دیوگری دگوٹھ دپوربی دگوری۔	
۶	تروں	دپیکار دپوربی دگوری۔	
۷	دیوگری	سدر دپوربی دسارنگ۔	
۸	سرسستی	مالوہ دھن دسورٹھ۔	

پٹھو بھارجا راگ		
نمبر شمار	نام پٹھ	ترکیب انہما
۱	نٹ نارین	مرکب از سکھ ابرن و مدھ مادھ و بلاول و لنگدھن۔
۲	بھاکرا	کیداری و مارو و مسرتی ہے۔
۳	منگل شنگ	پیت سری و کیدارا و کلیان و کانٹرا ہے۔
۴	اڈانا	طارو کانٹرا ہے۔
۵	تنگ	ذکر اسکا میگہ راگ مین گذرا۔
۶	رہس منگلا	سکھ ابرن و اڈانا و سورجی ہے۔
۷	منگل شنگ	ذکر اسکا اوپر گہرا کمر لکھا پایا۔
۸	کس	اسکی ترکیب پانی نہائی۔
بھارجا راگ مذکور		
۱	منگل گوجری	مرکب رام کلی و منگل شنگ و گندھار و سیام ہے۔
۲	بیمادنتی	سورجی و دھو لہری و بلاولی سے اور یہ دو قسم کے سدا کانٹرا ہیں جتنی
۳	مالگوجری	رام کلی و سیام و گندھار و گوجری ہے۔
۴	منوہر	گوجری و ترون و مارو ہے۔
۵	امین	بلاولی و کیدارا و سدا و کلیان ہے۔
۶	ہمیر	امین و کیدارا و سدا و کلیان ہے۔
۷	امیری	کلیان و دلیسکار و گوجری و سیام ہے۔
۸	بھوپالی	ذکر اسکا میگہ راگ مین ہے۔

شہد ہو کہ بیان نان بین یک اس فن کے کاملین مین برتاؤ دیک راگ کا جاری رہا گو بعد
 بیان موصوفہ نہ کے بن و اسکا موقوف ہو گیا اگر بنا نہ ہو تو تاریخ مین کہیں اسکا ذکر نہ ہو
 یہ روایت غلات قیاس دیے اصل ہوا ابتدا کہ بنا مین صرف اسقدر لکھا کہ درین ہزار ہر حال
 میں اہل نشان نہ ہنہ۔ اور فی زمانہ کچھ کو جیسے دیکھتے ہیں گاتے ہیں۔

واضح ہو کہ حسب متساے مذکورہ سابق کے راگ ششکمانہ مع راگنیوں پترو بھار جا کے تمام
 سوپکے اور اب ذکر بعض اولں راگنیوں کا ہو جو ان سے علاوہ بطور مانچھ و دمن و چھایا و غیر کے مشہور
 و مروج ہیں سوائے ان کے اور جو تفریق غیر مشہور تھیں ذکر ان کا فضول جان کر کلام انداز کیا جانا چاہیے کہ وضع
 ان راگنی کا سلف سے رائج اور جائز چلا آیا ہو اور قدیم سے کالمین عمد اپنی جودت اور رسائی
 طبع سے باہر دیگر راگ اور راگنیوں میں ترکیب و تصرف کر کے راگنی وضع کرتے چلتا آئے ہیں
 اب بھی جیسے ہو سکے بنانا ممکن ہو مثلاً کانٹرا اور جیل ایک راگنی تھی مگر اکثر ان نے اس میں
 اور راگنیوں کا رنگ ملا کر بارہ کانٹرے مقرر کیے یا جیسے حضرت اخیر سے روئے بارہ راگنیاں
 ایجاد اور وضع کیں زلیف کھٹ راگ سے نکالی علی ہذا ایک سیام میں تصرف کر کے بارہ
 سیام مقرر کیے۔ سلطان حسین شدنی جو پوری نے اپنی کمال جودت سے ٹوڑی یہ تصنیف
 کر کے چار ٹوڑی قائم کیں۔ جو پوری ٹوڑی مرکب از اوائی مقام فارسی و مالسری سے۔
 رشولی ٹوڑی مرکب ہو دھناسری و ملانی سے راماں ٹوڑی رام ملی و مالسری سے۔ تنلی
 ٹوڑی مختلف چند راگنیوں سے مرکب ہو نزد متاخرین سب ۳۴ ٹوڑی ہیں۔ اس طرح
 میان تان میں نے درباری کانٹرا کانٹرا و کلیان و ملار سے اور جو گیا اسوری دیو گندھار
 و اسوری سے مرکب کر کے ایجاد کی اور پلاسی بلاس خان داماد میان موصوف نے
 اپنے نام سے وضع کی ذکر ان سب راگنیوں کا اوپر نہیں آیا اس واسطے ذکر ان کا مع اقسام ان کے
 کیا جاتا ہو سازنگ گیارہ قسم ہو شدہ سازنگ بندرائی سازنگ بڑھنس لڑتوں ساؤنت
 و دھوریا دھولیا شورٹھی یا سورتھیر بنانگ مدھ مات یادہ مادہ گوپڑا ہاری ستھاری کھلی تھیر ہو۔
 شدہ پڑتیا۔ بجاگ دو قسم ہو شدہ بٹھاگرا۔ کلیان ۲ قسم ہو شدہ کلیان امین کلیان یجن
 بھوبالی پوریا پتھر شیم ساؤرین کاٹوہہ نٹ۔ بٹیم کھیم۔ جوگ دو قسم۔ شدہ سنگلی
 عورت رنگو ادلی۔ سیام میں قسم ہو شدہ کلیان کٹھ مارا۔ ملار یا ملادہ اتر ہو
 شدہ کوٹو دھوریا لڑتوں راشدا اسی سوڈ داسی ساؤنت ساؤرین شاکی
 بٹھتی سیگھا ولی ہٹھ ولی۔ واضح ہو کہ واسطے اختصار کے اصل نام ملا کر اکثر
 نہیں لکھا صرف فرع نام لکھ دیے ہیں مگر یہ جگہ اصل نام کے ساتھ ملا کر پڑھنا چاہیے

سلہ

نیز جو میں لاری
 جو نایک وقت کے
 ایک دورانی میں
 بھی اسی ترکیب
 سے بنائی ہیں
 علیہ اسبہ نام
 فارسی سے بنائی
 نہیں جانتا
 اس کی بنیادی

مثلاً ملاکرل اقسام کے ساتھ ملاکر پڑھا جاوے علی ہذا ماقبی۔

بہنئی نہ رہے کہ رنگ کو مرد اور اسکی راگنی پنجگانہ کو زن اور پتر و جبارا ہشتگانہ کو پسہ وزن پسر تر اور پتر
مکرم صفت فہمی اور سن سمجھو تاہم اور جنس بغرض انتظام اور سلسلہ بندی کے یہ بات ٹھہری
اب بھی اگر کوئی کامل فن اسکی سلسلہ بندی کرے اور جو راگنی ان سوا پتر اور جبارا
نکے مانجھ اور دھن اور چچا یا دیگر متفرق و پریشان بین ان سب کو یہ سادہت کیفیت سمجھتا
کے راگ شش گانہ کی و تھر قرار دیکر مسلسل کر اوے تو ممکن ہوئی ہذا شہیہ اور صورت
راگ و راگنیوں کی جو قدیم سے مشہور اور کتب میں لکھی چلی آتی ہیں مگر نہ فرضی و طبع زاد
محض خلاف واقع و حشرات عقل ہیں اور بعض نادان سمجھتے ہیں کہ ضرور راگ و راگنی کی
صورت بھی جو اسی واسطے بہت رت اور بوقت نہ گانی چاہیے پس چند غلطان گوینے غلطانی راگنی
بیوقت گانی تھی کہ دور راگنی پریشان اور گھبرانی ہوئی انھیں ملتی سانس نہ پائی آئی اور یہ دعویٰ کیا
کئے لگی کہ بیوقت کس کو مفر نے ہلاک کیا جو لاجول و لا ولا اصل لسا۔

میان تان سین اور نایک گویان و نایک جمود نبات خان وغیرہ کیسے کیسے مروا بخدا اور اس فن
کے کامل یکتا و صاحب تاثیر تھے اور اکبر شاہ کیساتھ تین اور تہ ردوان شاہنشاہ تھا آہوت
کسی نے وقت یا بیوقت راگنی کو نہ بلا و کھسا یا راگنی ہوا کا سامان ہوا اسکا جسم محسوس خلاف
عقل ہو اور کسی نایک نے ایسا دعویٰ نہیں کیا مگر نادان جاہل اسکو غلط شہر کیے ہوئے ہیں
اور قبول نایک دکن ۶ دیو اور ۳ راگنی مہادیو کے خدام کے نام بھی خلاف عقل ہو علی ہذا
یہی غلط مشہور ہو کہ غلاتنے کے کندھے اور شانہ سے سر نکلا ہو ظاہر ہو کہ آواز غلات سے
نکلتی ہو خلاف عادت و ت رت کے ایسی بات قابل تسلیم نہیں۔

مؤلف

فہرست ۲۲ راگنی جنکے نام کسی ملک یا قوم کے نام سے متحد ہیں۔

۱	سندھوی	نام ملک سندھ	۲	بنگال	ملک بنگال یا بنگالہ
۳	مارو	نام ملک ماروار	۴	بھوپالی	شہر بھوپال
۵	تلنگ	ملک تلنگانہ واقع دکن	۶	لٹ	شہر لٹ پور

۷	سورٹھ	ملک سورٹھ واقع کاٹھیا دار	۸	گندھار	اصل نام شہر قندھار
۹	مالوا	نام ملک	۱۰	پوربلی	پوربلی نے ملک شرن
۱۱	کھنان	نام شہر واقع گجرات	۱۲	سیام	نام ملک شمالی بنگالہ
۱۳	لمتان	نام شہر	۱۴	بندر بنی	نام شہر یا نام شخص یا نسبتی
۱۵	یہ سب نام ملک	و شہروں کے ہیں جن سے یہ راگن بیان ہو سوسم ہیں	۱۶	امیری	امیر قوم
۱۷	گوند	نام قوم دھشی مثل بھیل اصل	۱۸	نٹ	نام فرقہ تماشاگر
۱۹	گوجہری	قوم گوجر	۲۰	بھاوری	
۲۱	یہ سب پانچ نام قوم کے منسوب ہیں				
۲۲	شہنا				
۲۳	ایمن				

یہ زبان فارسی کے مین گرافسی راگون مین کوئی راگ اس نام کا نہیں ہو۔

ملکہ ان کے تمام قیدیوں اور شہزادوں میں بھی بعض شہر مثل ملتان و قندھار کے ہزاروں

ابن ابی شیبہ و صحابہ کرام رضی اللہ عنہم -

اس کی زبان فارسی سے نہایت ہی کمر و نواج زمان فارسی اس ایک ہزار برس کے قریب سے شروع ہوا

مگر غلامانِ محبت کے لئے نالی گھر میں ان گل راگنوں کی نسبت میری یہ رائے بھی کہہ

تہم قنوم کے نام سے فرب اور موسو موسو لڑے ہو وہ اس ملک اشہر بقنوم

میں نے اپنے دل سے اس کے سبب اور خوشی میں اس کے ساتھ ساتھ

یہ راجہ جو کہ ایک روز باہر رہا وہ اور قوم اور ملک نہ دیکھتا تھا کہ وہ ہر ملک کے لوگوں کی زبان

ایک انتہائی اور اہم اسلوب سخن اور کامان بن نویسی ہند کے اصلاح دین

اسی نام سے موسوم رہے مسعود اور مروج لیا اور پھر الموسیٰ رابلی راہی یا پھر

یہاں سے راجہ کو پتہ چلا کہ اس کے سوا اور کوئی وجہ خیال میں نہیں آسکتی۔

آخر سہ ماہی ایک دفعہ ہمیں بنے اسی طرح بتدریج ہر زمانہ میں جتنے اور

کانٹھرے اور توڑی وغیرہ کے آئین اور اور راگنیوں کا رنگ ملا کر کئی کئی نام سے موسوم کیا ہر قسم سے بڑا۔

مقام چارم بیان راگ فارسی

بقول بعض وقت تجویز آفتاب کے ایک برج سے دوسرے برج میں ایک آواز بشکال مختلف ہر بار ہر نہ ہونی پر اس واسطے اسکو بارہ مقام قرار دیکر راگ مقرر کیا جو پچیس فارسی میں کل بارہ مقام ہیں اور راگنی کو شعبہ کہتے ہیں اور ہر شعبہ چند چند نغمہ سے مرکب ہو اور ہر راگ مع اپنے شعبہ کے ہر برج بروج دوازہ گانہ افلاک سے متعلق ہو اسلئے وقت اور تاثیر سب کی ملحوظہ ہو چونکہ شب و روز کی ۲۴ ساعتیں ہیں اس واسطے شعبہ بھی چوبیس قرار دیئے اور ہر شعبہ اول پستی اپنے مقام سے اور شعبہ ثانی بلندی اپنے مقام سے پیدا ہوتا ہو اور نغمہ سیلاب ایام سال کے تین سوساٹھ ہیں اور وہ سب شعبوں پر مقدم ہیں سوائے اسکے آواز ہچھ ہیں۔ آواز ہم اور اگنی سے ہیں۔

فارسی آواز ششگانہ

آواز	نام آواز	نغمہ آواز	وصف
۱	سلک	۱۲	پستی اصفانہ بلندی زنگولہ سے پیدا ہوتا ہو۔
۲	کردانیہ	۹	پستی عشاق بلندی راست سے۔
۳	نوروز	۴	پستی بوسلیک بلندی حسینی سے۔
۴	کوکت	۵	پستی حجاز بلندی نوا سے۔
۵	بادہ	۵	پستی کوچک بلندی عراق سے۔
۶	شہناز	۶	پستی بزرگ بلندی ربادی سے۔

اسقامات دوازده گانه فارسی مع شعبه و اوصاف آنها				
ردیف	نام نظام	وقت	تأثیر	تفصیل شعبه شرح تعداد نغمه حس شده و مرکب
۱	رست حمل	بعد طلوع آفتاب	تفویض و نشاط	مهرتق پنجگاه فی ۵ نغمه
۲	آهنگامه شور	ایکجه رات	ایضاً	تبریزه نغمه نیشاپورک ۶ نغمه
۳	عراق جوزه	چاشت یا سه پوز	ایضاً	عراق ۵ نغمه خالفت یادی به ۸ نغمه نژد بعضی رومی عراق یا خالفت ۵ نغمه و مقلوب نغمه
۴	کویچک سلطان	آفرشب	اندوه	رکب ۶ نغمه بیاتی ۵ نغمه
۵	بزرگ اسد	نیم شب	ایضاً	بهاون ۴ نغمه نغمت ۱۰ نغمه یا ۲ نغمه
۶	حجاز سبله	وقت نزال	ذوق شوق	سنگاه ۳ نغمه حصار ۸ نغمه یا ۲ نغمه
۷	ایستیک بیزان	سه پوز یا نزال	شجاعت	عیشران ۱۰ نغمه میاد ۵ نغمه
۸	عشق عروب	فریاد یا پیشین	زائل	۳ نغمه اوج ۸ نغمه یا ۲ نغمه
۹	حسینی قوس	آفرشب یا صبح	ذوق شوق	دوگاه ۲ نغمه محتریه ۸ نغمه
۱۰	زنگوله جدی	.	اندوه	پارگاه ۴ نغمه غزال یا غزال ۵ نغمه
۱۱	نوا ولو	.	شجاعت	نوروز خارا ۵ نغمه یا دور انهر یا ماهور ۶ نغمه
۱۲	رادی حوت	صبح	ذوق شوق	نوروز عروب ۶ نغمه نوروز عجم ۶ نغمه
داشت یا داشت اسقامات دوازده گانه که رباعی لکمی جاتی هر رباعی				
عشق سرافند حسینی ست چور است		در پرده بسلکت رادی و نوا است		
چون گشت بزرگ در صفایان و عریان		زنگوله محبت زو کوچک اندر بر است		
معاود کوشش ۸ مین جین امشکوک جانم سلم انداز کیے اور ۳ باقی مانده یہ مین				
بشار آفتاب غریب سوار غم دبیات رکب شرافراز بشه بگلار بیات کره انیه				

۴۴

سازندک دگر کمال اوج بخار وصال شستہ ستران غزال عرب
اکثر کمال اعلیٰ اعتدال گلستان نیریز گیزی میرت جمالی معتدل
معتدل معنوی پهلوی شفا۔

واضح ہو کہ موافق ہند کے فارسی میں بھی تال اپنی وضع پر۔ انج ہواورہ شقیہ پروا سٹے اکاہی کے
نہما اسکے ہاتال کے نام درج ہوئے اور دو تال کا نام پایا نہ گیا بحر اوتال سے
اور بحر معنی وزن شعر کے بھی ہیں بحر دیک بحر دور بحر ثقیل بحر خفیت بحر صرب
بحر درافشان اثین نہ شب الفع فاعل پیر نیم ثقیل اذ فاعل از فاعل رعل
ہنرج سوا اسکے خمس ترک صرب یا ترکی دو تال اور بھی بعض کے نزدیک ہیں۔

مؤلف

وجہ تسمیہ بعض مقامات شعبہ ہند راگنی و بحر فارسی زبان عربی۔
علاقہ عجاز عشاق حبشی غریب مشرق میشران حبشہ غمزہ اثبات کرنا
عرب کمال مخالفت زائل اعلیٰ اعتدال میرت جمالی معتدل مقولوب
معتز یہ متنوی و متکال شفا غزال معمار یہ سنائیں نام راگ
ور اگنی ملک فارس کے خاص زبان عربی میں ہیں اور۔ روح افسر ادونون
زبان کامرب نام ہو۔

سوا اسکے تال کو فارس میں بحر کہتے ہیں یہ لفظ بھی عربی ہو اور منجملہ پندرہ تال فارسی کے
دس تال کے نام بھی زبان عربی میں ہیں بحر دور ثقیل خفیت مابین ضرب الفع
اذ فر رل ہنرج خمس۔ خالص نام زبان عربی ہیں اور چار صرب شترک
الاسانین ہیں۔

واضح ہو کہ عہد پادشاہان فارس تک فارسی میں خالص زبان فارسی ہی۔ انج تھی۔۔۔
اس سے معلوم ہوتا ہو کہ ان مقام شعبہ ہند راگنی اور بحر ہند تال کا وجود ملک
فارس میں اس وقت تک نہ تھا اور جب حضرت سعد بن وقاصؓ نے آغاز صد ہجری
ہجری اور عہد خلافت ثانی میں ملک فارس کو فتح کیا تب سے زبان عربی کا رواج

اسی فاضل کے نام سے تالیف ہوئی ہے

ملک فارس میں ہوا اور سلطرح ہند میں ایشیائی بادشاہان اسلام کے عہد تسلط سے زبان فارسی ہندوستان میں ہندی زبان سے مل کر اردو بن گئی اسی طرح فارسی زبان بھی زبان عربی سے مل کر قندھار ہو گئی غالباً بعد تسلط اہل عرب کے فارس میں یہ مقام اور بحر راج اور ایجاہ ہو کر عربی نام سے موسوم ہوئی اور خاص لفظ مقام شومہ و نعمہ بھی عربی زبان کے ہیں۔ چونکہ عرب کا تسلط ممالک بعیدہ میں تھا اور وہ مسلم دفن کے دوست تھے اور اکثر علوم و فنون نے ان کی ذات سے ان کے ممالک مفتوحہ میں رواج پایا اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں کیا اس لیے یقین ہو کہ یہ مقام و بحر بھی ان کے عہد میں ہی فارس میں وضع و درج ہوئے ہوں اندرین صورت باقی آٹھ مقام اور شعبے فارس کے قدیمی ہیں جو وہان راج چلے آتے ہیں۔

بعض ایرانی و افغانستانی وغیرہ ایشیائی گویندہ و سازندہ یعنی گانے بجانے والے جو سننے لگے انھوں نے ہندوستانی راگ راگنیوں سے استنباط کر کے بعض بعض اپنے ملکی اور فارسی مقام کو مرکب کر کے نئے طور پر خوش آئند بنا لیا ہوا اب اہل فرنگ کے باجون میں بھی اکثر ترکیبات مثل انغمہ ہندی کی اور بعض ٹون ہندی راگنیوں سے اخذ کر کے بنائی ہو غرض یہ طرح ایجاہ اور رواج ہوتا چلا آیا ہو۔ واعد اعلم بحقیقہ۔

مقام خیم بیان تان میں

واضح ہو کہ منجوسر ہفت گانہ کے چار سرنگ تان کو دخل ہو اور باقی پانچ سر سے سات سر تک راگ کو دخل ہو۔ کہ مقام اول میں گذر تان چار قسم ہو اول آرنگ وہ کہ جس میں ایک سہ کار آوے مثلاً س دو م راگما نگ وہ کہ جس میں دو سر آوین باعتبار رو ہی وارو ہی کے مثلاً س ر ورس سٹوم سلاک وہ جس میں تین سر آوین باعتبار مذکور کے مثلاً س رگ وگ رس پیار تان اور بھی آئین سروں کی ضرب و تقدیم و تاخیر سے پیدا ہوتی ہیں چہاں م سرانگ جس میں باعتبار مذکور کے چار سر آوین س رگ م دو م گ رس۔ اور بتقدیم و تاخیر سروں کے آئین، آئیس تان اور بھی حاصل ہوتی ہیں۔ ضرب و تقسیم تان اصطلاح میں کوشتان پرستار کہتے ہیں اس صاب سے کہ پانچ ہزار پائیس تان میں نظر

دو درجہ دیگر کو ان درجات کے مقدار اور تعداد پر برتنا ضرور ہے تاکہ جو سر جس درجہ اور جس سینک کا ہو اسی مقدار اور درجہ میں برتنا جاوے۔

علامت نہ حروف تان			
نمبر	نام حرف تان	علامت یا کیا	شرح
۱	ہرہ سینک	یا	خط اسید مثلاً — یا
۲	شدہ سر	.	نقطہ
۳	تیر تیر تیر تیر	زیر	بصورت فتحہ کے سر کے اوپر لکھا جاوے گا۔
۴	کول اکول سککاری	زیر	بصورت کسرہ کے نیچے لکھا جاوے گا۔
۵	آن	س	بصورت ہلال کے یہ ایک اتارے کا چوتھا حصہ ہے
۶	وزت	ہ	بصورت باء ہو زیرہ اتارے کا نصف حصہ ہے
۷	لکھ یا لک	ا	بصورت الف یہ ایک ماترہ پورا ہے۔
۸	کر	د	بصورت ہمزہ۔
۹	پلت	وا	بصورت ہمزہ کے اور اس کے سر پر ایک حرکت ہے۔

مگر یہ علامات فرضی صرف واسطے سمجھنے درجہ اور حد سر کے ہیں اب اگر کوئی شخص نئی علامات مقرر کر دے اور وہ عام میں مشہور اور مروج ہو جاوے تو جائز ہے اگر بی کتاب میں بھی اسی قسم کی علامات مقسم رہیں گو صورت میں کچھ تفاوت ہو۔

اول تان بھیر دن راگ کی۔ واضح ہو کہ یہ روپ داگ مذکور کا باعتبار سمپورن کے یہ ہے وہ نیس رگ م پ پ م گ رس نی وہ پس سر اول یعنی گریہ اسکا دھیت ہے گریہ یعنی خانہ راگ پر لپٹے صاحب خانہ کو انام اور سر ار گھر میں ہو اور گھر سے نکلتا ہو اور پھر گھر میں آتا ہو اور سر گندھار اُنس اور سر گرج بیاض ہو اور اُنس کو بمقابلہ سمباری کے جو بیٹھے جان اور روح کے ہو یعنی مضرح انسان کے بدن میں روح دائرہ سائر ہے جس سے وہ زندہ ہو اسی طرح سر گندھار بھی اس راگ کا اُنس یعنی بمنزلہ جان کے ہے۔

نہ نہ ری ای ای نا ا تو اون ام نا ا
 ہم گت گت ہم پت ہم گت پت ہم پت ہی ہی ہی
 چوتھی جدول تان تچھا اسکا ہر شری سے جائز ہو مثلاً
 اتہ تہ نہ ری تہ قوم نہ رے نا نہ نا قوم
 انہ نہ نہ نہ انہ ری تہ نہ قوم نہ رے
 اہں پت پت پت پت پت پت پت پت پت پت
 اے تانہ نہ نا ا نو اون ام
 گت پت پت پت پت پت پت

تان اول مالکوس راگ

ا نا ا ا ا ا ا ا ری ای نا ا قوم
 ہم گت ہم گت گت گت ہم ہم گت گت پت
 تان اول ہندول راگ جسکا سر رکھب او پنچم برجت ہو لیکن رکھب سکاری آتی ہو مثلاً
 انہ نا قوم تانہ نہ نا ا قوم نا انہ تہ نا انہ ری نا ا قوم
 س س س فی دہ س س فی س س گت گت گت گت گت پت پت پت
 تان سری راگ کے پنچم اسکی بادی اور رکھب سمبادی اور دھیوت کول ہو۔

ا نا آ نہ این ری نہ نا ا قوم اون ام نا ا نا
 ہم گت ہم گت پت پت پت گت پت پت پت پت پت

تان اول میکہ راگ

ا آ نا ا ا نہ نہ نا قوم نہ ری نہ نہ نا
 ہی ہی ہی پت پت پت ہی ہی ہی پت پت پت
 نہ نہ نا ا قوم اون اون م
 پت پت ہی ہی پت پت پت پت پت

تان راگنی با سے مختلفہ

اول تان بھیرومی رنگ روپ کی	
ا نا نہ نہ نا آ آ قوم تہ نہ نہ ری نا ا قوم دہ پتہ	
ہم پتہ ہم ہم گت گت پتہ پتہ فی دہ ہم پتہ دہ پتہ پتہ	
ان اول یا گیسری کی	
ا نا نہ قوم نا نہ نہ نا آ نہ این این این قوم	
پتہ پتہ فی دہ فی پتہ فی دہ فی دہ فی دہ فی دہ فی دہ	
پوریا جلی رکب سدھ اور باد می ہو اور گندھ مارسم باد می اور دھیوت انباد می جس سے	
گریہ اور انس اور بیانس مراد جو تان اول اُسکی یہ ہو۔	
ا نا نہ نہ نا ا قوم نا آ نہ نہ نا ا قوم اون ام آ	
دہ فی پتہ فی دہ اس پتہ فی پتہ گت گت گت پتہ پتہ	
گوری کی پہلی تان	
ا نا نہ نہ این این ری ای تا آ نہ نا قوم	
پتہ دہ ہم ہم گت گت پتہ پتہ گت گت گت پتہ پتہ	
پہلی تان مسدھادھکی	
انہ نا نہ نہ قوم نہ نہ ری نہ نا نہ نہ نا قوم نا نہ	
فی فی پتہ پتہ ہم پتہ دہ دہ ہم پتہ دہ فی پتہ پتہ پتہ پتہ	
نٹ راگ کی پہلی تان	
انہ ناری نا قوم انہ نہ نا نہ این این ری ای	
ہم پتہ پتہ گت گت گت گت گت گت	
نا آ آ قوم ان ام اول تان چھایا ناٹ رگنی نٹ راگ	
پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ پتہ	
ا نا نہ نہ ری نہ نہ نا نہ نہ نا ا قوم	
پتہ پتہ گت گت گت گت گت گت گت گت	

دو در سترسم ہوتا ہو اور وہ مدار دوسرے دور تال کا ہے۔

پہلا مقام ماترے کے وصف میں

ہاں فتح ہو کہ بنا اور بقا تال کی ماترون پر ہو اور اصطلاح میں ماترے کو کلا کہتے ہیں اور ہر ایک تال میں ماترے معمولی ہیں ماترا یا ماترا حرف سکون و ضرب و حرکت خالی تال کو کہتے ہیں یہ لکھ کو ایک ماترا یعنی بمقدار تلفظ کے ایک درجہ اعتبار کرتے ہیں اور لکھ یعنی خورد کے ہو اور حرف مغربہ ایک حرکت سے خواہ نیم ہو یا تہو یا کسرہ اور مقدار و صفت اس کا بعد سکون در بیان دو حرکت نہیں انسان صحیح البدن کے ہو یا یعنی دیر میں یہ پانچ حرف پڑھ سکیں کل کو کل گن اور صورت لک کی بصورت ا۔ اور حرف گز یا حرف کر کو دو ماترا یعنی بمقدار تلفظ کے دو درجہ اعتبار اور شمار کرتے ہیں کہ یعنی کلان کے ہیں بصورت الف ممدودہ آیا الف مع الف یعنی آویا یا مع ہ کے آویا یا یے عثمانی آسی کے یا اسکے آخر میں نون منونہ ہو یعنی آن کو غنہ اور تہوین سے پڑھا جاوے ذکر ماترے کا سابق بھی گذرا ہو اور باقی جدول آئندہ میں درج کیا گیا اور نیز بیان ماترے کا پران میں ہے۔

شرح و تفریق تال کے ماترون کی

تال	لفظ ماترا	مقدار سکون	صورت ہر ایک ماترا	تعداد ماترا	شرح وقفہ
۱	لکھ	زمان سکون حرکت نہیں انسان	۱	یک	خورد
۲	گز یا کر	زمان سکون طویل در بیان نہیں تہوین آن	۱	دو	کلان
۳	بلت یا پیمت	ایضا طویل	۱	۳	دراز
۴	دُرت	.	۵	.	.
۵	آن	.	۵	.	.
۶	برام دُرت	۳ ربع	۱	۳ ربع	.

۴
غنچراگ
۱۳۱۲

مقام دوم پران تال کے احوال میں

وضوح ہو کہ پران بھی ایک جزو اعظم تال کا ہو اور منہی پران کے چشمہ میں اور پران تال کا جسم پر اور تال کے دن پران میں کال ہارگ گزیا ابکٹ کرڈ جات

کٹ شے ہشت ہشتار تان۔ کال اس قدر باریک ہو کہ ۶ درجہ تک محسوس نہیں لیکن ساتویں درجہ پر معلوم ہوتی ہو درجہ اول مثلاً بھول کی ایک سو بیس بیسے اور ہر گز سوئی ایک بار آئین چھیدین پس اس قدر وقفہ میں کہ بھولان ایک سو برگ کے ایک گ تین سو راج

اس قدر وقفہ کو کہ مرتبہ صدم ہر تھیں کتہ میں دوم کو سوم کا استھا چارم نیکہ پنجم کلا ششم ترٹ ہفتم ان اور زمانہ ہجین کو یک کتہ میں اور مدت آٹھ یک کو کا استھا اور آٹھ کا استھا کو نیکہ اور آٹھ نیکہ کو کلا اور آٹھ کلا کو یک تترت اور دو تترت برابر ایک ان کے اور دو ان برابر درت اور دو درت برابر لکھ اور دو لکھ برابر کر اور تین لکھ برابر ایک پلٹ کے ہو بیان تک تو

در ارج اور مدت تالی کی ہو اور اس سے زیادہ مدت و زمانہ و سال کا ہو یعنی دس پلٹ کو ایک پل اور پل کو ایک گھڑی اور ۶۰ گھڑی کا ایک دن ہوتا ہو اس حساب سے سال کال وغیرہ سب تال فیضے مقدار میں پرچلتے ہیں اور شرح گز اور لکھ وغیرہ کی اوپر مذکور ہو چکی۔ دوم لکھ اور وہ چار طرح ہو اول ایک ماترے سے دوم دو ماترے سے سوم تین ماترے سے چارم چار ماترے سے ہر سوم کرنا اس کا وصف نہیں ملا چارم ایک وہ سات میں فیضے درت لکھ لکھ وغیرہ جو اوپر مذکور ہو پیچم کر وہ چار قسم ہو ذکر ان اقسام اربہ کا ذکر کے مقام سوم میں مفصل آئے ہیں ششم حات انکی آٹھ قسم ہیں اول لکھ ایک حرف سے ادا ہو شل تھا تا زیادہ حرف تھا تا ثانی تین حرف سے لکھار ابنا چار حرف سے تک تک ایک تک خامساہ حرف سے تک تک بھار سا و حرف سے تک تک تک ثانی آٹھ حرف تک تک تک تک تک تک تک تک تک تک تک تک تفاوت اور نام انچمر کے ہیں ورنہ وہی فقط ایک لکھ ہو کہ سب میں ادا ہو تا ہو اور تفاوت لکھ کر کہ میں ادا ہو تا ہو اور تفاوت لکھ اور کر کہ وغیرہ بناؤ سے بخوبی ظاہر ہو گا ہفتم لڑا کر کہ مقام سوم کے آخر میں آئی گا ہم بحث وہ کہ توقف واسطے لڑا کے قرار دیتے ہیں اور وہ پانچ قسم ہو اول سا کہ اول آخر واسطے اس کا سب لڑا میں برابر ہو دوم سر و تو کتار

۱۱

کہ اسکے اول میں درت اور آخر میں مدہ یا اول مدہ اور آخر مکت ہو یعنی تھر نو در یا یعنی ابتدا
کم اور انتہا زیادہ ہو کہ اول وقت کم اور آخر وقت زیادہ ہو اس واسطے تھر نو کتا کا نام می سوم
مزدگیا کا اول آخر درت ہو اور در میان میں مدہ یا اول آخر اسکے مدہ پلت ہو مانند مزدگیا کے
چهارم میل کا وہ کا اول آخر یا عکس مزدگیا کے مثل مورچہ کے ہو کہ در میان سے لاغر ہوتا ہو
پنجم کو چھٹا اول مدہ و آخر مکت اور واسطہ میں درت ہو مانند دم گاؤں کے دم پر سدا یعنی اٹھانا
صورت مختلفہ کا مانند تان پر سدا کے ہو اور خلاصہ یکجائی تال اور اسکے متر سے
اور صورت وغیرہ کا نقشہ مندرجہ مقام جسم سے معلوم ہو گا۔

مقام سوم و صف لڑ کے بیان میں

واضح ہو کہ مثل تھر کمرج کے لڑی و اولی ہو اور لڑ چار قسم ہو ششم ششم یا کیم انیت اٹھنا
سم وہ کہ گیت اور تال اور تھر اور ساز و سازندہ و حرکت اعضا و وقت مقررہ پر گانے میں
برابر ترین یا جاسے مقررہ سے ذرا کم ایسی لڑ اکثر خیال میں رائج ہو اور ایسے خیال کو کیر کی چھپ
کتنے میں بیٹے کیر کا بڑا و اس طور پر تھا۔ یکم یا کیم وہ کہ لڑ سے ہرگز واقف نہ ہو اور جاسے
مقررہ پر نہ آوے بلکہ برعکس اسکے و نز و بعض یہ کہ تال مدہ سری تال سے مخلوط ہو بیٹے سم اپنی
جگہ سے تجاوز نہ کر جاوے اس سے مراد بتا لڑی۔ انیت وہ کہ اول حرف گیت ادا ہو اور
سم کچھ فاصلہ سے تھر پر آوے یعنی سم کچھ ذرا جاوے مہینہ سے زیادہ جاوے یہ لی اکثر
شپہ میں قصو صائب اس میں جان پٹہ گلنے کا نام ہے جو مروج ہے اس لیے کہ تھر کے گھٹا و بڑھا
میں تصور و آجاوے چنانچہ وقت آمد سم کے ٹپہ میں لڑکی صورت کا قاعدہ معلوم ہوتی ہو
اور بیان سے خوب معلوم نہیں ہوتی مراد اس سے غالی پر سم آنا جو ناگتات وہ کہ اول
تال سے ابتدا کر کے گیت گاویں اور جاسے مقررہ سم سے جان بوجھ کر اور جگہ جانا اور کبھی
جاسے مقررہ پر آ جانا اور سامین کو اس میں بات سے آگاہ کر دینا یہ لڑی باب اور لطف
انگیز ہو اور حقیقتاً لڑہ ہو کہ توقع ماہن یعنی در میان فر عین تال کے واقع ہو اور اسکی عین
فین میں اول درت کہ جگہ ہو و مدہ کہ متوسط ہو سو سو ملینٹ یا بلینٹ کو اس سے
و وچند سکون رکھتی ہو۔

مقام چارم بیان ساز

ساز سے گانے کا لطف و خوبی اور تاثیر و چند اور نہایت و محسب ہو جاتی ہے بشرطیکہ ساز نہ
 شائق و کامل اور ساز بھی عمدہ اور تشریلا ہو اور بعض ساز ایسے بے ہوا اور جادو نما ہیں کہ گانے
 کو مات کرتے ہیں گانے والے بھی مشکلہ اسی کا دم بھرتے ہیں کہ تو کیا کہنا ہو واضح ہو کہ بین
 اور ڈبر و کاوا وضع ہمارا کوئی نہ رہا ہے پھر اس سے کچھ امواج اور اسی سے سد حاضن نے
 جلیا ایجاد کیا مگر بین غالباً کسی موجد ہند کی ایجاد ہو اور حضرت امیر خسرو نے بین کو نصرت کر کے
 تار بنایا اور سارنگی کسی حکیم کی ایجاد مشہور ہو مگر غلط یہ ساز ہند ہی کا ایجاد ہو اس سے چھوٹا
 اور دو تار ہو غالباً ہر کوئی اول یہی سہل استعمال ساز ایجاد ہوئے سارنگی مرنی مشق کے بعد ہی ہو
 سینائی جو غلط العالم شہنائی اور تارنگی مشہور ہو نزد بعض تار کا مخدہ سوزنا سو رہے جشن کو بزرگ جشن
 اسکو جاتے ہیں اسکا موجد شیخ بولہ سینا ہو اسلئے اسی کے نام سے سینائی مع یاد نسبت کے
 مشہور ہو مگر غلط یہ نسبت کا لازمہ ہو اور مع دیگر ساز کے ہند کا ہی ایجاد ہو اور اور ملک میں مشکل
 سینا کے ساز بین مگر مشکل علم موسیقی کے ہر جگہ ساز بھی ایجاد ہوئے۔ بانس بریلی کے
 ایک صاحب نے تار کا مخدہ کر کے ایک ساز بنام محفل دنگ اسم باسی بنایا ہو تار کو
 تار خریج سارنگی کنگڑ سے بجا کر اسکا نام طاؤس رکھا ہو اسکا اصل اول کوئی ساز نہ تھا
 پھر آلات برنجی ہوئے رفت رفت اب سیکڑوں ساز پر نوبت ہو غنی رہے کہ کل ساز چار قمربین
 نت یا نت۔ نت یا نت۔ گھن گھن یا نہرت۔ نت وہ جو زخمہ اور مضرب و ناخنہ
 چولی یا آہنی سے بجا یا جادے اور تار آہن یا روہ رکھتا ہو مثلاً ستار بین جتن مشکل
 بین پانچ تار کا ہو باب سرو و چار تار قانون اور نت جو چرم سے منڈھا ہو
 اور جو گربا کما پنج جوالون سے بنتا ہو بجا یا جادے جیسے سارنگی ساز زندہ طاؤس
 سنتور۔ کمانچ۔ دو تارہ۔ چکارہ۔ کمانچہ۔ ارغنون۔ یار غن عون ارگن۔
 محفل دنگ گھن وہ جواد چولی سے بے مثل نفارہ۔ جلقرن۔ تاشہ۔ دہل
 ڈھولک۔ طنبور۔ گمردہ جو بادا دوم کے ٹھہرے بجاوین جیسے بانسلی۔
 نے۔ الفوزہ۔ سینائی۔ نفیری۔ توری۔ کرنا۔ دین ہوگی۔ موندہ چنگ۔

۱۱

یعنی بیان سوا اسکے تنبورہ وٹ وائرہ وٹلی طبلہ پکھاوج جھانجھ جھیرہ
یا تال رکھت تال ڈبڑویہ سب ساز ماتھون سے بنتے ہیں اور زنگولہ یعنی گونگولہ
پیرون سے سازدن میں سب سے اعلیٰ میں اور بعدہ رباب ہر گلے کا ساتھ اور تقلید کامل ہی
ہوتی ہے بعدہ سازگی اور ستار بھی بین کا ہم پہلو ہے اور ساز ملک روم و ساز انگریزی جین بہت
گنجائش ہے شہر میں واقع آدمی ہر ملک کی گت اس میں بجا سکتا ہے۔

مقام پنجم بیان تال میں

۱۔ پر مذکور ہوا ہے کہ نزد بعض ۱۲ تال و نزد بعض ۱۹ تال میں بنجملہ آنکے ۲۳ تال جو دریافت
ہوئیں ان میں سے ۱۲ تال کو جو زیادہ مروج و مشہور ہیں جدول علیحدہ میں اور گیارہ تال کو جو کم
مروج و کم مشہور ہیں جدول علیحدہ میں مع اشارت معمولی مذکورہ سابق اور بول ٹھیکہ کے
درج کیے جاتے ہیں اور یوں ۶۰ تا ۳۶ تال زبان زد عام ہیں مگر سوارے تال مندرجہ جدول
کے ۵۲ تال کے نام جو اوپر معلوم ہوئے وہ بھی درج ہیں اس حساب سے یہ سبہ تال ہیں
واضح ہو کہ یہ صرف تال کے قواعد ہیں ورنہ نقطہ مطالعہ سے بغیر مشق اور کثرت کے کہ یہ علم
محتاج عمل کا ہے بجا لینا اور سمجھ لینا تالوں کا نامکُن ہے بنجملہ تال ۱۵ مندرجہ جدول میں
تال سورفاختہ حضرت امیر خسرو کی ایجاد ہے اس میں سم سے کوئی تال خالی نہیں ہے۔

۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰

جدول تال وارده گانہ مع اوصاف							
نمبر شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
جلد تال نام	جلد تال نام	جلد تال نام	جلد تال نام	جلد تال نام	جلد تال نام	جلد تال نام	جلد تال نام
تعداد و ترا	۲	۱	۲	۲	۲	۲	۲
تعداد ضرب	۱	۲	۲	۲	۲	۲	۲
ضرب چیم چیم	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
شال ضرب	۱	۲	۲	۲	۲	۲	۲
تعداد الفاظ	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
بول شکیل	بول شکیل	بول شکیل	بول شکیل	بول شکیل	بول شکیل	بول شکیل	بول شکیل
تاریف	تاریف	تاریف	تاریف	تاریف	تاریف	تاریف	تاریف

گفت

[illegible]

جدول یازده تال متفرقه				
نمبر	تال	تعداد	تعداد اضافی	کیفیت
۱	دھرم تال	۰	۰	بول ان تالوں کے نلے
۲	پتھی تال	۱۸	۰	
۳	تھستال	۵	۵	
۴	دوبہ	۰	۰	
۵	دھرم تال	۵	۰	مو جہا اسکے حضرت امیر سر وہین اور یہ مرکب ہے اکت ۳ لکھ پھر اکت اسکا لکھ اول اور ختم نام کل ۹ ماترے پر ہر مثلاً ۱۱۱۱۱
۶	پوری جت یا جبری	۳	۱۰	دھین دھین دھاگی تن نہ دھین تاکی نہ تن
۷	بٹ تال	۰	۰	بول انکے نلے
۸	بھوڑا تال	۳	۰	
۹	برم تال یا برمتال	۱۰	۰	
۱۰	داورا	۱	۳	دھن تہ دھن
۱۱	ہمزوں	۱۴	۰	

کہ بے بھاگو واضح ہو کہ بھاؤ چار قسم ہے سبھا بھاؤ وہ کہ جس میں محفل ہو اور بھاؤ اور سب کو بھاؤ اور بھاؤ سے ارتقا بھاؤ وہ کہ جو بول ہوں اسکا مضمون اور بھاؤ بتاؤ اسے انگ بھاؤ وہ کہ گیت کے مضمون کو اعضا کے بدن سے زبان حال ثابت کرے یہ سب سے زیادہ شکل پر مشتمل بھاؤ وہ کہ گیت کے بول کو صرف چتون کے اشارہ سے بتاؤ اسے روپ اس سے مراد یہ کہ صورت کو موافق اختلاف مضمون کے گیت کی طرح بنائے اور اسکو گیت ارتقا بھی کہتے ہیں اور نرت بھاؤ صرف چہرے سے بتانا ہے۔

اجدول گت رقص چار وہ گانہ مسلمہ شاہ اوچ

نہم گت	صفت
۱ پری گت	پری کی طرح برتو لہنے ناز و اداس کھڑے ہو کر جب محبت اور بھاؤ ہو سجاکر دونوں ہاتھ سر کے برابر کھڑے اور بند کیے جاویں تو عمرانی گت ہے ورنہ ہاتھ پھیل کر جیسے پندہ پرتو لہی جا نا اور لوٹ نا نظر ہر مرتبہ ہاتھوں پر ہوا
۲ سلامی گت	دست راست سر پر کج رکھنا اور دست چپ بطور خوشچھوڑ دینا اور اسی نظر سے رکھ کر جانا اور پھر آنا۔
۳ فریاد گت	دست راست کج لینے پشت دست اپنی طرف ہونہر دست سر تک اونچا کرنا اور اسی پر نظر رکھ کر دست چپ بطور خود ہار کر کے جانا اور سب کے آواز چھی گت بھی اسکا نام ہے۔
۴ ہنک گت	دونوں ہاتھ کی زانگشت باہم کانٹھ کھینے لاکھن کے سامنے سر کے دیکھ ہیچا کر اٹھ لالہ لال کے ساتھ چہرے کا اندھا دھنا اور نظران گشت بدھ کر جانا اور لوٹ آنا
۵ اینچل گت	پشت دست راست سر کے اوپر رکھ کر اور دست چپ سے ذرا سا پھل دو پہلے کا پھر اٹھ سے پیون بدھ کر جانا اور پھر آنا۔
۶ خندہ گت یعنی مسکراتی گت	میانہ پشت دست راست کا پیچھے کے لب پر اور دست چپ کی پشت بانہر کر کر پراکشی درال کر کے ہندہ پیشانی سے جسم کرنا طور بدھ کر کے جانا اور آنا مصلحت شرع وغیرہ بیان ہاتھ میں نہی نہی پیشانی کی ہاتھ میں نہی نہی

نمبر شمار	نام گت	صفت
۷	مودب گت	کھن دست راست گت دست چپ پر سطح ملا دین جیسے تال یعنی دہشت روم دیتے ہیں اور ان شکم کے برابر بلانا اور اپنے نظر رکھ کر رقص کرنا۔
۸	خشن گت	مشت دست راست باز دھکڑ میان ہر دو پستان کے چھاتی پر کھڑا اور نظر پستان پر اور دست چپ بطور خود رکھتے اپنا۔
۹	گھونگھٹ گت	گھونگھٹ ہاتھ بھر کا لٹکا کر اسکو دست چپ سے پکڑنا اور دست راست سر پر رکھ کر نظر پستان پر کر کے جانا اور لوٹ آنا۔
۱۰	محبوب گت	بطور بالا ایک ہاتھ گھونگھٹ لٹکا کر دونوں ہاتھ بطور خود چھوڑ کر سطح سامنے ہتھین ناز سے نظرات پر رکھ کر رقص کرنا۔
۱۱	ناز گت	مشت دست چپ باز دھکڑ ہاتھ پر رکھ کر اور مشت پر کھنی دست راست کی رکھ کر دست در میان ہر دو پستان سے سیدھا مثل ستون کے کھڑا کو کہے پشت دست راست زخمی ہر دو نظر پستان چپ پر رکھ کر اپنا۔
۱۲	خمر گت	اسکا نیز می گت بھی نام ہے۔ دست راست سر پر اور دست چپ بطور خود چھوڑ کر اوپر کے دانت سے لب زیرین دبا کر انکھیں غماز اور بھوین تان کر اور نظر پستان چپ پر کر کے جانا اور پھر آنا۔
۱۳	ادا گت	دونوں ہاتھ سر پہنچ کر رکھ کر۔ بطور آسان کر کے اور نظر اوپر کر کے رقص کرنا۔
۱۴	نیک گت	نیچے دونوں ہاتھ کے بغل میں دبا اور نظر بطور آسان کر کے کھلی چال سے جانا اور لوٹنا۔

فانت

قواعد دستار

[illegible]

پنجاب کے گیت کو عموماً پڑھتے ہیں ہندوستان میں شوری کے وقت سے آسکا رواج ہوا مگر ہندوستان میں اس سے بہتر کچھ نہ لکھا گیا نہیں جانا اور سب جگہ بھی وہیں کی قطع پر گاتے ہیں ہندوستان میں پنجاب کے پڑے کی ایک خاص قطع اور انداز پر جمول دیکھتے ہیں گایا جاتا ہے جو بعض اسی قطع پر فارسی اور اردو کے ٹیپے بھی بہ آمیزش نظم وغیرہ گاتے ہیں مگر قطع سب کی ایک ہی پنجاب میں پڑے کی وہ قطع اور لے نہیں ہے۔ سیان شوری نے پنجاب میں زبان پنجابی تھوڑی سی سیکھ کر ٹیپے کو ہندوستان میں رائج کیا تب سے ہندوستان میں روز بروز نہایت باریک اور شایستہ ہو گیا۔

مولف

یہ تمام انتخاب علم و فن موسیقی ہند کا کتب اہل ہند سے کیا گیا ہے۔ مگر اس میں جو باتیں مول و فروع علم و فن موسیقی سے علاقہ رکھتی ہیں وہ سب قرین قیاس اور متقابل استعمال ہیں باقی فلسفہ اور اذقیاس دوسرے اہل بین اس لیے کہ یہ علم عقلی ہے جو بات عقل میں نہ آئے اور اس کا سلسلہ ثبوت بھی نہ ہو تو اس کا کتنا اور اتنا دونوں غلط بر غلط ہیں۔

بسطح اور تمام علوم مقبول خدا سے عزوجل نے انسان کو عطا فرمائے ہیں علیٰ ہذا علم موسیقی بھی انسان کے حصہ میں آیا ہو دیا ورجن اور فرشتہ کو اس سے کیا علاقہ ہے۔ مگر سطح اور تمام علوم عقلی ایجاد ہو کر تدریج ترقی پذیر اور رائج ہوئے اسی طرح ہر علم و عمل موسیقی بھی ہر ملک میں اول ایجاد ہوا پھر ہر زمانہ میں علی قدر مشق و تجربہ ترقی ہوئی اور پھر تدوین اور انضباط ہو کر ایک علم ٹھہر گیا اور کتب مسبوٹ لکھیں مگر کتب سے یہ تاریخ ثبوت نہیں ملتا کہ کس زمانہ میں ایجاد ہوا اور کتب تدوین ہوئی اور کتب اُسٹے ترقی پکڑی۔

مگر اس قدر دریافت ہوتا ہے کہ چارون بید یعنی رگ، یج، شام، بید، عبت، بید، اتھرن بید۔ جو ہنود کی مقدس کتب مذہبی ہیں جب وہ بڑھے جاتے ہیں یا ان کے سنتر کسی جگہ اور برنی میں بڑھے جاتے ہیں یا ہوم میں اُسکے اشلوک برہمن لوگ پڑھتے ہیں وہ ایک قسم کے لگبھن پڑھے جاتے ہیں۔

اگر دراصل وہ راگ نہیں ہو بلکہ مثل قراءۃ کے ایک دہا ہو اور ہر ایک بید کے لیے ایک خاص قراءۃ اور ادا مقرر ہو اور وہ اسی ادا سے مقررہ اور صدائے معینہ میں پڑھا جاتا ہو اور اُسکے ساتھ ہاتھ کی ایک حرکت بھی ہر ایک بید کے واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر ہو اور پڑھتے وقت نیز ہم آواز میں ہاتھ بلند اور پست کیا جاتا ہو۔ بید خوانی کے واسطے ایسی قیود اور حکم نہیں ہو کہ وہ کسی نام سے راگ راگنی میں گایا جاوے اور یہ پڑھنا بھی بغیر مضامیر اور ساز کے معمول ہو اس کو کہ صرف ایک قراءۃ سمجھنا چاہیے مگر تاہم راگ سے خالی نہیں۔

پہلے سے دوسرے درجے پر مابین بالیک، ہراسین، کھام، کد، بالیک رکھی گئی تھیں۔ تو کتب و فنون ہند ہمارا راجہ راجندر کو پرورش اور تربیت کر کے اپنی بنائی ہوئی نظم کتاب راہبان

جو سرگزشت مہاراجہ موصوف میں تصنیف کی تھی یاد کر اگر اور بین سکھا کر مہاراجہ کی جگہ میں
آج ہر دو فرزند مہاراجہ کو ساتھ لائے اور اگلے مہاراجہ کو بین پر رابائیں سنوائی تھی۔ اس سے
صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ بین اس وقت راج تھی اور رابائیں بین کے ساتھ گار شنائی گئی
مگر اس سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا کہ وہ بین موافق بین مردجہ حال کے تھی اور اوسین دگ
اسی طرح بجایا جاتا تھا جیسا کہ اب بجایا جاتا ہے نہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ موافق اسل علم دفن موسیقی
کے رابائیں بطور ترانہ اور خیال وغیرہ کے گائی گئی ہو بلکہ قیاس سے صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ
بجائے تنبورہ کے بین کے تاروں سے صرف آس اور مد و سرون کی آواز کے ساتھ کے میلے
لیجاتی ہوگی اور خوش آوازی اور خوش ادائی سے رابائیں سنائی گئی ہوگی جس طرح اکثر کتب
قصص ایک اداسے خاص اور مدللے دکھ سے پڑھتے ہیں۔ مگر یہ پڑھنا اور شہو اور
گانا اور چیز ہو مگر راگ سے خالی نہیں۔

اور کرشن کنبھا کا جو کمال بانسی اور رقص میں مشہور ہوا ان بیانون سے یہ ثابت نہیں ہو سکتا
یہ دونوں کام بقید اصول علم دفن موسیقی کے کیے جاتے تھے بلکہ ایسا بجایا ہوا کہ جس طرح ان
و شوق ایک عالم ذوق و شوق میں بانسی بجاتے ہیں اور وہ عالم وجدانی میں ناپختہ ہیں بطرح
وہ ناپختہ بہانا تھا۔

سوائے اسکے جو پچھلے اور سوانح مشہور حالات مہاراجہ راجندر اور کرشن اور گرتو بانڈو
اور مہاراجہ اچھواک اور بدھ اوتار اور سکندر کے ہیں انہیں کہیں یہ ثابت نہیں ہوا کہ اس علم دفن
موسیقی کا ان ہندوؤں میں کمال یا عام رواج تھا۔ بلکہ اور معلوم چند مروج اور مشہور تھے اور
انہیں کا سوا سخات ہند میں مذکور بھی ہو مثلاً علم طب بیٹے بیدک اور ہندسہ اور فن
سپاہگری اور علم جوئش یعنی نجوم و جوگ و شاعری وغیرہ فی حیات پختہ نہ تھے نے اپنے وجود
و سبب میں بید بیاس کی تعریف کی اور سکندر بھی ہند سے ایک بید کو اپنے اصرار لیکھا ہے اور
یونانی مورخوں نے بھی اور علوم ہند کا ذکر لکھا ہے و انھیں کہہ کہ علوم متفقوں و دین کی ترقی اور ندین
تو ایسے ضروری ہو کر افسر افسان کی نجات منحصر ہو۔ رہے علوم متفقوں و فنون ایسے ہی عوام
اور بادشاہان وقت کو ایک خاص تعلق ہو اور ہمارے انتظام و حسن معاشرت و ہمیشہ اپنی مروت و

۷۰
پنچ سیک
۷۰

پہنچا ایسے علوم کی ترقی اور تالیف اور تصنیف کتب ہمیشہ جاری رہیں اور وہ اب تک پائی جاتی ہیں
مگر یہ علم دفن ہو سقے صرف ایسے سپند ایک شوق کی چیز ہو یا امر اور اسکو بعد فراغ اپنے فرائض
کے منکر حفظ نفس حاصل کریں یا اسکے پیشہ در اسکے ذریعہ سے قوت یا موت ہم پہنچا دیں۔
پس یہی دو سبب اسکی ترقی کے ہیں مگر امر اور اجلاسے عدد سابق عیاشی و تن پرور غافل تھے
بلکہ محافظ اوقات اور جفا کش اور سیدھے سادے ہوتے تھے اور انکا کام آبادی ملک
و انصاف و مخالفت رعایا تھا یا انہیں میں جنگ و جدل یا شکار علی ہذا اناس علیہین
ملوکم۔ یعنی اسی طرح رعایا بھی اپنے مال اور شغال میں سادگی سے بسر کرتے تھے
یہی باعث ہو کہ اس علم دفن کا سلسلہ اور رواج کتب عدد سابق میں نظر نہیں آتا۔
مگر البتہ جب ملک ہند خوب آباد اور دقت مند ہوا اور بجا بجا اکثر راجہ ہمارا جہ ذی اقتدار
ہوئے اور برہمنوں نے انکے عدد میں رسوخ اور وحشل پایا اور بڑے صاحب اور مندر
عام و خاص کے مرجع ہوئے اسوقت پہلے مندروں میں گولے اور پاتریں اور گائینیں
یعنی زمانے ملائے بکثرت ان مندروں سے متعلق تھے اور وہ صرف اسی نام
نامور تھے کہ مندروں میں باوقات معینہ گایا ناچ کریں۔ مگر اسفراغ اور رواج
بعد زمانہ بدھ کے ہند میں پایا جاتا ہو جو ہزار برس کے اندر فرس کیجا کتا ہیں
پہنچا پنچیمینا سو برس گذرے جب محمود غزنوی نے مندر سوسنا تھ لٹا تھا تو امیں کئی
ہزار گائینیں تھیں اور سات سو برس زمانہ راجہ جرجند والی قنوج کو گذرے جسکے
عروج سلطنت میں قنوج میں پانچ ہزار گمر یا ترون کے تھے۔ مگر ایسے طوائف سے
یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس علم دفن کا عام رواج یا ہر زمانہ میں صاحب کمال موجود تھا۔
بلکہ صاحب کمال ہر ملک اور عدد میں شاذ ہی ہوتے ہیں۔ چنانچہ امیں اکبری میں نسبت
آن سین کے گھاچو کو کہ دین ہزار سال مثل او نشان ند ہند لکھ لکھ تان سین
اسلے درجہ کا شتی گوئیے نیک نہ تھا اور اس مدت ہزار سال میں مثل ہمارا جہ جرجند
والی قنوج اور راجہ پنجاب و چنور و منڈو و کالچو و گوالیار وغیرہ کے اپنے اپنے زمانہ میں
کئی بڑے بڑے راجہ صاحب اقتدار گذرے ہیں گویا آج سے تیرہ سو برس گزرا

نان سین ایک بیشال و شیعہ گویا شمار ہوتا تھا جس سے ہمارے بیان کا ثبوت ہو۔ معایہ ہر
 کو ایسے علم و فن امیر پسند ہیں جب کوئی شخص اپنے شوق اور محنت اور مناسبت طبیعت سے
 کمال حاصل کرے تو اسکی شہرت یا تکمیل صرف قدر و اتالی امر اور حضور رسی ہی ہوتی ہے جو جب
 سے امر کو اس طرف توجہ ہوئی اسی وقت سے اس علم و فن نے بھی ترقی اور فروغ پایا یا بہت
 یہ کسب کمال کن کہ عزیز جان شوی۔

اس قدر پایا جاتا ہے کہ رواج اور تمدن اس علم و فن کی ہند میں ایک زمانہ سے چلی آئی ہے اور کسی
 نہ کسی عہد میں بعض اہل کمال بھی ہو گئے ہوں مگر زیادہ تر اہل کمال کا کچھ ہونا اور بہت
 طرح طرح کی ترقی اور اصلاح ہونا عہدِ شاہان اسلام میں ہی رائج ہند ہوا۔ اسلئے کہ مختلف
 ریاستیں سمٹ کر چند بادشاہوں کے اور اخیر کو ایک ہی شاہنشاہ دہلی کے تحت میں
 اگر ایک سلطنت مستقل قائم ہوئی اس وقت ہند بھر کی ملک اور ممالک فارس اور روم و کسطن
 وغیرہ کے اہل کمال بھی اور زیادہ تر اول عہد شاہنشاہ اکبر میں جمع ہوئے اور گلانے اور
 بھانے والے بھی ایک سے ایک بڑھ کر تھے اس جمعیت اور قدر و اتالی سے یہ فن زیادہ تر
 فروغ اور ترقی اور اصلاح اور ایجاد سے کمال پر پہنچا۔ اور پھر وہ پشت در پشت ہر عہد
 سلطنت میں رائج رہا علی الخصوص عہد محمد شاہ میں بادشاہ کی محویت اور شوق سے اس
 کمال کو پہنچا کہ اسی کا کمال باعث نزول سلطنت ہوا گو یوں کا اقتدار و عروج حد سے
 گذر گیا تھا اور مزاج بادشاہ پر محیط اور امور است مملکت پر ذیل تھے ایسی فراغ بانی نے انکے
 فن کو کمال پر پہنچایا اور بہت گونے نامی نامی اور متعدد زمین نواز اور سازندے کمال
 جمع تھے چنانچہ اجٹاک جو نامی سازندے اور گونے بننے والے تھے یہی یا باقی میں وہ شخص
 کی نسلِ شاہزادوں کے سلسلہ میں ہیں اور فی زمانہ واجد علی شاہ بادشاہ ادوہ کے شوق نے
 ان موسیقی سننے کے طرز پر کمال کو پہنچا دیا مگر ساتھ اسکے گو یوں کے اقتدار نے اس سلطنت کو
 کو بھی کھو دیا۔ غرض زمانہ حال تک چند نامی گونے اور سازندے ہند میں باقی تھے اب پچھلے
 با کمال تو مر گئے اور ویسے میں کاراد کو گونے اب باقی رہے مگر بعض ریاست میں جو باقی ہیں
 فی زمانہ وہ بھی مقدمات میں سے ہیں۔

غرض ہندوستانی ریاستوں میں جو ہندوین موجود ہیں اور انہیں علی الاصلہ اس فن کے لوگ نوکر رہتے ہیں ایسے اسکاچ چاویان باقی چلا جاتا ہے اور جب کوئی رئیس خوقین اور قدردان پیدا ہوگا تو اس فن کی بھی ترقی اور اہل فن کو بھی امید قدر سے زیادہ کمال حاصل ہو جائے گا۔ غرض اسکی یورپ ترقی روز افزون پر ہوا ایسے فضول اشغال و کمال بھی معروض بقدری ذرا پسری ہوگا بلکہ بعض اسکویوب جلتے ہیں اگر کسی حال رہا تو کیا عجب ہو کہ آپس میں ہر اسے نام ہی بعض بالکمال باقی رہیں۔ مگر چونکہ اب ہند کے ہر خطہ اور سواد اور قوم میں یہ فن ہر دل عزیز اور مروج اور عام پسند چیز ہے ایسے یہ فن کو کسی حالت ناپرسیانی میں ہو اور اسے اور جبہ کے بالکمال بھی موجود نہ ہوں مگر سلسلہ رواج بدستور باقی رہیگا۔

عہد محمد شاہ میں جن کار اور خیالیے اور دھریے بڑے بڑے صاحب کمال تھے اور اسوقت تک راگم ہی کا برتاؤ تھا مگر عہد واجد علی شاہ میں راگ کا برتاؤ جاتا رہا اور صرف ٹھمری اور غزل ٹھمری انک نے شاہ پسندی سے رواج اور ترقی پائی اور ناچ اور بھاؤ اپنے کمال ترقی پر پہونچ گیا اور شاہ ممدوح نے غزل اور ٹھمری کا طرز بھی نہایت دلچسپ اور آسان ایجاد کیا کہ اب تمام ہند میں یہی ہر دل عزیز رائج ہو گیا ہے اور بھاؤ میں تو وہ ترقی کی کہ نامی اور قدیمی کھک بھی جھلک معترف اور عاجز تھے۔ طبیعت موزون اور ہمہ تن توجہ بلند اور سپر تمام سامان ناز و نعم و کرشمہ و عیش و خندا و پیش نظر چھہ کمال کیونکر نہ ہو۔

فی زمانہ ٹھمری و غزل و بھاؤ لکھنؤ کا اور گروہ بندہ شوری نے زبان پنجاب میں اخیر ترین ایجاد کیا ہے ہونا رس کا اور خیال رباب کے بالکمال گوالیر میں اور بعض بالکمال ریاست لپور و ریوان وغیرہ میں بھی موجود ہیں مگر ہند بھر سے ملتا آستانہ سلم الثبوت و سند و کامل مفقود ہے اگرچہ سلطنت ہندو لکھنؤ اس فن کے نظیر ہوئی مگر بادشاہ تو اپنے ذوق شوق میں متفرق ہے اور اہل کمال فن موسیقی اپنے عروج و خود پسندی میں سو محو ہے ایسے کو کسقدر کمال و فروغ اس فن کو ہو اگر کسی نے کوئی ایسا اصول قایم اور جاری نہ کیا جس سے ان نقصان کی اصلاح ہو جاتی ہو اس فن یا گانے اور سازوں میں ہنر بالانہ مطنطنہ کمال ترقی و پیش

و عوج کلاؤنت وہ سب نقص بدستور باقی رہے اور تمام ساز اپنے آہنی پرائے فٹن اور طہنڈ پر ہی رائج رہے اور ہین سو نے چاندی اور جواہرات سے سازوں کو زینت دی گئی مگر نہ اس کے فانی نقص دور کیے گئے نہ آئین ایجاد ہوا اور جب تک ہر شر کے تمام نقص اصلاح پذیر نہ ہو جاویں تب تک اس کی خوبی اور کمال قابل اعتبار نہیں۔

اس کا سبب صرف بے علی و بے پروائی ہو اور یہ اصلاح جب ہی ممکن ہو جبکہ شوقین رئیس یا خود استادان فن بشرطیکہ علم و عقل سلیم رکھتے ہین بدل متوجہ دماغی ہون ورنہ یہ طوفان بے تیزی جیسا ابتدا سے آج تک چلا آتا ہو بدستور چلا جائے گا کلکتہ میں چند سال سے چند شوقین ہنگالیوں نے ایک مدرسہ اسکی تعلیم کا قائم کیا ہو مگر جو دیکھا گیا تو اٹھین بھی بجز معمولی تعلیم کے کوئی اور طریقہ اور فکر ان نقصوں کی اصلاح کے واسطے نہیں کی گئی البتہ ایسا مدرسہ ایک ذریعہ اصلاح ہو جب اس کو امیہ توجہ ہو جائے۔

اُن نقص سازوں کا اصلاح طلب ہو جسے گلے کو فروغ ہو مثلاً تنبورہ جیسے خیال اور دھریہ اور ترانہ دسرگم اور راگ گایا جاتا ہو وہ کبھی جب سے ایجاد ہوا ہو اپنی اسی حالت پراسرائی میں ہو اور ایک بڑا جرقہ فیصل اور مل اور بعد ساز ہو اور شکل یہ ہو کہ مردن کے تار ویرین ملائے جاتے ہین اور جلد بے سر رہے ہو جاتے ہین اسلئے گانا روک کر شر ملائے پڑتے ہین اور ملائے یا گانے کا وقت تار کا ٹوٹنا اور باعث دلکشی ہوتا ہو تنبورہ سے غرض صرف یہ ہو کہ گلے کی آواز کو آس اور مدوٹے اور سر روشن ہو جاویں۔ اس کام کے واسطے اگر تنبورہ میں کوئی اصلاح ایسی کیجاوے کہ یہ سچ موقوف ہو جاویں تو کچھ بڑی بات نہیں ہو یا یہ کیجاوے تنبورہ کے ہو کہ کوئی ساز ایجاد کیا جاوے کہ ادنیٰ حرکت یا اسانی سے مثل آواز تنبورہ کے یا اس سے بہتر اس اور آواز اُن مردن کی پیدا ہو سکے جس سے باطنیان خاطر گویہ کے گلے کی آواز کو مدوٹل سکے۔

انگریزی یا جوں میں ملاوہ بیافو کے بعض دم کش چھوٹے ساز آتے ہین کہ اُن سے صحیح اور خوش آئند سر پیدا ہوتے ہین۔ دوسری غرابی یہ ہو کہ گویہ کی آواز کو تنبورہ سے پہلے محوہ بڑے تنبورے پر ہی گانا ہو موزوں یہ ہو کہ اگر گلے کی آواز سے تنبورہ کے سر پرست نہ ہوں تو یہ برابر تو ہوں۔

اس سے بڑھ کر کچا وجہ اسکو خوش قطع کرنا اور اسکے نقصون کی اصلاح کرنا بھی مشکل نہیں جو کس شکل سے ٹھونک کر اس کے سر درست کیے جاتے ہیں اور پھر جاتے ہیں۔ مگر اگر بڑے عمر کے بچے سے ہو جائے تو کان بند کر کے پھر ٹھونکنے اور مہر لانے کی ضرورت پیش آتی ہے اور بسبب اس کے قبیل اور طولانی ساخت کے بجائے مین طاقت جسمانی بہت فرج ہوتی ہے اگر طبع ایجاد پسند اور ذکی ہو یا کوئی امیر اشتہار انعام دیکر چاہے تو خواہی ہی کھسا وجہ ان نقصون سے پاک ہو کر سبک اور درست ہو سکتی ہے یا کوئی اور ایسا ساز یا مسکاف قائم مقام ایجاد ہو سکتا ہے جو کچا وجہ کا کام دے اور وہی گمک اسمین موجود ہو اور اس قدر نور اور شکش اور کاش کی ضرورت نہ پڑے علیٰ ہذا ملاحظہ۔ ان دونوں ساز میں کوئی ایسی اسپرنگ یا مکانی یا جگر لگایا جاوے کہ باسانی اور جلد اس کے سر چڑھ اور آتر سکین اور ساخت میں نزاکت پیدا کیا جاوے اور سر کی جگہ گونج کے وسائل بڑھا دیے جا دیں جس سے آواز میں گمک اور لو میج جو آواز اس سے زیادہ بڑھ جائے اور قہ کچا وجہ اور مہر کا مختلف کر دیا جاوے یعنی جس درجہ کے گویے کی آواز ہو اسی کے مناسب ساز کی آواز ہو یہ بات جب ہی ممکن ہے جبکہ قدس ساز کا چھوٹا بڑا بنایا جاوے گا ورنہ بڑے ساز کی بلند آواز سنگین آواز میں کم آواز اور باریک آواز گویے کی دب جاتی ہے اور یہ بڑا نقصان ہے۔ علیٰ ہذا مین اور ساز کی جگہ پر دے اور مرون کا ملانا اور قائم رکھنا خالی از مشکلات نہیں اور باوجود اس قدر ورجال کے پھر بھی مین کی آواز نہایت پست اور ٹھس ہو جائے گی جیسا عمدہ ساز پر آئینہ دار کی آواز بھی پستی اور زیادہ اور باج مین ترقی ہو۔

گو عادت سے ان سازوں کا استعمال گوارا ہو مگر اصلاح اور ایجاد سے انکی مشکلات آسان ہو جائیں اور جیسا کہ ان نقص قدیم کے اور غریبان پیدا ہو جائیں تو کیا اچھی بات ہے۔ طباعی جب انکو عدم سے وجود میں لائے تو انکی ترقی خوبی اور رفعت سے کیا دشوار ہے۔ شکستہ نمٹ لکھا آسان نہ شود و دیکھو صناعتان یورپ نے ایجاد طبیعی سے اپنے مکی سازوں کو کس رتبہ ترقی پر پہنچایا ہے اور پہنچاتے چلے جاتے ہیں اور اسلئے انکی قدر اور انھیں سہولیت دینا چاہی جاتی ہے۔

ایک خرابی یہ کہ اگرچہ ساز ہاے ہند ویسی گانے کے ساتھ کے واسطے نہایت موزون اور مناسب ہیں مگر مثل کچھ اور طبلہ و سارنگی و مجیرہ کے گانے کے ساتھ وہ اس بے تمیزی اور نامی سے عادت قدیماس زور شور سے بجاتے ہیں کہ گانے والے کی توازن جاتی ہو اب گانے والا ایک یا دو شخص ہم آواز ہیں اور اسکی سنگت میں ساز بلند آواز کئی ہیں سینے کچھ اور و تنبورہ اور مجیرہ اور سارنگی یا صرف طبلہ اور و سارنگی اور مجیرہ پس اس مجموعی آوازوں کے سامنے ایک دو گانے والے کی آواز خواہ خواہ پست اور دبی ہوئی ہوتی ہے گو تھر ایک ہوں مگر جب اصل گانے والے کی آواز دبی رہی تو اسکی باریکیاں اور خوبی و دلچسپی بہت کم ہو جاتی ہے خصوصاً آواز کے دبے بہنے سے جب وہ زیادہ زور لگا کر گاتا ہے تب آواز کا رس اور گدازگی اور اثر اور بھی کم ہو جاتا ہے اور اسپر یہ طوفان بے تمیزی کہ کچھ اوجی اور طبلہ اپنے اظہار کمال کے واسطے جدا اپنے پر نہ راز مار کر کمال شور شن اور سینہ زوری سے اڑتا ہے جس سے سامعین کے کان اور زبان پریشان ہیں اور مکان استعد کو گنج رہا ہے کہ کانون کے پردے پھٹے جاتے ہیں مگر انکو اسکا کچھ خیال اور پروا نہیں کہ مکان کس درجہ اور شان کا ہے اور اس آواز سے اسکو کیا مناسبت ہو یا سامعین کس دل اور دماغ اور مزاج کے ہیں یا وقت اور موسم اور صحبت کسی سے غرض وہ اپنے جوش خود نمائی میں اندھے بہرے ہو کر استعد سرگرم شورش ہوتے ہیں کہ سامعین بمقدار شہر سودی ہو جاتے ہیں اور یہاں حصول لطیف سماع کے اس سے نفور ہو کر گھبراتے ہیں فرمایے جب سامعین کی طبیعت کو وحشت ہوئی اور دل اوجھاٹ ہوا تو گانے بجانے اور سننے کا کیا فائدہ ہو بلکہ در دہر ہو شعر پنبہ ام در گوش کن تا شنوم یہ یاد رہے کہ شائے تا بیر و ن روم ہو جس طبیعت کے کچھ اوجی اور طبلہ ہیں اسی عادت کے سارنگیہ اور مجیرہ نواز بھی ہیں چنانچہ وہ بھی اپنے اظہار کمال کے لیے دل کا حوصلہ نکالتے اور زور شور سے بجاتے ہیں اس سے اوجی شورش بڑھ جاتی ہے۔ علی ہذا سارنگیہ اپنی سنگت کے ساتھ گانے کے وقت میں نہ اپنی سارنگی میں بیٹے ہیں کہ گانے والے کی کبھی لے نہ جائے۔ غرض گو یہ اور سازندہ دل کا قول ہے۔

ایک غول بیابانی بن جاتا ہرگز اسکے کہ صر سب کے ایک ہیں اور کسی بات میں پورا ساتھ نہیں سب انہی اپنی راہ ہوتے ہیں۔ یہی باعث ہے کہ اس جو شش آئندہ دلہند گانے بجانے کا پورا اثر اور دلچسپی حاصل نہیں ہوتی اور جو اس سے متعود ہو۔ دیکھو بجھنے سے کار و سلطنت و لفظ گونش نہ شہر ہوا کے نشہ یہ ہیں کہ تال سے ملے ہوئے پس اس طرح گانے یہ بجانے والوں کا بھی تال سے پورا ہونا پیا ہنسنے۔

جہاں چکری اور بحث اور لعل آزمائی اور تہ المہ و بان اس شورش کا مضائقہ نہیں اور وقت تعلیم کے بھی ایسی جودت دکھانی ناموزون نہیں مگر جب کسی دربار یا محفل یا جلسہ میں مقرر واسطے بچھانے کے گانا بجانا ہو تو غور ہے کہ اس موقع پر گانے والے کے توجہ اور آواز کا اندازہ ملحوظ رکھ کر انکی مناسبت سے اس سہولیت اور تال میل سے بجانے جاویں کہ گانے والے کی آواز نہ دوارہ سے اور اس کا پورا ساتھ بلکہ اتباع ہو اور جو تال گویا لیتا ہو وہی سارنگی سے اور وہی پر تال بلیا یا پکھاوج سے نکلے یا صرف سیدھا سیدھا گویے کا ساتھ کرے غرض سازندے گویے کے قطع و قطعہ ہیں نہ کہ گویہ انکی سنگت پر مجبور ہو کر لکھا ساتھ کرے۔ اگر اس طرز خاص سے گایا بجایا جاوے گا تب ضرور گانے والا اپنی حد قدرت کمال تک اپنے طرز پر کشادہ دلی سے خوب کھل کر گاویگا اور ایسے تال میل سے لطف بھی حاصل ہوگا اور گانے والے کے کمالات بھی بخوبی ظاہر ہونگے اور سننے والے بھی مخطوط ہونگے۔ اور سامان بندھ کر جو اثر خدا واد کہ ساز اور آواز میں ہو وہ سامعین پر بخوبی نمایاں ہوگا اور یہی گانا سننے کا مقصود ہے۔

اسی طرح جو بین کاریاں ستار نوں یا ربانی یا سارنگیا وغیرہ صرف اپنے ساز کو سنانا چاہے تو لازم ہے کہ انکی سنگت میں بھی جو تنبور و یا سارنگی اور پکھاوج و طبل یا دھولک یا صر تیان یعنی ایک فرد طبل کا ہودہ بھی رعایت اور احتیاط سے صرف اصل سازندے کی تاکید و تقلید میں بجاتا ہوا دے۔ مقصد یہ ہے کہ خواہ گویا ہو یا سازندہ جس کا سنا منظور ہو اور وہی میل مقصود ہو و بخوبی نمایاں رہے اور جو اس کا لازمہ صرف انکی تاکید و تئیں کے واسطے ہر وہ صرف اس کا ساتھ دے کہ اصل گانا بجانا انکی شورش سے دب نہ جاوے اور اپنا جو ہر کمال

غیر ہر اور اتباع سنگت کے آزادانہ طور سے بخوبی دکھا اور سناسکے۔

جس قدر اس سنگت اور ساز کا ان اصول سمجھا لگو جانا ضرور ہر اسے قدر بلکہ اس سے زیادہ خود
گوئی کا سمجھا لگنا اور عیوب اور نقص سے چھٹا نہ ہونے واجب ہے جو واضح ہو گا بڑا مشکل فن ہے چاہے
اصل اس کے علمی اصول سے آگاہ ہو اور اپنے استاد سے صحیح سیکھا ہو اور برسوں کی محنت، مشق
اور عرق ریزی سے اس کو کمال پر پہنچایا ہو تب وہ اس قابل ہو گا کہ دوسروں کو خوش کر سکے
اور اہل فن سے داد حاصل کرے سازوں میں بین اور اس کے بعد ستار اور ریاب اور
سارنگی شکل ساز ہیں اور گانے میں ترانہ، عربیہ اور خیال بڑا مشکل ہے اس کے بعد پٹہ۔ اگرچہ ٹھمری اور
غزل، بظاہر آسان ہیں مگر وہ بھی اپنے رنگ و عنک میں کمال کے ساتھ گانا خالی از شکست
نہیں انکی خوبی بھی یہی ہے کہ وہ اپنے رنگ میں گائی جاوے مگر جو ایک قسم کے گانے والے ہیں
جب وہ دوسری چیز گاتے ہیں تو اپنے ہی طرز خاص میں اس کو بھی گاتے ہیں مثلاً خیالیے
لے پٹہ ٹھمری غزل کو خیال انگ کر کے اور پٹہ گانے والے خیال کو پٹہ انگ کر کے گاتے ہیں
یہ سب سرب غز گویے سمجھاؤ جو کامل اور ہر رنگ و عنک پر قادر ہیں وہ جس شے کو گاوینٹے
اسی کے طرز اور رنگ پر گاکھینٹے ہی خوبی اور کمال مشافی ہر اور یوں ہی گانا چاہیے۔

ساز سنانے کے واسطے بھی گانا جانتا مقدم ہے بولنے گانا سیکھے کوئی سادہ صحیح بجا نہیں سکتا جب تک
رنگ راگنی کی صورت معلوم نہ ہوگی اور تان بٹنا سکے سے نہ جانتا ہو گا تب تک ہاتھ سے
ستارہ اور بین وغیرہ سازوں میں کیونکر دوا کر سکتے ہیں یعنی ہاتھ اور ساز گویا گلے کی نقل ہو۔
اگرچہ سنتے سنتے بھی ہوشیار آدمی راگ۔ انکی اور تال اور تان پلٹ سے واقف ہو جاتا ہے اور ایک
ملکہ حاصل کر کے اس کے عیب و صواب جانتے لگتا ہے مگر اس کو کن ریہا کھینٹے گئی بھی ہو گا بھ
خوب باقاعدہ گانا بجانا جاتا ہے اور ساز سے زیادہ تر گلے سے گانا مشکل ہے جب ایسا شوق کرے
اور چاہے کہ اس کو صحیح طور سے سکھے تو لازم ہے کہ اول سرون کی ایسی مشق کرے کہ انکے تاروں
پر بخوبی قادر ہو اسیلے کہ راگ کی جان سر میں وقت مشق آخر شب خوب ہے جب کھانا نہ قسم ہے
اور حوایج ضروری سے فراغت پائے اور عالم تنہائی ہو اس وقت سرون کی مشق کرے
معدہ خالی ہو گا اور بلحاظ تنہائی طبیعت یکسو اور سبک اور ہمہ تن آمادہ اور متوجہ ہوگی۔

اور حق الوسع مکان بھی بند ہوگا اور سہ اپنے اندازہ اور قاعدے سے گلے سے ادا ہو گئے اور خود اسکا عیب و صواب نظر آئیگا اور وہ ایسے روشن اور صبح اور خوش آئند پیدا ہونگے کہ خود شائق کو لطف حاصل ہوگا مبتک طبیعت آمادہ اور متوجہ بہ مشق کرے جب تک جلسے یا دل گریز کرے یا آواز کام نہ دے فوراً چھوڑ دے۔ غرض گانے کی اصل آواز اور سر پر جب آدمی سرون اور سپنک پر قادر اور اسکا بخوبی ماہر ہو گیا پھر لگا اسکی صورت میں گانا اور تال پلٹ وغیرہ پیدا کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ تان پلٹ صرف آواز کا زیور ہو رہتا ہے راگ راگنی کی شکل اور گانے کی تاثیر جو کچھ یہ وہ سیدھے اور سپاٹ گانے میں اور سپاٹ سرون میں ہی ہو چاہیے کہ اپنے دل اور دماغ اور قوہ اور حد آواز کو جانچ کر ایسے سرون میں گاوے کہ اس درجہ آواز پر بلا جبر بخوبی و باسانی قادر ہوگا اگر کسی پست یا بلند آواز میں گاوے گلیچننا دیگا جب سرون اور سپنک پر مشق سے قادر ہو جائے اور خوب دم بڑھ جائے ایسے دم بڑھنے پر ہی مہارت درستی ہو اور راگ راگنی کی صورتوں سے بھی واقف اور تال سے ماہر ہو باوے تب تان پلٹ کی مشق کرے اور تان ایسی صحیح ہو کہ نہ بے سہری ہو جائے نہ تال سے باہر جائے نہ اس راگ راگنی سے باہر ہو جائے معمولی اور بندی ہوئی تانیں معتبر ہیں جو استاد سے صحیح پہنچی ہوں یا کسی استاد سے شکر اخذ کی ہوں۔ ہمیشہ ہر زمانہ میں ہر شخص اپنے زوہ طبع اور مشق سے تانیں ایجاد کرتا چلا آیا ہے اگر یہ خود بھی جو طبع سے خوش آئند تان ایجاد کر کے سپر قابو حاصل کرے تو وہ بھی معتبر ہو غیر معتبر صرف طبعی تان ہو جو اتفاقاً تہ گلے سے نکلے اور پھر چاہے تو اسکو دوبارہ نہ لے سکے یہی معصوب وغیرہ معتبر ہو گو کسی ہی خوش آئند ہو مگر اسکا اعتبار نہیں۔ اسکا گریہ ہو کہ اپنی آواز اور طاقت کی مدیہ خود عانتا ہو پس اسی کی مناسب تان لے اور دوسرے کی دیکھا دیکھی سے انفراداً قہر لٹا میں نہ پڑے۔

کمال خوبی تان کی یہ ہو کہ ایک ہی دم میں ثابت تان آوے اور دوم درجہ کی وقت تان کہ تھرن کے پڑھاؤ لینے رو ہی تک نصف تان لے اور آروہی لینے اوتار میں دوسرے دم میں پلٹ اور تان پوری کرے۔

اور اس کے خلاف اگر چہ پڑھیں یا محض اوتار میں دم توڑ توڑ کر تال کے کئی ٹکڑے کرے
یہ نہایت معیوب ہو بجائے لطف کے لیے گویے کویشانی اور سامین کو نفرت ہوتی ہو
گو ایک ہی دم میں یا دو دم میں تان پوری ہو مگر کچھ ہی دیر میں تان پوری ہو مگر کچھ ہی دیر میں
اور رنگ و حنک سے تان شروع کی ہو ایک یا دو سانس میں اسی شان سے تان پوری
ہو جیسے اسی میں گلے اور سر اور راگ کا پورا رنگ قائم رہیگا اور اس کی گہری عجیب
تاثیر پیدا ہوگی اور اپنے آپ کو بھی مزا آئیگا۔ ورنہ آخر وقت میں دم گھبرا گیا اور سانس
پھول گئی تو سرون میں وہ روشنی اور خوبی نہیں رہتی اور اسی سے وہ تان پلٹ خوش آئند
بھی نہیں ہوتا۔ اب عادت اور رسم سے گوئیوں میں یہ عیب ہو کہ گویا عیب تان پلٹ میں
ہوں مگر صرف تال اور رسم پورا ہو جائے ہی بڑی غلطی ہو۔ گانے کی اصل تار اور پھر راگ
وتال ہی چاہیے کہ میون اصول کی رعایت کیساں ہو یعنی سر پڑی شان اور حزن و خوش آئند
قائم رہے اور راگ اپنی صورت اہلی پر قائم رہے اور تان پلٹ میں تال اور رسم اپنے فائدے
سے قائم رہے جب گانا ہو۔ تال صرف وزن اور اندازہ ہو چاہیے کہ تان پلٹ اس کے دیر
اور اساط سے باہر نہ ہو جائے مگر یہ نہ چاہیے کہ بہر اور کاتھش سے سرون کو اور تان پلٹ کو
تان کرسم پڑا لاجاے گو وہ خوش آئند نہ ہو۔ اول چاہیے کہ سنان بانہ منے اور تاثیر پیدا کونہ
کے واسطے سیدھے اور بپاٹ سرون میں کا دے جب راگ کا رنگ جمادے اور سنان
بند جمادے اور اس سے لوگ مخطوط ہو لیں تب چاہیے کہ اپنے سر اور داور تان پلٹ اور راگ
و حمار کا کمال دکھائے مثلاً بڑا وغیرہ سر و اس راگ میں نہیں لگنے کیقد انکار رنگ قصدا
ملا کر دکھائے مگر اس خوش اسلوبی سے ایسے موقع پر آڑے اور بڑا سر لگا دے کہ راگ بڑھ جائے
بلکہ خوش آئند ہو وہ قدرت جو سرون کی اس مشق سے حاصل کی ہو یہاں کام آتی ہو۔

علی ہذا دو سر سے راگون کا رنگ اس راگ میں کہیں بطور چاشنی کے لگا لگا کر دکھائے
اس سے عجیب لطف پیدا ہوتا ہو اور واقفان فن سے دلچسپی ہو۔ مگر یہ بات بھی جب ہی ہر سر ہوگی
بیکہ شانی سے ہر راگ کی سمت سے گانے اور بتاؤ پر قادر ہو چکا ہو اور ب راگ کی صورت اس کے
وہ میں خوب محفوظ رہی علی ہذا تال کی آڑ اور رسم کا جب بے جگہ دیکھا نا اور انظار سے جب کمال

تھیں سمیعین میں اگر گو یہ قدرتی بداواز نہواور اس پابندی سے اصول پر عمل کرے
جب تک تندرست رہیگا اور تو اسے جسمانی میں نقص اور کمی نہ آوے گی ضرور صاحب تاثیر و ہر دل خیز
اور نامی گرامی ہوگا مگر معذرا جو غذا اور حرکات آواز کے لیے مضر ہیں ان سے بھی احتیاط کرنا
ضرور ہے۔ جب پیادہ یا زیادہ چلیگا اور محنت سادہ اور حرکات اینٹ و پیاری اور عیاشی اور
پر خوری و بنجواں سے اس کے دم کو نقصان پہونچے گا ضرور آواز خراب ہو جاوے گی گو وہ کتنا ہی
گائے مگر مرث راگ اقبال کا لطف باقی رہیگا مگر جو گانے کی جان ہوئے شہر کی روشنی اور
گمگ اور آواز کی کھٹک میسر نہ ہوگی اور تاثیر اور مزہ اسی میں ہے۔

سوائے کمال فن و موسیقی کے گو یہ کو علم نوشت خواند بھی بقدر احتیاج و حاجت سے ہو ورنہ بغیر علم
کتابی کے کثرت نقص پہونچتے ہیں۔ پوری تکمیل جب ہی ممکن ہو کہ عمل کے ساتھ کتابی علم موسیقی بھی
حاصل ہواور گائے میں محنت الفاظ بھی لابد ہواور وہ صرف کتابی علم پر منحصر ہے جس طرح ویرپ
اور ایران وغیرہ میں سازندہ اور گو یہ لکھے پڑھے ہوتے ہیں اسی طرح ہند میں بھی عویشا مان
چھتہ تک خواندہ ہوتے رہے مگر بعد زوال سلطنت کے کتابی علم بھی اس فرقہ سے جدا ہوا
علاوہ محنت الفاظ اور طاقت علمی اور درست فہم اور طاقت لسانی وغیرہ کے ایک ادنیٰ
خوبی یہ ہو کہ ہایون کو ایک خواندہ یعنی ایرانی گو یہ نے ہی مرث اپنے جوہر علمی سے حفاظت
کی وہ غزل گاکر دلا یا جو مناسب حال ہایون تھی ہایون جب کہ خسہ اسان میں بارادہ یا ہفت
شاہ طہاسب کے پہونچتے تھے یہ بات مرث علم سے ہی اس گو یہ کو حاصل ہوئی کہ اسکا وہن
اس غزل مناسب حال کی طہف منتقل ہو گیا جسکے سنتے ہی خود ہایون اور سارے دنیا
ہایونی پر عالم رقت اور کیفیت وجدانی طہاسی ہو گئی وہ غزل یہ ہو۔ غزل

ہایون کشور کے کا زشتہ شاہ ہے زمین باشد	مبارک منزے کان چرخ را ما چہ چین باشد
ندج و راحت گیتی مرغان مشوخہ م	کہ انداز جان گا ہے چنان گل ہے چین باشد

جب تان بلڈے تو ضرور ہو کہ انکو ایسے صر و ف میں ادا کرے جن میں مد صوت جائز ہو مثلاً
اھن یا یا وغیرہ یا جو صر و ف متحرک ہیں انہیں بلا حصرہ و اکراہ اسانی سے مد صوت ممکن ہو
بغلاف صر و ف ساکن کے یا جن صر و ف میں صوت شکل ہو کہ یہ فعل ہیوت بد نما ہو

علیٰ ہذا انگٹری اور تحسیر اور زمر نہ اور آرجا رسون کے سب ایسے ہی الفاظ اور حروف
مین آسان اور خوشش آیند اور موزون ہو۔

اسی طرح نکی مین یعنی ناک کی آواز اور غنہ سے گانا یا جیڑے مین آواز دبا کر گانا مکرہ ہو۔
مگر کوئی موقع مناسب پر بطور چاشنی کے ایسے اداکر یا خالی از لطف نہیں۔

اور بعض مواقع پر الفاظ کی تکرار خواہ واسطے پورا کرنے نال اور رسم کے یا ایک اداسے
خاص سے عموماً معمول ہو مگر یہ ایک غیر ضروری اور محض فصول حرکت ہو۔ حتیٰ الوسع مثل
گیت اور نغمہ کو بلا تکرار الفاظ کا واسے اور اگر کہیں تکرار قصد کرے تو اسی گیت کے
بول کی تکرار کرے اسکے سوا اور زائد الفاظ اجماعی اور ارے اور ایا اور باغی وغیرہ

نہایت لمون دبے معنی و فضول و مکروہ ہیں۔ بعد ازان علیٰ اور علی رعایتوں کے ایک
خاص احتیاط ضروریات سے ہر نے گاتے وقت صورت کا نہ بگڑنے دینا اور بکشاوہ

پیشانی کا ناور یا تھم پیر نہ مارنا یا اور ایسی فضول حرکات نہ کرنا ایسی حرکات یا توروں پر سید اور جبہ
طبیعت سے اس وقت پیدا ہوتے ہیں جب کہ اپنی جد طاقت سے تجاوز کر کے خلاف

ہدایت بالا گائے فی زمانہ بعض گویوں نے یہ فعل قصداً اس خیال خام سے اختیار کیا ہو
کہ اسکو اپنا نمونہ کمال جانتے ہیں تاکہ یہ معلوم ہو کہ یہ تان پلٹا اس قدر زور طلب اور مشکل تھا۔

اسی سے انکی حرکات موجب تشغیم ہو جاتے ہیں اور سامعین نفور۔ جب ایسی حرکات سے
جمعیت خاطر نہ ہو بلکہ سامعین پریشان خاطر ہو جائیں پھر سنان کیونکر بندھے اور تاثیر

کیسے پیدا ہو۔ بلکہ تاثیر اس وقت ممکن ہو کہ سازندہ اور گویندہ سب ہمہ تن توجہ ہو کر تال میل سے
لیگل ہو کر گائیں بجائیں اور سامعین مبر و سکوت سے سنیں تب گانے اور سننے کا لطف ہو

ور نہ زردان و دروہر خریدن عیث سلور جب گویے کی آواز اور طبیعت یلہ می نہ دے متعاً
موقوف کر دے بے لطف گانے سے نہ گانا بہتر ہو مگر سازندہ اور گویندہ کو یہ سب آہ

اور رعایتیں ضرور ہیں اسی طرح سامعین اور کہیں کے لیے بھی اس قدر رعایتیں لازم ہیں کہ کلام
مناسب وقت اور موسم کے ہوا و جلسہ و صحبت یلہ بار بھی ایسے ہی لوگوں کا ہو جو شوق سننے

اور سمجھنے والے ہیں اور شور و غل نہ ہو اور جب تک سنا منظور ہو مبر و سکوت سے ہمہ تن

بدل متوجہ ہو کر سننے اور صرف موقع دیا دین و رند سکوت ہی بہتر ہے اور یہ جو شیب بھر جگا جگا اور گوا گوا کے تھکا کر جبراً سنتے ہیں نہایت بے کیف و خلاف عقل ہے۔ جب نہ کیجیں کہ اب کسی ضرورت یا کسل یا بیداری سے طبیعت منتشر ہے اسی وقت محفل برخواست کریں غرض بغیر توجہ قلبی جبراً سننا محض تفتیح اوقات و گناہ بے لذت ہے غرض گانے بجانے اور گانا سننے کا لطف صرف ایسی ہی صحبت خاص و تخلیہ پر منحصر ہے جس میں بغیر جنس اور نا آشنا سے فن موسیقی محفل صحبت نہ ہو ورنہ دربار اور حبش اور بیاد شادی اور عرس اور چکری اور حقپاش میں جو رسم و روق کے سننے کا کچھ لطف نہیں ہے اتفاق سے کسی وقت سنان بندہ جلا اور تاثر کا پیدا ہو جانا اور بات ہو سدر۔

در اصل یہ ظلم و فن موسیقی اور گانا اور ساز کا سننا قطع نظر اسکے کہ شرفاً نا مشروع ہے مگر فی نفسہ انسان کے واسطے خراب اخلاق اور زہر نہیں ہے بلکہ اگر حفظ اوقات اور واجبی مراعات سے وقت خاص پر سے توفیر و قدرت فی اثر خدا واد سے تسکین خاطر اور حضور و وقت قلب و رحمہ لی اور تصفیۂ قلبی حاصل ہو تا ہے اگر عادت یا عدالت یا غیظ و غضب یا قلق و عصبیت پریشان خاطر کی کے وقت سننے تو ضرور حالت انسان بد لجاتی ہے اور اس سے نتائج نیک پیدا ہوتے ہیں مگر ایسا سننا انھیں حافظ اوقات صاحب عقل سلیم اور خاص اشخاص و صوفیہ کا کام ہے جو افراط و تفریط میں نہ پڑ سکیں ورنہ جہان حد سے تھجاندہ ہوا ہوا رفتہ رفتہ اس ذوق شوق کا گردیدہ ہوا پس سچا ہے نہ کہ عیب ہو کہ وہی انجام مکملتا ہے جو محمد شاہ اور واجد علی شاہ دیکھ چکے ہیں جنکے عہد میں ان گویوں کا عالم طوا لث الملوکی باعث زوال سلطنتیں ہوا۔ غرض ہر حال میں اعتدال شرط ہے۔ خیر الامور اوسطہ۔ جو لوگ اس فن سے نا بلند ہیں وہ صرف مضمون خیال و ڈبہ و ٹھمری و غزل پر سمجھتے ہیں یا صرف سرون سے حظ پاتے ہیں اسلئے کہ راگ سے انکو مس نہیں۔ اور جو راگ کو پہچانتے ہیں انکو صرف بین یا گلے کے الاپ سے لطف آتا ہے اور تمام کیفیت صرا اور تان پلٹہ اور راگ رنگ کی آئین بخوبی نمایان اور دیکھ پھپھوتی ہے۔

بعد اسکے سرگم و تارناہ اور اسکے بعد تہہ و عمرہ و خیال کا ہوا راگ پسند اور موسیقی دان لوگوں کو پٹھری

غزل سننے سے نہ طبیعت خوش اور سیر مجوزہ اسپر توجہ نام اسلیے کہ آئین تان پلٹہ اور
 سر آواز کی گنجائش نہیں نہ آئین ناگ اور اس کے لوازم کے سنانے کی وسعت ہی یہ طرز صرف نقل محفل
 اور عام پسند اور محض گن رسیدن کے واسطے ہو بس چونکہ مرد میں قدرتی طاقت اور جبلت تو بجا مانی
 زیادہ ہو اور خلقت میں مرد عورت سے قوی ہر اسلیے اسکا دم بٹا اور آواز قوی ہو اور آئین گنگ اور
 روشنی بھی زیادہ ہو اور ناگ گانا اور بے تنایہ کام طاقت کا ہو لہذا ناگ گانا جس سے مراد ہو وہ صرف
 مرد کے واسطے ہو ورنہ عورت کے سننے سے لطف آتا ہو باقی پتہ ٹھمری غزل ترانہ یہ محض عورت
 کے واسطے زیادہ ہے جتنے قوہ اور آواز اس کے لیے موزون اور مناسب ہو اور جب مرد بے تنانہ گانا گاتا ہو۔
 عورت کی نقل معلوم ہوتی ہو اور وہ لطف اس سے حاصل نہیں ہوتا مرد کی آواز گداز اور مردانہ اور
 اس گانے کے واسطے جو بھلاؤ لازم ملزوم ہو وہ بھی عورت کا کام ہو گونہ کو کھٹک خوب کو تے میں اور
 وہ اس فن کے استاد ہیں مگر آپر بھی موزون نہیں ہو بلکہ وہ عورت پر ہی موزون ہو مٹی ہذا جب کوئی
 عورت مردانہ گانا یعنی خیال و حرید الابل گاتی ہو اسکی حالت سے آئین بھی مردانہ بن آجاتا ہو اور پھر
 جو حق اس مردانہ گانے کا ہو وہ مرد کے واسطے موزون ہو وہ لطف نعمہ عورت سے حاصل نہیں ہوتا
 اگرچہ عورت کی خلقی نرم اور نازک آواز دلچسپ ہونے سے خوش آئند اور دلپسند ہوتی ہو
 مگر جو حق اس قسم گانے کا ہو وہ اس سے حاصل نہیں ہوتا وہ صرف مرد پر ہی منحصر ہے۔ الحق
 ہر کار سے دہر مرد ہے۔ کیونکہ اس قسم کا مردانہ گانا نہایت کٹھن اور شکل اور زور و طلب ہے
 اسید واسطے ابتدا زمانہ سے آج تک کوئی عورت مثل صاحب لمال مرد کے سنی نہیں کئی
 اور جو وہ چلانی گرامی و حرید خیال گانے والے طایفے سننے لگے اگرچہ وہ عورت میں مینا
 تھے اور خیال و دھرید مجمع گاتے تھے اور انکا یہ گانا خوش آئند اور کسمائی تھا اور ہتلون
 فن سے حاصل کر کے شوق کو اپنی حقد رت تک پہنچایا تھا مگر تاہم وہ مردانہ گانے کے
 ہم پلہ ہرگز نہ تھے۔

اور جب گویہ عمر کو ملت کو پہنچے اور طاقت جسمانی جواب دے اور ضعف کبر سن سے آواز
 ملات اور کھٹک اور گنگ جاتی ہے علی الخصوص جب و انت کم ہو جاوین تب گانازک
 کر کے اسلیے کہ گو وہ کیسا ہی کمنہ شاق ہو مگر سر اور سانس اور تان پلٹہ پر شکوہ قدرت نہیں ہتی

اب اسکا کام یہ ہو کہ شاگردوں کو بتائے اور خود نہ گامے اور نہ اُسوقت کے گمانے سے
 اُنکے اگلے کمالِ شہرت کو بھی بُنہ لگتا ہو اور سامعین کی نظروں سے گرجاتا ہو۔
 یہی حال سازندہ کا ہو مگر یہ نسبت گو یہ کہ سازندہ پھر بھی بعالمِ ضعیفی ساز کسی قدر متواضع
 بجا سکتا ہو اگر گویوں اور شایعین اور والیان ملک کو اپنے سامان گانا بجانا اور آئندہ چرچا اور
 اُنکی اصلاح اور کمالِ باقی رکھنا مد نظر ہو تو آسان سبیل یہ ہو کہ ہفتہ وار ورثہ پانزویہ روزہ
 ایک خاص جگہ پر چکری مقرر کر دیں اور اُسکو خاص قواعد کے ساتھ مضبوط کر دیں تاکہ ہر شخص
 سازندہ اور وفوا زندہ مقیم اور مسافر اور نوکر اور غیر نوکر کی بجائیا کرین اور اُنکی شش محل
 اور مقابلہ اور مختلف صادر و وارو کے سُنے و سنانے سے یہ علم ایک حد تک باقی رہے اور
 جو بہ کمال کو علی الخصوص ملازمان ریاست کو ہر کس دنا کس شتاق شن نہیں سکتے وہ اُنکو آزاد
 طور سے باسانی شن سکین مگر ایک ذرا اول وقت جلسہ ہوا کرے یعنی مسجد سے چاشت تک
 اور روزِ سہ پہر سے شام تک اور ایک روز بعد شام سے نصف شب تک اس میں یہ فائدہ ہو
 کہ ہر وقت کے راگ رگنی بجانے میں آجاوینگے اور اختلافِ موسم بھی مانع نہ ہوگا اور درجہ
 سُنے والے بھی شن سکینگے اور اُسکے ضروری مصارف بھی اُسی کی آمدنی ٹکٹ سے کالے
 جاوینگے یعنی ہر درجہ کا ٹکٹ قیمتی مقرر ہو جاوے اور ہمیشہ آنے والوں کے واسطے چند روپے
 ہر علم فنِ مشق اور چرچہ سے بڑھتا ہو اور باقی رہتا ہو اس فن میں جو اتری ہو ضعف اور
 نقص اگلے اسکا ایک باعث یہ بھی ہو کہ کوئی چکری اور جلسہ خاص شہروں اور ریاستوں
 میں مرمی نہیں۔

بمخلاف ہنر کے ملک یورپ میں باوجود ترقی تہذیب اور شایستگی اور علم و عقلِ شو
 کے اس فن کے لیے بھی تعلیم اور ترویج کے وسائل اور قواعد جاری ہیں اور تماشاکار ہین
 مقرر ہین جو ان کا ملان فن کو اپنے اظہار کمال کا بے شکلف موقع ملتا ہو اور اُنکی قدر و فدا
 عظیم ہوتا ہو اور یہی باعث ترقی ہو۔ اور ہر درجہ کے سامعین کو بھی ہر درجہ کے ٹکٹ سے باسانی
 موقع اعلیٰ سے اعلیٰ سازندہ اور گویئے کے سُنے کا ماتھ آتا ہو اور کسی کو اربابان باقی
 نہیں رہتا۔ عہد حضرت داؤد علیہ السلام سے اب تک یہ عہد نصاریٰ میں گانا بجانا جائز

لہذا تماشاکار اور سازندہ ہر درجہ کے ٹکٹ سے باسانی

اور مروج علی الخصوص وقت عبادت کے معمولات سے ہوا اور سہ آہی و دعا و تہجد و رات
 عیسائی و موسائی میں ہنوز بعد نماز پانا و غیرہ باجون میں گائی جاتی ہوا کیسی خوش آئند
 و دلربا ہوتی ہو اگر اسی کج بحث و دلربائی کے سبب سے مذہب اسلام میں مزامیر
 گانا و مزامیر کا سبنا حرام ہو گیا اور ہنود میں مشروع بلکہ لازمہ عبادت ہو۔
 یہ بحث مذہبی یہاں غیر ضروری ہو مدعا سے تحریر یہ ہو کہ یہ علم و فن ہند کا دنیا کے تمام
 اقائیم میں لاثانی ہوا اور گواب اتنی ناپرسی اور ناسازی زمانہ سے درجہ انحطاط کو پہنچ
 گیا ہو مگر تاہم یورپ کے علم و فن موسیقی سے جہاں عقل اور علم اور ایجاد اور تجربہ کا مظہر ہو
 بدرجہا بڑھا ہوا ہو۔ ایسے اس قدیم فن خاص ہند کو ہند میں اپنی حالت پر پاتی رکھنا یا اسکو
 اصلاح و ترقی سے شایستہ اور آراستہ کرنا اہل ہند ہی کا فرض ہو اور اس کے واسطے یہ دیر
 آسان ہو کہ کوئی والی ملک ایک کمیٹی خاص واسطے اسی اصلاح اصول علم و فن موسیقی کے تیار
 ہو اور کل نامی گویے اور سازندے اور عطا ئی اور ذی علم موسیقی کو بلا کر تحقیق کے
 اتفاق دے سے ایک طرز خاص قائم کرے۔ نئی زمانہ سبب اجراءے ریل کے ہر خط کے
 بالکمال کا جمع ہونا آسان ہو مگر بہت مشہدہ ہو۔ و ما علینا الا البلاغ۔

جب اسکی اصلاح کامل ہو جائے تب یہ بھی ضرور ہو کہ کوئی رئیس باہمت موافق اصلاح
 و تکمیل کے ایک جامع کتاب مفصل اور مدلل تالیف کرے اسکی ایسی تدوین فرمائے کہ اگر
 آئندہ زمانہ میں پھر یہ فن رو بہ انحطاط لائے تو اس کتاب سے اسکی اصلاح آسانی ممکن ہو
 اب جو ذریعہ چھاپہ کار جس سے کتاب اور علم زندہ جاوید رہ سکتا ہو اس سے ایسی کتاب
 ہر دل عزیز طبع ہو کر جایا جاتی رہے گی ایدہ بقین ہو کہ ذرا یہ حصول علم و فن یا مگر اصلاح و صحت کا
 ہر زمانہ میں میسر رہے گا اور شایقین ان میراثی اور کلاذتون کے مغالطین میں پریشان نہ ہونگے جنکی
 بے علمی دشمن ناقص اور جمل بیبط سے اس علم و فن کو داغ لگتا ہو اور وہ صدق اس مصرع
 کے میں مع او غیث شبنم گم ست کرار مہر کی کند

یہ حقیقت حال دیرینہ تجربہ اور غور سے لکھی ہو گونئی بات عام طبائع ہر گران گذرتی ہو مگر جب
 اس پر عمل درآمد ہو جاتا ہو تو وہی دستور اصل ہو جاتی ہو اور پھر اسکی قدر ہوتی ہو عقلا کے

مزدک یہ خیال آرائی نہیں بلکہ قابل قدر ترویج و عمل درآمد کے ہو۔
 نہایت ہزاروں برس میں بہت رنگ بدلے اور گایا جانے کے طرز نے بھی بہت تبدیلیاں
 پیدا کیں مگر قدیم اصول طبعی اسی حال پر کھمبے چلے جاتے ہیں جو ہزاروں برس پہلے بنائے
 تھے حالانکہ وہ اکثر متروک العمل ہیں اس لیے یہ تقویم پارینہ بھی قابل نظر ثانی کے اصلاح طلبین
 فی زمانہ علم کچھ اور سچ اور اسکا عمل کچھ اور اب ایسی تلاش اور اصلاح اور صحت کام میں لانی
 ضرور ہو جو اصول قطعی متروک ہو گئے اور وہ اب اختیار اور استعمال بھی نہیں ہو سکتے
 یا قابل اختیار نہیں وہ قطعی متروک کیے جا دیں اور جو نقص گانے بجائے میں اصلاح طلب
 یا قابل نظر انداز ہیں وہ قطعاً دور اور موقوف ہوں اور جو نئے طرز قابل تسلیم و جواز ہیں
 وہ یا بند اصول ہو کر داخل کتاب ہوں۔ اسوقت یہ متخالف جو علم اور عمل میں پڑ گیا ہو
 جاتا رہیگا۔ اور ایک شایستہ اصول صحیح پر صحت تمام یہ علم و عمل آئندہ باقی رہیگا
 والسلام و علی من تبع الکلام الحمد للہ تعالیٰ علی ختم المرام والصلوٰۃ والسلام علی
 رسولہ فخر الانام والاد و صلبہ الکرام الیوم والقبام فقط



تقریظ خاتمہ کتاب غنچہ راگ

مصنفہ

نظام الدولہ نواب حاجی محمد دہلی خان مخدوم شمس نظام

ادب بالکل نیا زوار دو فاضلین امتیاز دار
 بردن زگر و نمود اما ز آدم دایم غم سہمی
 بہر گ سنگ ناز دار و خلیک بربادی کار
 ہنوز نقش زان عنقا بصفہ یادی نگارم
 کچھ بہت دن نہیں گذرے کہ اس مطبوعہ کتاب کو بعد نظر ثانی و مشورہ و زوائد مصنف مرحوم
 نے از سر نو طبع کرنے کے لیے مارے پاس بھیجا تھا انوس بہر کہ یہ کتاب چھپنے بھی
 نپائی کہ مصنف مرحوم بمقام سری نگر کشمیر عرض ہیضہ بانی و اصل فردوس برین ہوئے
 اور ساری حشریں دل ہی میں برین سے جو دیکھا پاس و مہر شوق دارمان خون بین
 غلطان تھے پڑجا سے دل مرے پہلو میں اک گنج شہیدان تھا۔

نظام الدولہ مرحوم کے اخلاق انسانی اور صفات برگزیدہ مدت تک یاد گار رہیں گے کی
 طبیعت کو مختلف علوم اور فنون میں ایسی مناسبت تھی کہ جس بات کی طرف توجہ ہوئی
 اسکو بغیر حاصل کیے نہیں چھوڑا بہت سے ایسے فنون میں آپ کو کامل تحقیقات میں تھے
 کہ کسی استاد سے انکی تعلیم نپائی تھی الحق خدا داد استعداد اور کمال عجیب شہرہ کو چوک
 متعدد علوم کا مذاق اور تحقیق اور تفتیش کا شوق تھا ایسے
 تصنیف فرماتے۔ کسی نے آپ کو سنا ہے کہ آپ کو سنا ہے کہ آپ کو سنا ہے کہ آپ کو سنا ہے کہ
 جس آب و تاب اور جس خوبی سے کتاب غنچہ راگ تصنیف فرمائی اس سے ثابت
 ہوتا ہے کہ آپ کو علم موسیقی میں جی دیگر علوم و فنون کی طرح اعلیٰ درجے کا
 کمال حاصل تھا۔

انی اہمیت ہندوستان میں علم موسیقی کا بڑا رواج ہے اور یہاں کا علم موسیقی باعتبار دیگر تعلیم
 کے ایک عجیب طبع اور شور و گونہ اور یہ علم نہایت ہی دقیق اور باریک ہونے کے

سبب سے قطع نظر عوام سے اکثر خواص بلکہ ان لوگوں پر بھی جو اسکے بڑے جاننے والے اور آیتاد مسلم الثبوت کہلاتے ہیں غمی ہو رہا ہے۔ ہندوستان میں ایسے اہل فن تھیں نظر آئینگے جو علم موسیقی کے پورے پورے اصول اور نکات سے واقف نہ ہوں یا صرف اس امر کے کہ ہندوستان میں اس فن کا اسقدر رواج ہو لیکن آج تک کوئی رسالہ جس سے اس فن کے شائقین کو مدد ملے تصنیف نہیں ہوا۔ ہندوستان میں کتابی اصول کے فقہ ہو جانے سے یہ فن گویا کتابی ہی نہیں رہا۔ زبان کے بعض جاہل لوگ جواب دیتے ہیں کہ لکھنے پڑھنے سے کچھ نہیں ہوتا۔ علم و سینہ نہ کہ در سفینہ۔ کیا اچھا جواب ہے یہ قاعدے کی بات ہے کہ کسی شخص کے اصول قیام نہیں ہوتے اسکو علم اور فن نہیں کہا جاتا علم اور فن کے معنی یہ ہیں کہ اس میں اصول موضوعہ اور علوم متعارفہ ہوں۔

صرف زبانی جمیع خراج سے علم کے قواعد اور اصول منضبط نہیں ہو سکتے۔ نواب نظام الدولہ مرحوم نے جب ہندوستان میں علم موسیقی کے تدوان ہونے کی ضرورت دیکھی تو یہ کتاب تصنیف فرمائی۔ فی الحقیقت اپنی تحقیق اور ہمہ دانی کی داد دی ہے جو جس شخص کو علم موسیقی سے کچھ بھی لگاؤ ہو گا وہ اسکے مطالعہ سے اچھا واقف کار ہو سکتا ہے۔ گانا بجانا اور کلاؤنٹ بنانا تو دوسری شے ہے کیونکہ وہ عمل سے علاوہ رکھتا ہے اگر ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس کتاب کا دیکھنے والا البتہ موسیقی کے اصول پر کلمہ بینی حاصل ہے ہو سکتا ہے۔

چونکہ یہ فن کتابی ہے اور جب سے ہندوستان سے مفقود ہو چلا تھا اور جو کہ تھیں ان سنسکرت میں موجود تھیں انکا پتہ نہ ملتا تھا اسلئے اس فن کے قیام میں مساعی موفورہ سے ممنون کیا اور اس فن کے وقین اور شکل مطالب کو اس طرح حل کیا کہ ہر ایک طبیعت دار آدمی آسانی سے سمجھ سکتا ہے۔ اس فن میں زمانے کے گزر جانے پر جو بستر یاں اور نقص شامل ہو گئے تھے با اختلاف قیاس باتین مشہور گئی تھیں انکو بیان مؤلف نے صاف

اور درست کر دیا اگر ناظرین باتکین آپ غور کریں گے تو معنی کا اصل منشا سمجھ جائیں گے اور غلطی سے محفوظ رہیں گے اور یہ ہندوستان کا قدیمی علم جو اکثر ممالک میں لاشانی ہو تازہ دم ہو کر خاص و عام کو فائدہ پہونچائیں گے اور قیامت تک یادگار رہیں گے۔

باوصف اس امر کے کہ آپ نے صرف تحقیق کی غرض سے اس فن کی طرف توجہ فرمائی اور ہندوستان کے اعلیٰ درجہ کے کلا فو تون۔ مین کارون۔ گویوں رستار بازون سے جو نامی گرامی استاد مسلم الثبوت ہیں اس فن کو سنا اور کما حقہ چھان بین کی اور صرف بذریعہ سات اپنی جودت منکر اور ذہن ساسے اس فن کے اصول ذہن نشین کیے اور جو باتیں حل طلب تھیں یا عمل اور تجربہ سے علاقہ رکھتی تھیں انکو بذریعہ استاد کے ثابت کر کے اپنا اطمینان خاطر کیا مگر نواب مرحوم نے اس قسم کے اشغال میں کبھی اپنے اوقات مسعودہ میں فرق نہیں آنے دیا اگرچہ ریاستوں میں اقتدار منصبی آپ رکھتے تھے جہاں اس قسم کے اسباب بکثرت موجود اور مروج ہیں مگر کیا ممکن ہو کہ اس میں مزاولت کی ہو یا اس ذریعہ سے اپنے گرانمایہ مسعودہ اوقات میں خلل ملا ہو۔ حال آنکہ یہ قاعدہ کی بات ہو کہ جو شخص راگ کے مذاق سے آشنا ہو جائے تو اسکو ترک نہیں کر سکتا۔ مگر اگرچہ وجہ متشرع اور توسع ہونے کے ہمیشہ اس سے نفرت رہی۔

یہ کام صرف آپ نے اس مردہ علم کے زندہ کرنے کے لیے اختیار کیا تھا اور صرف علم موسیقی پر موقوف نہیں بلکہ اکثر علوم ہندی اور سنسکرت کی کتابوں کا ترجمہ عام فہم اردو زبان میں تالیف فرما کر طبع کرایا کاشش اس زندہ جاوید کی عمر و فاکرتی تو اسی قسم کے کام اور بھی سکے تھے انجاء پذیر ہوتے اور دنیا میں یادگار رہتے۔ رفقاء قوم کا جب قدر خیال نظام الدولہ مرحوم کو تھا اگر ہندوستان میں چند حضرات اس لیے ہی اور بھی پیدا ہو جیا ہوں تو نعم البدل ممکن ہو۔

اس کتاب میں کئی موسیقی ہند کا تمام و کمال انتخاب کیا گیا ہو اور جو بایں اصول یا فروع کی رو سے قدیم قیاس اور قابل اعتبار ثابت ہوئی ہیں انکو تمام و کمال ملحوظ رکھا گیا ہو اور جو باتیں بطور فسانے کے مشہور ہیں اور عقل انسانی انکو قبول نہیں کرتی

واگذاشت کی گئی ہیں اور فی الحقیقت ایسے لغو امور کا ذکر کرنا بالعمیل اور محض لغو و جسطح تمام علوم عقلی یا حسی خدا تعالیٰ کے کسی طرف سے انسان کو عطا ہوئے ہیں اس طرح مسلم موسیقی بھی انسان کے حصے میں آیا ہو مگر دیو اور پری اور جنات وغیرہ سے اس کو کب حاصل ہوا۔

جس طرح دوسرے علوم و فنون ایجاد ہو کر آہستہ آہستہ ترقی پذیر اور مروج ہوئے۔ اسی طرح موسیقی کا علم و عمل بھی ہر ملک اور زمانے میں مشق اور ترقی کے ساتھ ترقی کرتا گیا اور مضبوط ہو کر ایک مستقل فن بن گیا۔ اور مہبوط کتابین تعصیف ہو گئیں تو اس رخ سے ثابت نہیں ہوتا کہ اس فن نے کب ترقی کی اور کب ایجاد ہوا مگر اس قدر دریافت ہوتا ہے کہ چارون بید۔ یعنی رگ بید۔ شام بید۔ جہر بید۔ اتھرن بید۔ جو ہنود کی مقدس مذہبی کتاب میں ہیں جب وہ یا ان کے فتر کسی جنگ اور بربری میں بیٹھے جاتے ہیں یا موسم میں آنکھیں شلوک بندت یا برین پڑھتے ہیں تو وہ ایک قسم کے راگ اور لہجے میں پڑھ جاتے ہیں مگر دراصل وہ راگ نہیں ہو بلکہ مثل قرأت الہی آواز ہو اور ہر ایک بید کے لیے ایک خاص قرأت اور لہجہ مقرر ہو اور اسی مقررہ لہجہ میں ہر ایک بید پڑھا جاتا ہے اور ساتھ ہی ہاتھ کی ایک حرکت بھی ہر ایک بید کے واسطے علیحدہ علیحدہ مقرر ہو اور پڑھتے وقت ہاتھ بلند اور پست کیا جاتا ہے بید خوانی کے واسطے یہ قید اور حکم نہیں ہو کہ وہ کسی خاص راگ یا رنگی میں پڑھا جائے یا آئین مزاج اور ساز کا خلط کیا جائے مگر تاہم راگ سے خالی نہیں بید سے دوسرے درجے پر راگ آئین بالیک ہو آئین لکھا ہو کہ سری بالیک رکھی گئی ہو۔ کس فنون و فنون پر مہار اور علم چاندی کی پیش اور تربیت کر کے اپنی بنائی ہوئی نظم کتاب راگ آئین چھاپا اور صاحب مصنف کی سرگذشت میں تعصیف فرامی یا ذکر لائی اور انکو بین سکھا کہ چھاپا صاحب کی جنگ میں ہر دو فرزند مہاراجہ صاحب کو اپنے ساتھ لائے اس سے ثبات رہا کہ ان میں سے بڑا بڑا زمین رائج تھی اور راگ آئین کے ساتھ لاکر سنائی گئی تھی مگر اس سے یہ نہیں ثابت ہوتا کہ وہ بین موافق مروجہ حال کے تھی۔

اور سری کرشن کنھیاجی کا جو کمال بالیالی اور رقص میں مشہور ہو ان بیانات سے

یہ ثابت نہیں ہوتا کہ یہ دونوں کام بقیہ علم موسیقی کیسے جانتے تھے بلکہ ایسا پایا جاتا ہے کہ جس طرح اہل فوق و شوق اپنے ذوق و شوق کے عالم میں بائیسویں صدی کے تین اور عالم وجدانی میں وجد اور رقص کرتے ہیں وہ ناچنا اور گانا بھی اسی طرح کا تھا۔

ساراجہ راجپندر اور کرشن اور کور و پانڈو اور راجہ اچھواک اور بدھاوتار وغیرہ کے سوانح عظیم اور واقعات جمیع سے کہیں ثابت نہیں ہوتا کہ فن موسیقی کا اس زمانے میں کمال یا عام رواج تھا ایسا اور علوم طب و بیدک و سپاہگری و ہندو نجوم و جوشش شاعری وغیرہ کا۔ چنانچہ زرتشت نے اپنے نامہ موجودہ دساتیر میں بیدیا س کی تعریف کی ہے اور سکندر بھی ہندوستان سے ایک بید اپنے ہمراہ لیا گیا اور یونانی مورخوں نے بھی علوم ہندوستان کا ذکر لکھا ہے۔

چنگیز بادشاہوں اور امیہوں کے واسطے تفریح اور دل لگی بھی ضرور ہوئی اسلئے یہ فن ایجاد ہوا تاکہ وہ کسی وقت اس سے حظ اٹھائیں اور گولے اور کلانوت وغیرہ اس فن کی بدولت قوت لایموت حاصل کریں۔ ہندوستان میں یہ فن ہمیشہ بزرگ رہا اور آج تک وہ افکار کمال اس فن کے مقدس خیال کیسے جاتے ہیں۔

آخری اور زوال قوت محمد شاہ کے عہد سلطنت تک بین کار اور خیابا لے او دھر چلتے بڑے بڑے صاحب کمال موجود تھے گرو ابد علی شاہ کے زمانے میں اور راجا تو جاتے رہے مہاراجہ ٹھمری اور غزل کار و آج اک نئی شاہی شاہی سے جاری ہوا اور تاج اور بھاؤ نے کمال ترقی کی اور فی الحقیقت شاہ محمد شاہ نے بھاری کلاں نہ نہایت آسان اور دلکش ایجاد کیا۔ اور بھادوین ~~بھادوین~~ اور پنچبے جگت موثر تہ قصور میں طبیعت موزون اور ہر قسم کے ناز و نسیم کا ساتھ دیا ہمیشہ کمال کیونکر نہ ہو۔

فی زمانہ لکھنؤ کی ٹھمری اور غزل تاج اور بھاؤ۔ پارس کا ٹیپہ چورس نے خیالی زبان میں ایسا دیکھا۔ گویا راجا خیال۔ بچے پورسوا کی بین اور ستار ضرب اشل ہو۔

ریاست رام پور اور ریاست ریوان وغیرہ میں بھی بعض اہل کمال وجود ہیں مگر تمام ہندوستان
سے اس فن کے مسلم القہوت استاد اور فنہ دکا مل محفوظ ہو رہے ہیں بلکہ عفا اگرچہ عموماً سلطنت
ہند اور خصوصاً لکھنؤ اس فن کی نذر ہوئی مگر بادشاہ اور امرا سے بستور اپنے ذوق شوق میں
مستغرق اور بہموت رہے لیکن کسی نے اپنا خیال اس طرف رجوع نہ کیا کہ علم موسیقی کو ماسک کے
اسکے اصول اور فنہ شروع منضبط کر سکتا اور جو نقص گانے بجانے یا سازوں کے اعتبار سے
اس فن میں باقی ہیں انکی اصلاح ہو جاتی گو یوں کہ سونا چاندی اور جواہرات دیے گئے مگر
علم موسیقی کے ذاتی نقص دور کیے گئے نہ اٹھن کسی طرح کا ایجاد ہوا۔ اور چونکہ
بات ہو کہ جب تک کسی شو کے سارے نقص دور نہ کیے جائیں گے وہ شرف بل تسلیم
نہیں ہو سکتی۔

کلکتہ میں چند سال سے شوقین بنگالیوں کے ایک گروہ نے اس فن کی تعلیم کے لیے
ایک مدرسہ قائم کیا ہر گرج دیکھا گیا تو اس میں بھی غیر معمولی تعلیم کے کوئی طریقہ علم موسیقی
کے نقصوں کے دور کرنے کا نہیں ہر جینک ملک کے شوقین روسا یا خود استادان فن ٹیکر
مختل سلیم رکھتے ہوں بدل سامی نہونگے۔ طوفان بنے تیزی جیسا ابتدا سے آج تک چلا آ رہا
ہے دستور چلا جائیگا اول تو بعض ساز ہی اصلاح طلب ہیں۔ مثلاً طبخو رہ چہر خیال و حریت۔
ترانہ۔ سرگم۔ اور بڑے بڑے راگ گائے جاتے ہیں کیسا بے ہنگم میل بعد ساز ہر کچھ
ساز میں کٹھنٹ ہی پڑ گئی اور سارے جیسے پرستیا ناسی پھر گئی۔ طبخو سے صرف
یہ غرض ہو کہ گلے کی آواز کو اس اور مدد سے اور سر روشن ہو جائیں پس اس کام کے لیے اگر
ساز میں اصلاح کی جائے تو کچھ دشواری نہیں ہے۔ پھر رواج ہو گیا ہو کہ گیت کی آواز کیسی ہی بہت
مگر وہ بڑے طبخو ہی پر گانا ہر موزون یہ ہو کہ اگر گلے کی آواز سے طبخو کے سر پر

تو غیبہ برابر تو ہوں۔

طنبور سے بڑھ کر کچھا و ج ہر س شکل سے ٹھونک پیٹ کر اُس کے سر درست کیے جاتے ہیں اور جب بجاتے جلاتے بے سہرا ہو جاتا ہے تو گانا بند کر کے پھر اُسکی خدنگزاری کی ضرورت پیش آتی ہے اور پھر سہرا اٹھ کر کیا ساقیل اور طولانی ساز ہر جسکے بجائے مین بڑی قوت جسمانی صرف کرنی پڑتی ہے اگر کھڑے ہو کر بجائے تو گلے مین کم سے کم دھڑکی بھر کا بوجھ لٹکائو۔ اگر طبیعت ایسا داپسند ہو تو یہ ساز بھی نقصون سے پاک ہو کر ٹھیک ہو سکتا ہے۔

علیٰ ہذا طبلہ اسپین کھڑے ہو کر بجانے سے علاوہ دوسرے نقصون کے اور بھی وقت اور تکلیف ہوتی ہے اگر کچھا و ج اور طبلہ مین کوئی کمائی یا پھر اس قسم کا لگایا جائے کہ آسانی سے اُسکے سر بہت جلد اتر اور چڑھ سکیں اور ساخت مین نزاکت اسی کی پیدا ہو جائے اور سروں کی گنگ اور گونج بدستور رہے تو کچھ بڑی بات نہیں۔

اسد مین اور سازنگی کی گت نیسے۔ اُنکے پردون اور سروں کا ملنا اور قائم رکھنا خالی از مشکلات نہیں اور باوصف اسقدر خجال اور در دسری کے پھر بھی اُنکی آواز نہایت پست ہے مناسب یہ ہے کہ جقدر ساز عمدہ ہو اسقدر اُسکی آواز خوش آئند اور بھینسی اور زیادہ اور غیبہ کم رہے۔

گو ان غیر ہوزون سازون کا استعمال عاجزی بننے کے سبب سے گوارا ہو گیا ہے مگر تاہم نقصون کا دور کرنا ضروری ہے۔ دیکھو مناعان یورپ نے ایچلہ طبعی سے اپنے ملک کے سازون کو کیا کچھ فروغ دیا ہے۔ چھوٹے چھوٹے بہت سے ایسے ملکی ساز مین کو محنت کم پڑتی ہے اور آواز زیادہ پیدا ہوتی ہے۔

ایک اور بڑی خرابی یہ ہے کہ اگرچہ ہندوستان کے ساز دیسی گلانے جاتے کے لحاظ نہایت ہوزون ہیں لیکن کچھا و ج اور طبلہ اور غیرہ وغیرہ گائیکے ساتھ اس بد تیزی اور ناہنجی اور اس زور و شور سے حسب عادت قدیم بھلایا جاتا ہے کہ گانے والے کی آواز دجباتی ہے۔ اور راگ کی باریکی اور نفاست دریا اور گہرست کم سمجھ مین آتی ہے اور پھر یہ طوفان بے تیزی پر ہا ہر کہ گویے اور گنگ والے اپنے اظہار کمال کے لیے بڑی دھنگا کشتی اور شد و مد سے

دھڑا دھڑا اپنے سائبرسٹ رے میں مکان گونج رہا ہے کانون کے پردے پھٹے
جاتے ہیں گڑا گڑا کچھ پروا نہیں کہ موقع اور وقت کیسا ہے مکان کس قطع کا ہو سننے والوں کی
بطاعتیں کس انداز کی ہیں کیسا مزاج اور دماغ رکھتے ہیں بہر حال ایسے وقت یہی کہنا ہے
پنبہ ام در گوشت کن تا شنوم

یاد رہے بکشاے تابیر و ن روم

کھانے کی اصل اول سر اور پھر راک اور تالی ہے مناسب ہے کہ تینوں اموں کی رعایت
کیا نہ ہو پس نظام الدولہ و مروجہ نے علم موسیقی کے اسی قسم کے نقصان کی اصلاح
کرنی چاہی تھی۔ اس کتاب کے بعد وہ اس فن میں اور کتاب بھی لکھتے مگر
افسوس غفلت ربی بفسخ المزائم۔

اس کتاب کو علاوہ علمی اور تواریخی تحقیقات کے اس پیرایہ میں مثنوی اور نظم و لکڑی سے
موزون فرمایا ہے کہ خواہ مخواہ دل فریفتہ ہوتا ہو جس مقام پر مصنف نے راک اور لکڑیوں
کی اپنے بیان میں تصویر کھینچی ہے۔ ہم اس کا سقد ر انتخاب مذاہرین کرتے ہیں۔

مالکوں راک دوم

مردنہ آثار ک دنیا ہو مالکوں ہو ایک صحرائے لق و دق ہو کہ ملی آس نہ پاس نہ منت
مست و یاس۔ ہر دم آہ سر و بختا ہو۔ یاد حق کرتا ہو۔ سوغت گاتا ہو نہ سنگان خواب و در
کو جگاتا ہو جھلکے شب تا میں غم خواب کے آثار ہیں۔ شب زندہ داری سے طالع
مختہ بیدار ہیں ۵

ت حق جب کہ چکے ہم نفی ذات پنی

حقیقت میں ہمیں جیتے بظاہر گرجا رہے ہم

ٹوڑی

بیابا کا سان۔ عوسا نہ سماگ۔ دو لعا و لمعن کے ٹوٹنے۔ مندی کا راک۔
محبت کی آنگ۔ زرگری جنگ۔ برات کی دھوم چاؤ کی رسوم ۵

وہ ہکو دیکھتے ہیں پیار کی نظروں سے پردہ | ادا و ناز سے کرتے ہیں انکو بھی نشانہ ہم

سری راگ سوم

ایک یلماں وقت تخت پر بیٹھا ہو۔ ہر جن و بشر رو برو دست بستہ کھڑا ہی ہر ایک مرگ
 چھاپا پوش اطاعت میں علقہ باوشش ہو
 فیکری میں امیری دیکھنا کیا شان ہوئی ہو
 اسی پر تم گرو ہو اور چیلے میں تمہارے ہسم

اساوری

مت باوری جو گن سہ اپا جو گن گربان چاک منہ پر خاک بین بجائی ہوئی ایک عالم کو
 رجھائی ہوئی کود و صحرانک آوارہ گرد ہو دل میں درد لب پر آہ سہ دہرے
 کسی کے عشق میں اب جو گیانہ دشت غربت میں
 ہمدردی و قلق پھرتے ہیں اس سب پہ مارے ہم
 دیکھیے راگ اور راگنی کا کیسا سان باندھا ہو۔ ان راگنیوں میں سے جب کوئی راگنی کا
 یا سجائی جاتی تو جو صورت اور حالت مصنف نے لکھی ہو وہی راگنیوں کے سامنے پھر جاتی ہو
 اللہ اللہ کس رتبہ کا دماغ اور کس رتبہ کی تحقیق تھی اب یہ کتاب جس دلفریب چھپکتا رہا ہو۔
 اسکی ساری خوبیاں اسکے مختلف نقشے جو راگ اور راگنیوں کی تقسیم اور انکے اصول
 اور فروع کے باب میں جا بجا کہنے لگے ہیں دیکھنے ہی سے علاقہ رکھتے ہیں۔
 پروردگار عالم تصنیف لطیف زندہ دل و خواص دعوا کے لئے نکاح بخشے۔
 بہن در آئے نقشبند صورت غیب گرت ز لگا
 ازین محوم کہ بر طرط بوستان بگشت عجب کہ رہا

المند

خاکسار نو کشور غنی عنہ مالک مطبع ادوہ اخبار لکھنؤ

خاتمۃ المطبع۔ الحمد للہ کہ ان ایام مسرت انجام میں نشترِ رگ دل رونقِ محفل موسوم غنیمتِ رگ
 نقل مطابق اصل مطبع نامی و گرامی منشی نو کشور رونق لکھنؤ میں بحالی جاتی چاہیے کہ ان
 صاحب مالک مطبع موصوف یارِ دوم باہ جون ششما حلیط سے آراستہ ہو کر قبولِ امانت شائقانِ

<p> دیوان ناسخ - اساتذہ امم ش ناسخ کلیات آتش - استاد خواجہ مجید علی کلیات نعتیہ مجید مولوی محمد عبد المجید خان کلیات نظام رعنا - نواب مردان علی خان کلیات امیر المہدی تسلیم - شاکر حضرت شیم کلیات میر تقی - استاد مسلم الشہرہ مخدومی کلیات سودا - استاد مسلم معروت - کلیات انتشار الشارحان - شاعر نامی کلیات نساخ - عمدہ کلیات مولفہ و مصنفہ مولوی عبد الغفور حن بہادر - کلیات صنعت - عجیب صنعت - دیوان شاہ تراب - کلام مشہور عارف بامد کاکوروی - کلیات وہبی - کلام سخند رکامل از منشی شیو پر شاد - کلیات نظیر اکبر آبادی - ان ذوق - دہلوی استاد معروت سند - جلد ثانی مسطی جریاض گلشن - دیوان رند - مسعی بگلہ سہ عشق - دیوان غالب - از زلا اسد الدخان غالب دیوان سخن - دہلوی جلی قلم - </p>	<p> طلسم روحانی - تغیراتہ خواب زمردی بر اجم خال خیال - فائز نامہ اردو نظم - سلاطنت و ظرائف - از منشی جیکو بال رسالہ معجزات انسانی از میراد حسین نخل فریاد - مصنفہ علی نقی صاحب - رسالہ قیافہ منظوم - از آغا جید علی بیگ رسالہ جوہر جلاے برقی - حصہ اول در بیان طبع سازی وغیرہ از بابو جواہر لال جامع التراکیب نظم - اقسام گلٹ کی ترکیبین از بابو جواہر لال - جادو پر کاش از منشی غلام نبی - دریائے طلسم از منشی رام پر شاد مظہر المضامین - از مولوی مظہر الحق دہلوی گورکھ و صندھیا - مسعی بنگار نامہ کشف اسرار المشائخ - بالتصویر گلشن فال - فالنامہ منظوم مسدس جا کلیات انتخاب ہیات ظفر - کلیات موسن - از استاد سخن حسن خان - </p>
---	--

دیوان خواجہ میر درد - دہلوی فاروق

دیوان بہار عرب - از مولوی محمد نذیر

دیوان لطف - حافظ لطف علی خان

دیوان امیر موسوم بہ مرآۃ الغیب

دیوان غافل - منور خان صاحب

دیوان مرغوب جہان تصنیف سید

تجل حسین خان صاحب

دیوان نیاز - شاہ نیاز احمد دہلوی

دیوان لغت سرودی - از مفتی غلام سرور

بہارستان اشعار

دیوان شہیدی - از کرامت علی خان

دیوان جرار - کلام مرزا حسین جرار

دیوان قلوب - معروف بہ مظہر عشق

بہارستان سخن - مجموعہ کلام سادہ ناسخ

آتش آباد

ترجمہ شرح قصاید عرفی - موسوم عجیب

وغرب از مولانا عبد المجید خان

شرح یوسفی دیوان حافظ

دیوان میکش - موسوم بہ بیخا

جلد اول

دیوان واسطی - سید فضل رسول

دیوان گویا - فقیر محمد خان بہادر سالار

دیوان عاشق - کلام لطیف از بیٹہ

کنشیا لال مخلص عاشق

دیوان ضامن - از سید ضامن علی شاہ

دیوان شالیستہ پاسخ فیضی بہر چہ خواہ

دیوان چمنستان جوش

دیوان احمد امجدی مفتی غلام سرور

دیوان سحر - لقب بہ سحر سامری

دیوان بختاورد - از منشی بختاورد سنگھ

مجمع اشعار - جیدہ جیدہ استاد دکن کلام

چمن بے نظیر - اشعار اردو و فارسی

اساتذہ فراہم کردہ مولوی محمد ابراہیم

بن شہاب الدین

گلدستہ امانت - جیدہ جیدہ غزلیات

اساتذہ ملی بہن

دیوان حیرت - از حافظ عبد الحمید خان

گلدستہ حفیظ الدخان - معروف

بہ اشعار دہلی

ترجمہ شرح قصاید عرفی

از مولانا عبد المجید خان

شرح یوسفی دیوان حافظ

دیوان میکش - موسوم بہ بیخا

جلد اول

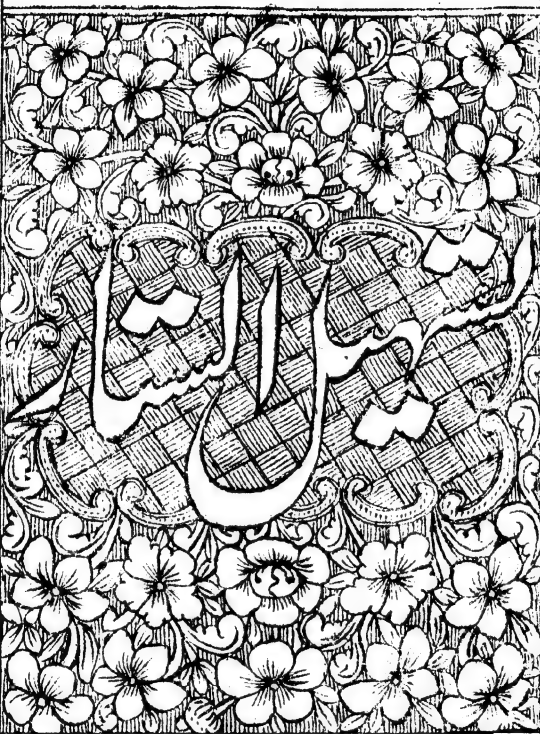
دیوان واسطی - سید فضل رسول

دیوان گویا - فقیر محمد خان بہادر سالار

دیوان عاشق - کلام لطیف از بیٹہ

چمن و خوبی تصنیف فرمایا ہے

عوضاً میگردم که فضل خلق بدین وزن



مطبع منشی نو کشتی که در طبع سبقتو بجا بود

اصلاح

اس مطبع میں ہر علم و فن کی کتب کا ذخیرہ سلسلہ وار فروخت کے لیے موجود ہے جسکی فہرست بطور
ہر ایک شائق کو چھاپہ خانہ سے مل سکتی ہے جسکے ملاحظہ و معائنہ سے شائقان اصلی حالات
کتب کے معلوم فرما سکتے ہیں قیمت بھی ارزان ہے اس کتاب کے ٹیبل پیج کے تین صفحوں سادہ
میں آئینہ بعض کتب علم موسیقی و نایاب زمانہ اردو وغیرہ کی درج کرتے ہیں تاکہ جس فن کی یہ کتاب ہے
اس فن کی اور بھی کتب موجودہ کارخانہ سے فستردانوں کو آگاہی کا ذریعہ حاصل ہو

کتب علم موسیقی اردو

نغمہ دلربا - حصہ اول اردو نظم از منشی جگناتھ سہا
ایضاً حصہ دوم -

قانون ستار اردو - مع نقشہ ٹھاٹھ ستار ہر راگ
کے مرتبہ سید صفدر حسین خان -

ایضاً ناگری -

نغمہ راجا نغرا - معروت بہ تحفہ بے بہا -

غنجہ راگ - مؤلفہ جناب نظام الدولہ نواب حاجی
محمد مرادان علیخان بہادر - فن موسیقی میں اُستاد
بنائے دالار سالہ ہے -

مجموعات نایاب زمانہ

عجائب المخلوقات و غرائب الموجودات بقصویر
و اشکال رنگین کار مختلف یہ نادر ذخیرہ
قابل دید ہے -

ایضاً برائے مالا بغیر رنگ -

بانج اعجاز جواہر از منشی جواہر لال صاحب -

ترجمہ مطلع العلوم و مجمع الفنون - ترجمہ منشی

زین العابدین خان صاحب -

مطلع العجائب - بالقصویر رنگین -

ایضاً بغیر رنگ -

سلک مسلسل -

برآمدہ حاجات - مصنفہ منشی جے گوپال صاحب

حرر سلیمانی - از خواجہ محمد اشرف علی -

عفتہ تریا - در بیان فال و قویہ و منجمیات
بحر تب -

طلسم عجائب - مع تصاویر از مولوی احمد علی -

کلید سحر - یعنی شرح انترنس کوہرس -

معلم السیاست - ترجمہ مولوی ابوالحسن صاحب -

دائرہ علم حصہ اول - چند معلومات میں -

روایا طویل - خیالات شگون وغیرہ کے ازالہ میں -

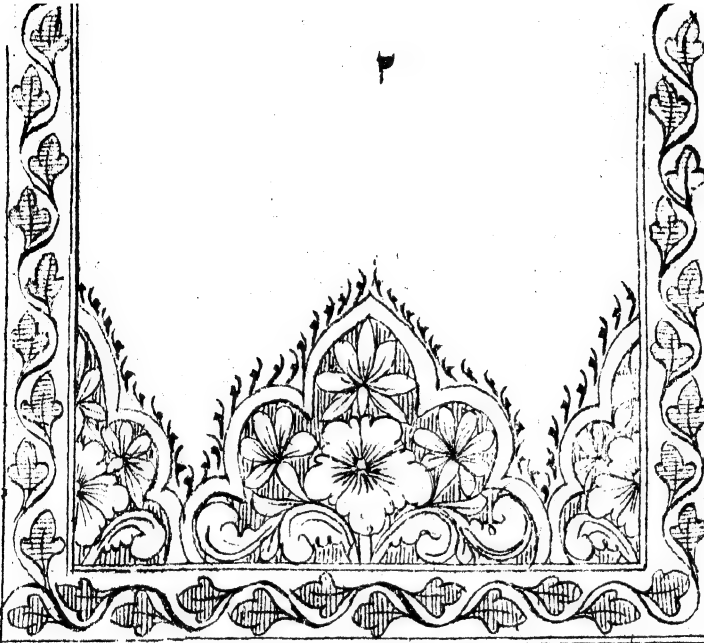
کلام الملوک ملوک الکلام - ترجمہ از استادان حضور
لارڈ ڈفرن بہادر -

مکتوبات لارڈ ڈفرن - از پرنسپل رتن ناتھ در -

عن صناع مبین کا فضل خلافت مبین و زین



مطبعة النجاشی نو کشتورین طبع مبین



اور دلائل کو
دلائل سے مملکت
تقریر اور تفسیر
اور دلائل کو
تقریر اور تفسیر
اور دلائل کو
تقریر اور تفسیر
اور دلائل کو
تقریر اور تفسیر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

کہ خود بھی نور سے مہر ہے وہ اُسی قدر سے ہے نزدیک در در نہیں طاقت ہے خار کو لکھے وصف زبان ہے وصف سے خام تر لب سجا	کہ جس سے ہوئی بنیاد بکی یہ ہے قدرت اُسی کی بے مہر اُسے جو اسے شک ہے وہ کافر ابن طاعت زبانی جو کرے وصف	عجب ہے کہ یہ اس پاک بکی کہ خود ہی نور سے اک نور ہے وہ وہ ہر جا اپنی قدر سے ہے حاضر نہیں طاقت زبان کہ جو کرے وصف
---	--	--

در لغت سرور کائنات خاتم المرسلین

کہا تھا نور سے بس اُنکو پیدا یہ اُس سے پہلے تخریر سلطان ہے یہ ہے احادیث قدسی کی عبارت نہ کرتا بھڑکنا و آسمان میں	کہ تیرے ہر سبب اولین ہیں ہو جب سے زمین آسمان ہے قرآن موجود ہو گیا ہر تصدیق نہ کرتا بھڑکنا و آسمان میں	محمد پیشواے مرسلین ہیں یہی قرآن سے ہوتا ہے ہویا نہ اُسے کہ یقین نہ کر تو تحقیق خدا اُن کو کتابہ اشارت
---	--	--

منقبت اہل بیت حضرت رسالت نبیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اگر شک ہو تو دیکھو کہ اتنی کو نبی کا جانشین ہے شیرِ زیان	کہ جبکہ وصف کا شاہ ہے قرآن
---	----------------------------

اور دلائل کو
دلائل سے مملکت
تقریر اور تفسیر
اور دلائل کو
تقریر اور تفسیر
اور دلائل کو
تقریر اور تفسیر
اور دلائل کو
تقریر اور تفسیر

یہ آیت بھی ہو خیر اُور اکو
ولی اللہ من ابن ولی بن
وود دون فاطمہ کے ہنگو دلی
اسی باعث سے بخش ہو ہمارے
تو پھر وہ شریک کا فرسب کا

وہی مالک ہے میں اس کی گھر کے
حقیقت میں ولی ابن علی بن
محبت فرض کی جب رب نے او کو
فرمایا وہ التجا حق سے ہمارے
نہیں بہتر کوئی اُسے بشر ہے

انھیں گارہ تو سیر و دل میں کے
نوا سہیں وہ اٹھ کر کیقین جان
لوگی اول ہی میت رہے اونکی
جو ادنیٰ پھر کے دنیا میں ہر لگا
وہی جانے ہے جسکو کون نظر ہے

در صفت اصحاب و فادار احمد مختار

ہزار دن و روآن اصحاب پاک شاہ، نولاک چرخبون نے حق و فاداری ادا کیا حضرت سید
خداصلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ (اور جان و مال سے ہر ایک مستعد رہو اور ہر ایک نے جگہ سی
منجھ نہ مڑو اور جان تک شاہ نولاک پر خدا کر دی ہو جب نصر عہ میر حسن صاحب رہے

خدا اے راضی رسول اے خوش

اما بعد بندہ خاک پا آں عبا مرزا رحیم بیگ خلف الرشید مرزا باقر بیگ رسالہ درخوش کم
شہر خیر آباد ضلع لکھنؤ بعد از اسب عفو خطا و نسیان کے عرض کرتا ہوں کہ کبھی کو سا ما سال شوق
ستار کا از حد رہا ہر چند کہ اس بچہ پان کو چندان فہم و فراست و لیاقت نہیں کہ اس علم ناپید اکناس
مستہر اور ہوید اگر سے الاحصان تکلیف و دستان و شاگرد رشید ابو شایام چندر ولد جادو بابو کے اور
حب لیاقت اپنی بے علی کے جو کچھ کہ ادا واد جودھیا گرد رحیم خان مین کار و نامہ مرزا حسن خان
سے حاصل کیا تھا مجھ اسکے یہ چند گیتن اور احوال پر دون اور ہرون وغیرہ کا جمع کر کے نذر ناظرین
کیا تاکہ اس نیاز مند کو بدعا، یضریا دضر باین اور نام اس کتاب کا تسہیل الاستیلا رکھا
اور واضح ہو کہ یہ کتاب اس نیاز مند نے ششمین مقام لاہور مرتب کی تھی
بعد از ان بمقام بانس بریلی کے اگر کچھ خیال آیا کہ دو چار چیزیں سرگرم وغیرہ اور کتب
کرے کہ ان چیزوں نے یہ کتاب متبدیان کے حق میں نہایت بہتر اور اچھی ہوگی یقین ہو کہ جو کچھ
مشق کہ اسکو دیکھیں گے اور ملاحظہ فرما دینگے نہایت فائدہ حاصل ہوگا اور انشاء اللہ تعالیٰ
جو باتیں کہ ستار میں ہاتھ سے کر رہے کی نہیں ہیں وہ بھی حاصل ہو جائیگی اور استاد
سے دریافت کر رہے کی کم حاجت ہوگی اور لازم ہو کہ جو صاحب اس کتاب کو بیوین

ایک بار کبھی کو
 اس وقت سے
 نہیں جانتا
 بلکہ یہ وہی ہے
 جن سے
 ہیں کہ وہ
 نے انکو
 کے ان ملک
 اور جو کسی
 اپنے ہر تار
 منظور کو
 کو منظور
 اور انکو
 اور انکی
 نہیں سہیں
 عاودا
 نہیں سہیں
 کو انکی
 اور یہ
 ہیں کہ
 میں

اول چکاری کو کھینچ سہ سہلاؤ اور دوسرے کو گیارہویں پر دیہیچم سے اور تیسرے کو چودھویں پر دیہیچ
سے مہویہ نمبر پر بالا اس مضبوطی کے الہیناں تہو تو اس نقشہ کے مطابق عمل کریں

نقشہ شمار ملائیکہ ترکیب میں

نمبر درجہ شمار	نمبر درجہ	نام	کیفیت تاروں کے میل کی	سہرہ میل کی
۶	۱	س	کھر جو بنی آواز سا ہوتی ہے اس کے مطابق	۷
۷	۲	س	"	۸
۸	۳	گ	"	۹
			موٹا تار میل کا جو سب پیچھے ہے اس کو اس کے ہمراہ ملا دے	۱۰
۹	۴	م	بلج کا کھلا تار اس کے ہمراہ ملا دے	۱۱
۱۱	۵	پ	پنجم تار بوسے والے کو اس کے ہمراہ ملا دے	۱۲
۱۲	۶	د		۱۳
۱۳	۷	ن		

ترکیب پر وہ قائم کرنے کی

واضح ہو کہ سرخنگا نہ کی آواز مسطور ہی ہے اول سرکھج او کی آواز سا ہے دوم سرکرک او سکا
نام کھب او کی آوازی ہے اور دوم پردہ کہ او سکا نام گندہار او کی آواز گا جبارم سرکرک او
نام درجہ او کی آوازا ہے اور نیم سرکرک او سکا نام نیم ہو او کی آواز باہر ششم سرکرک او سکا نام
ہو او کی آوازا ہے ہفتم سرکرک او سکا نام نکھا ہے او کی آوازی ہے اور نقشہ یہ ہے

میدول درخت شکرکانه	درخت	شکر	نمبر
۱	کلهج	۱	۱
۲	کلب	۲	۲
۳	گندهار	۳	۳
۴	معم	۴	۴
۵	بنام	۵	۵
۶	دینیه	۶	۶
۷	فلکاد	۷	۷
۸	ن	۸	۸

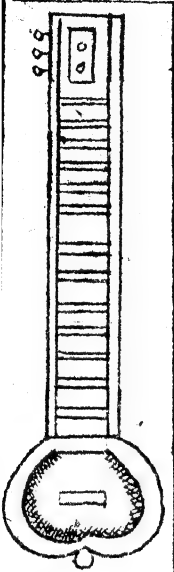
مجموعه سبب تک

جب مکی آواز سے ملتی درست سنو فوراً چھوڑ دو انشاء اللہ تعالیٰ درست ملے گا اور دوبارہ تھیم سے یہ فائدہ ہے کہ بھرتک و شبہ نہیں رہتا ہے اور تیار بھی درست ملتا ہے اور تسکین خاطر بھی ہو جاتی ہے جب یہ عمل کر چکو تو پھر بوسے واسے تیار کر چھٹے پردہ کھرت پرانگی سے دوبارہ دیکھو اگر درست آواز دیتا ہے تو تھیرور نہ اوس پردہ کو کھنٹی کی طرف آدھے آدھے گندم پر ابرئینین یعنی تھوڑا تھوڑا سر کا تین پھر بجائیں جس جگہ کہ وہ کھرجن سے ملتا معلوم ہو کہ جگہ اوس پردہ کو قائم کر دین اور اگر اس طرف سر کانے سے کسی جگہ نہ ملے تو لازم ہے کہ اسی ترکیب کے موجب نیچے یعنی نو ذنب کی طرف سر کانے چلے آدین جان خوب آواز دی اور اچھا معلوم ہو اسی جگہ رکھو وہ پردہ مین سر کا یہ پردہ سر کا ہے اور اپنی جگہ پر قائم ہو چکا بعد اس کے کیا رھوان پردہ اور جو رھوان پردہ کھنٹی کی طرف سے دو سر پردہ اسی طور سے سر کا کے او کو بھی اپنی اپنی جگہ پر قائم کر لو لہذا اس کے سبب پردہ کو اسی طور سے ملایا کر بجایا انگشت کا قائم کر دو موجب تھا اللہ کے شہ کے انشاء اللہ تعالیٰ سب پردہ بوسے بولنے کے اور جو ذنب انگشت کا حساب لکھا ہے اسی مقدار پر پردہ ہر کوہ رہنے کے شاید کچھ کم بیش ہو جاوین بحساب سر دینے اور واضح ہو کہ اس ترکیب کو چند روز عمل میں لاؤ تو وہ اقلیت زیادہ تر ہو جائیگی ستار کے مانے میں اور بوسے واسے تیار اول بلج کی آواز جان تاک پہا نو کہ اس کی آواز کانوں میں بھر جائے انشاء اللہ تعالیٰ پھر قبول کبھی نہ کی بوجہ ترکیب کے عمل کر دو اور لازم ہے کہ جب پردہ قائم ہو جاوین تو روزمرہ ایک مرتبہ یہی ترکیب کر دو اور تھیت سے دیکھی ہو گی

ترکیب چھٹا پردہ اور درست کر کے بیان میں

واضح ہو کہ تہی کو یہ ترکیب بھی شایع فائدہ مند ہے اگر کوئی شخص سچا والا ستار کا پردہ اور طرح کر گیا ہو اور تہ نہ لگے کہ کون سا پردہ گیا ہو تو انار ہی آدمی کے واسطے یہ ترکیب سے کہ کھنٹی کی طرف سے چھٹا پردہ گن کر پردہ سر کو لیتے کچھ کو بچان کے اس کے تین تین انگشت ساتواں رھوان پردہ ہٹا دیں اور اس کے دو انگشت بارھواں پردہ دو انگشت تیرھواں پردہ ہٹا دیں دو انگشت تیرھواں رھوان سولھواں پردہ ہٹا دیں پھر شہ اللہ کا ہو گیا اس کے بعد جس گت کو بجا چاہتے تو تھا تھہ اور اس گت کا کتاب سے دیکھ کر

تہا کے اور باقی گت بجا دے یا پردہ قائم کرنے کی ترکیب کو دیکھ کر پردہ در کے انشاء اللہ
تعالیٰ پردہ سب قائم ہو جاوے نیگے اور ٹھاٹھ گت کا بن جاوے گا مناسب کہ اس صورت پر
پردہ ٹھاٹھ کو قائم کر دین تو ٹھاٹھ الیہ ہوگا۔



کو دیکھ کر ٹھاٹھ بنا لو صحیح اور درست ہوگا لفظ۔
سب درست ہیں اور کوئی غلط نہیں لازمہ اور یقیناً
جو ترکیب کو پردہ قائم کرنے اور ستارے ماننے کی ہیں
اس ترکیب میں کچھ قصور و خامی کسی طرح کی نہیں جو او
تھا نامزد ہو سکا تو او کو گت کو یاد کر اور انشاء اللہ تعالیٰ
قاعدہ کی رو سے او کو جب ٹھاٹھ تار کے جس گت کا ٹھاٹھ
واجب ہو کہ یہ ٹھاٹھ اس ترکیب پر قائم ہو گیا تو بڑے
شہدہ ٹھاٹھ کی

نام پردہ ہای ستارہ کھنٹی کی طرف سے اور تو بنے کی طرف سے

نام پردہ	کھنٹی کی طرف سے	نمبر پردہ	نام پردہ	تو بنے کی طرف سے	نمبر پردہ
پہلے	اول	۱	پہلے	پہلے	۱۴
دوسرے	دوسرا	۲	دوسرے	دوسرا	۱۵
دھیرت	منبر	۳	دھیرت	دھیرت	۱۶
نکھاد	چوٹھا	۴	نکھاد	نکھاد	۱۷
چوٹھا نکھاد	چوٹھا نکھان	۵	چوٹھا نکھاد	چوٹھا نکھان	۱۸
چوٹھا نکھان	چوٹھا نکھان	۶	چوٹھا نکھان	چوٹھا نکھان	۱۹
چوٹھا نکھان	سائون	۷	چوٹھا نکھان	سائون	۲۰
گندھار	الٹوان	۸	گندھار	گندھار	۲۱
پہلے	نوان	۹	پہلے	پہلے	۲۲
کڑی پہلے	دوان	۱۰	کڑی پہلے	کڑی پہلے	۲۳
پہلے	گھاروان	۱۱	پہلے	پہلے	۲۴
دھیرت	پارہوان	۱۲	دھیرت	دھیرت	۲۵
نکھاد	پیرہوان	۱۳	نکھاد	نکھاد	۲۶
کھنٹی	چوٹھاوان	۱۴	کھنٹی	کھنٹی	۲۷
رکھ	پندرہوان	۱۵	رکھ	رکھ	۲۸

کیفیت سارے تار کے پردوں کی کھونٹی کی طرف سے

واضح ہو کہ پردہ تار میں ایک ایک قسم کے چار پار ہونا چاہیے مگر اس تاروں کی کھونٹی کو
ہین اور کین تین اور جان کہ پردہ باندھنے کی جگہ جو اور باندھ نہیں تو صرف واسطے یاد است
ٹھا تھوڑے اور کھین یعنی سرور خیم کے جگہ نہیں وہ نہیں باندھ جاؤ جیسا نقشہ ہذا میں ہے

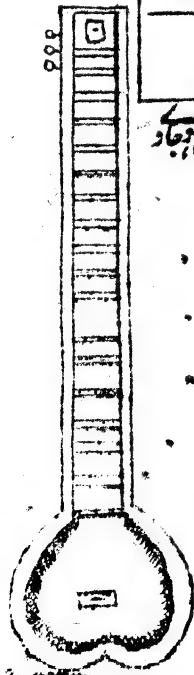
تار کی پر دہ	پر دہ کے تار	پر دہ کے تار	پر دہ کے تار	پر دہ کے تار	پر دہ کے تار	پر دہ کے تار	پر دہ کے تار
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹

ٹھا ٹھہ سرکانے کے بیان میں

یہ پردہ کھونٹی کی طرح سے سرکانے سے صفحہ ۱۱ کے تار کی شکل ہو جاوے
یہ پردہ اور پر دے نشان پر لجاوے۔

ایضاً
ایضاً
ایضاً
ایضاً
ایضاً

واضح ہو کہ یہ پردہ اور پر کے نشان پر لجانے سے پھر دین
ہو جاوے گی اور با ٹھا ٹھہ دیس ہے۔

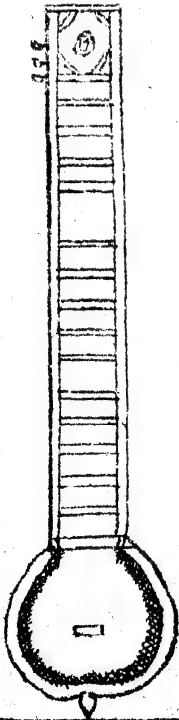
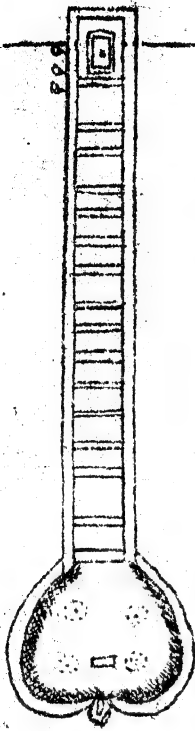


بیان ستار کے ٹھاٹھ بنانے کا

واضح ہو کہ جب ٹھاٹھ دیس کے پردہ سرک جاوینگے
تو اس سر رت پر ٹھاٹھ ہو جاوے گا اور ٹھاٹھ
بھیروین ہو گیا اگر اس ٹھاٹھ سے دیس بتانا منظور
ہو تو پردہ نمبر ۳ کا اور پردہ نمبر ۱ کو بھیر د کا
اور پردہ نمبر ۱۱ اور ۱۳ کا اور پردہ نمبر ۱۵ اور ۱۶ نمبر کا
تو نہی کی طرف سرکا دے وہی ٹھاٹھ دیس کا ہو جاوے
اور جو پرسرکین گے اوپر نشان ہے لازم کہ
وہی سرکائیں۔

ٹھاٹھ سندھ بھیروین کا

لازم کہ ٹھاٹھ بھیروین سے ٹھاٹھ سندھ
بھیروین بتانا ہو تو پردہ رکعب نمبر ۶ کا اور بھیر پردہ
رکعب نمبر ۵ کا طرف تو نہی کے سرکا دے سندھ
بھیروین ہو جاوے گی اس ٹھاٹھ کی صورت براہِ جز
پردہ کہ سرکائے گئے ہیں اوپر نشان بتا ہے اگر
بھیر وہی ٹھاٹھ بناوے یعنی بھیروین کا تو وہی پردہ
جسپر نشان ہے کھوٹی کی طرف سرکا دے
موجب شکل ستار صفحہ ۱۳

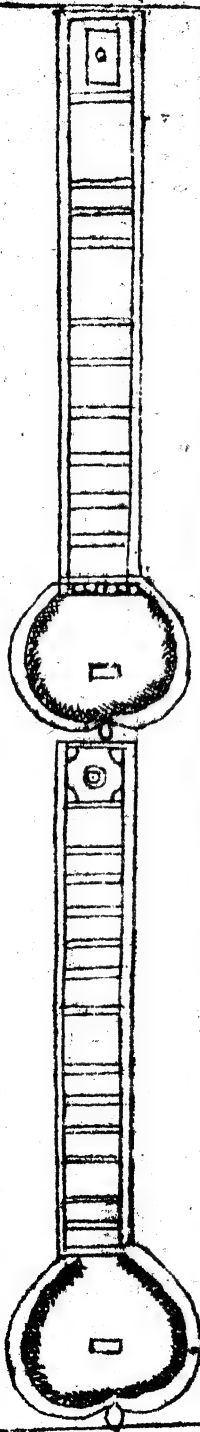


بیان ٹھانٹھہ سندھ کا

اگر قانس نہ بنانا ہو تو اس صورت پر چھ پرده تمام کر دی جس طرح
 سے یہ ٹھانٹھہ بنایا اور اگر سندھ بھیر دین ہی یہ ٹھانٹھہ بنایا
 تو پرده نمبر ۳ کا اور پرده دھیت نمبر ۱۲ کا تو سب کی طرف
 سر کا دی وہ پرده یہ ہیں جن پر نشان ہی ٹھانٹھہ مذکور دست
 ہو جاوے گا اگر اس ٹھانٹھہ کی بھیر دین بنادین تو پرده نمبر ۳ کا اور
 پرده نمبر ۷ کا اور پرده نمبر ۱۲ کا اور نمبر ۱۰ اور ۱۶ کو کھنٹی
 کی طرف سر کا دی بھیر دین ہو جاوے گی بموجب صورت سار ملکہ
 صفحہ ۱۳ کے اگر اس ٹھانٹھہ سے الیہ بنایا ہو تو پرده نمبر ۸ کا اور نمبر ۱۳
 کا اور ۱۶ کا تو کی طرف سر کا دی الیہ ہو جاوے گی بموجب شکل سار دین

بیان ٹھانٹھہ الیہ کا

واضح ہو کہ اب یہ ٹھانٹھہ الیہ کی اس کافی کا ٹھانٹھہ یا سندھ کا ٹھانٹھہ
 بنادو تو نمبر ۳ کا اور پرده نمبر ۱۲ کا اور پرده نمبر ۱۶ کا کھنٹی کی طرف
 سر کا دو تو بموجب شکل سار بالا کے ہو جاوے اور سر کی دیکر پرده
 پرده دین جن پر نشان بنایا ہو اور اگر سندھ بھیر دین بنادو تو
 پرده نمبر ۳ کا اور پرده نمبر ۱۲ کا سو ان نشانوں کے کھنٹی کی طرف
 سر کا دو اور اگر بھیر دین بنانا ہو تو پرده نمبر ۷ کا کھنٹی کی طرف
 او تار و بھیر دین ہو جاوے گی اور یہ بھی ٹھانٹھہ بھر قائم کرنا ہو
 تو جتنے پرده اس میں ادوائے ہیں وہ سب تو بنے
 کی طرف سر کا دو ٹھانٹھہ الیہ کا قائم ہو جائے گا



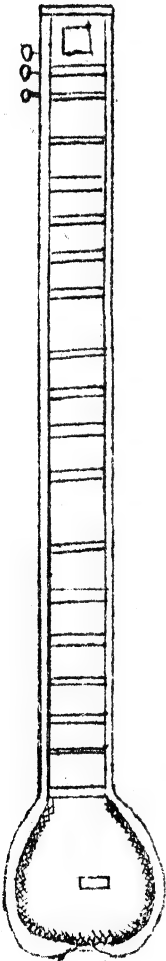
واقع ہو کہ کل ٹھاٹھ ہی ہیں اور کل راگنی وغیرہ اور راگ سب اس میں بکھر ہیں اور ان نقشہ و ٹھاٹھ وغیرہ سے کوئی چیز باہر نہیں ہو اور اگر ترکیب ساتھ لینے ٹھاٹھ وغیرہ کے سمجھ میں نہ آوے تو نیچے صفحہ نہ این نقشہ ہی بموجب اسکے عمل میں لاؤ واقع ہو کہ اس نقشہ سے نہایت فائدہ ہے اور آگے چار پہلچ قسم کے ستار بنا دیے ہیں ان کے نیچے خلاصہ حکام لکھا ہے یعنی نام راگنی کے جس راگنی کو بجانا منظور ہو اس راگنی کو دسی ٹھاٹھ میں دیکھ لیا اور بموجب ٹھاٹھ کے ستار بنالیا مگر اور اس میں اس راگنی کو بجایا اور واقع ہو کہ مثلاً راگنی کافی جو اسکے ٹھاٹھ میں بیس خیرین بجائی جاوینگے مگر ٹھاٹھ ہی رہینگا جو اس نقشہ میں تحریر کیا ہے مثلاً جس طرح سے بھیرین اس میں بیس خیرین بجائی جاوینگے کا لنگرہ اور دیس وغیرہ کا بھی کل آگے مع نقشہ اور ٹھاٹھ ستار کے لکھا ہے

ترکیب ٹھاٹھ بنانے ستار کے ٹھاٹھ الیمہ سے

نمبر پرچہ شمار	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸
نمبر ٹھاٹھ ستار	۰	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷
نام ٹھاٹھ کا	۰	ایمہ	بیس	کافی	کالنگرہ	بھیرین	ایفیا	ایفیا
دھیرت نہیں	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لکھت نہیں	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
گنہ چاروں	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
دھیرت دویم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
نکھتا نہیں	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
لکھت نہیں دوم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
گنہ چاروں دوم	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
جانب	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰

بیان ٹھاٹھ کافی کا

واضح ہو کہ جو راگنی ان میں سے بجانا ہو وہ اس ٹھاٹھ میں بجانا اور واضح نہیں
 راگنی کو طبعیت چاہے ان فہرست ٹھاٹھوں کے نیچے دیکھ لیا جیسا اسکا
 نام ہے اوسے ٹھاٹھ میں بجانا



واضح ہو کہ اس ٹھاٹھ کافی میں اتنی راگنی بجائی جاتی ہیں اور سوا اسکے بھی ہونگی وہ ٹھیکہ مکمل ہونے پر

کافی	کانونہ دہباری	شاہانہ کانونہ	جگلا	سازنگ	سببندہ	سندھ
کمانچ	ضلع	میکھدار	میان کی طار	سندھ	سودا	سودا
سکھری	نیکلو	دہلی	چوہدری			

کاشا اگر بھائی
 بھادو کو فتنہ
 آدھو اسی طرح
 اونکا ہی نہیں
 ہاتھوں کی اور
 بیکو کو کوئی
 ہونے سے اس
 ہی کو سے اس
 ہاتھ سے اس

بیان ٹھاٹھ دیس کا

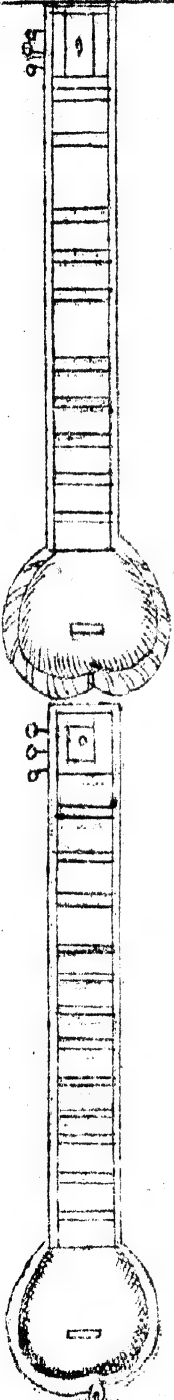
اس ٹھاٹھ میں بہ رنگینان بجائی جاوے گی سورنہا کسان
 سترہ سال تک یہیں رہا نہ سال تک دکنی دیس ساوئی
 برخصس دانے ہو کہ جو پتر اس میں بجام و دھن طہین بجائی جاوے
 لاکھی جس ٹھاٹھ میں دیکھی اسی ٹھاٹھ میں بجائی گئی غلطی نہ لگی اور
 واضح ہو کہ ٹھاٹھ میں اٹھا ٹھاٹھ میں فقط ایک پر وہ نہیں آکا
 فرق ہے اس ٹھاٹھ میں نہ انکھا نہ پڑا اور اس میں چڑھا ہوا۔

اس کا وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس

بیان ٹھاٹھ بھیر دیس کا

اس ٹھاٹھ میں بھیر دیس مالکوس کھٹ
 گو بری بھیر پلاس ٹوڈی گتھار بھیر دیس سبار
 آساو دی واضح ہو کہ جو پتر اس میں کی بجائی جائے
 ٹھاٹھ میں بجادیں جو پتر کی ب میں لکھی ہو وہ ان
 ٹھاٹھوں میں غنہ در ہوگی

اس کا وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس
 کے وہی ہے جس



واضح ہو کہ ٹھاکھالیہ کی صورت خوب بھاننا چاہیے اور اوسکو کبھی ہرگز نہ بھولنے اور سب
 ٹھاکھون میں غلطی ہوگی لازم کہ جو وقت کوئی گت بجادے تو اس کے پردہ بموجب تاجہ ٹھاکھ
 ستارہ وغیرہ کے بنالیا جب گت خوب بجائے تو پھر ٹھاکھ الیہ بنالیا تو ہرگز بھول نہوگی
 اور جو حساب کتاب میں تحریر کیا ہو سب ٹھاکھ الیہ ۵ اور گت بجائے کا حساب کھینچی
 کی طرف سے ہے اور بعضے بعضے تو نہ کہ طرقت سے بھی ہین مگر ان کے ماتھی پر لکھا ہوا ہے کہ
 یہ ٹھہرے کی طرف سے ہین اور گت کی پیشانی پر یہ بھی تحریر ہو کہ ٹھاکھ ملانا ہو ٹھاکھ
 کا نام لکھا ہو اسی ٹھاکھ میں گت بجانا اگر شاید بھول ہو تو ستارہ ٹھاکھون میں اوس
 رنگتی کا نام ضرور ہو گا پس اسی ٹھاکھ میں گت بجانا انشاء اللہ تعالیٰ ہرگز بھول نہوگی
 اور گت نہایت صحیح اور درست ہوگی اور سرور دن کے حساب کو خوب دیکھنا چاہیے

ترکیب ڈاڈر کی بول لگانی کی اور یاد کرنے کی

واضح ہو کہ بول ڈاڑھ ہوتا ہے اس کو اس ترکیب سے بکھانے کہ اول سیدھی اور اٹکل کی سیکنڈ اور
سچ میں اولیٰ مضرب کھر چون پر مار دے یہ بول ڈاڑھ ہوتا ہے اور بول بول کہ ڈھ ہوتا ہے وہ
سیدھی اور اٹکل ماری اور بول کہ ڈھ ہوتا ہے اولیٰ اور اٹکل ماری اور بول کہ ڈھ ہوتا ہے اور جو
بول کہ ڈھ ہوتا ہے وہ اسطوریہ جلدی سے دھری اور اٹکل ماری مگر اور اٹکل ماری اور اٹکل
اور دھری لوٹ جادی مگر جلدی سے لازم کہ جان دو بول بول بول بول بول بول بول بول بول بول
ساتھ دو مرتبہ مار دے تو ایک ایک اور اٹکل ماری ماری اگر دے دے دے دے دے دے دے دے دے
دو مرتبہ مار دے پس یہی بول ستار میں ہر جا پر آتے ہیں سو اسے اٹکل بول
کے اور کوئی بول نہیں ہے لازم ہو جب تحریر بالاعلیٰ میں لایا کہ غور سے انشاء
درست ہو گا فقط

واضح ہو کہ اس تجربے سے قیاس میں نہ آوے اور اس نقشہ میں دیکھو۔

[illegible]

لازم ہو جب اس ترکیب کے بول صحیح اور درست نکالو اور بلکہ د چار روز مشق کرو تاکہ یہ واضح ہو جاوے کہ یہ بول درکار ہے اور یہ بول داکا۔ جب یہ بخوبی معلوم ہو جائے تو اس گت پردہ والی کو محبوب ترکیب مع ٹھاٹھ وغیرہ کے دیکھا کر اس ترکیب سے نکالو کہ اول بول داد و دوسرے پردہ پر کھونٹی کی طرف سے دوسرا بول دارا پانچویں پردہ برا و مرتبہ بول چھٹے پردہ بردار اور چوتھا بول نمبر کے پردہ پر غرض اسی طور سے پہلے تلک بجاتے چلے جاؤ تو پھر اوپر والے نمبر پردہ سے شروع کرو و انشاء اللہ تمہارے گت درست رہے گی اور واضح ہو کہ اسی انداز سے ہر ایک گت نکالی جاوے گی جس طور سے یہ ترکیب بنادی ہے

گت پرودہ ٹھاٹھ گانی				بغیر میند کی گت			
پرودہ	نام پرودہ	پرودہ	نام پرودہ	پرودہ	نام پرودہ	پرودہ	نام پرودہ
۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱	۱
۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳	۳
۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴	۴
۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵	۵
۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶	۶
۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷	۷
۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸	۸
۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹	۹
۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰	۱۰
۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱	۱۱
۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲	۱۲
۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳	۱۳
۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴	۱۴
۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵	۱۵
۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶	۱۶
۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷	۱۷
۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸	۱۸
۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹	۱۹
۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰	۲۰
۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱	۲۱
۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲	۲۲
۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳	۲۳
۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴	۲۴
۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵	۲۵
۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶	۲۶
۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷	۲۷
۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸	۲۸
۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹	۲۹
۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰	۳۰
۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱	۳۱
۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲	۳۲
۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳	۳۳
۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴	۳۴
۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵	۳۵
۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶	۳۶
۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷	۳۷
۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸	۳۸
۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹	۳۹
۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰	۴۰
۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱	۴۱
۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲	۴۲
۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳	۴۳
۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴	۴۴
۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵	۴۵
۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶	۴۶
۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷	۴۷
۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸	۴۸
۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹	۴۹
۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰	۵۰

گت یوریاٹھاٹھہ کا لنگڑہ بحساب تو بنیہ کی طرف سے

نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده
دا	۶	دا	۶	در	۱۲
دا	۷	را	۷	دا	۱۱
را	۶	دا	۹	در	۹
در	۶	دا	۱۰	دا	۱۰
دا	۷	را	۱۱	دا	۹
در	۶	گت	آورد	را	۶
در	۹	در	۳	دا	۷
را	۷	دا	۴	را	۶
دا	۹	در	۳	در	۶
دا	۱۰	دا	۴	دا	۷
را	۱۱	را	۵	در	۶

[illegible]

گت سندھ کی بحساب کھوٹی کی طرف سے

نمبر پرودہ	نام بول	نمبر پرودہ	نام بول	نمبر پرودہ	نام بول
۶	در	۶	در	۸	در
۳	دا	۳	دا	۷	دا
۳	در	۴	دا	۶	دارا
۶	دا	۶	دا دارا	۸	در
۸	را	گت کورہ	گت کا	۷	دا
۷	دا	۹	در	۶	در
۶	دارا	۱۰	دا	۳	دا
۸	در	۱۱	در	۴	را
۷	دا	۹	دا	۶	دا دارا

نارنگی پور
میں آتی ہے
نہروہ مذکورہ
کی طرف سے
عقب کی گئی ہے

گت پیر کی ٹھاٹھ کا لشکر اور سب گیتن کھوٹی کی طرف سے

نمبر پرودہ	نام بول	نمبر پرودہ	نام بول	نمبر پرودہ	نام بول	نمبر پرودہ	نام بول
۸	در دا	۸	دا	۸	در	۱۳	دا
۹	در	۷	را	۹	در	۱۲	دا
۱۱	دا	۸	دا دارا	۱۱	در	۱۱	در
۱۲	را	گت کورہ	گت	۱۲	دا دارا	۱۲	در
۱۳	دا	۹	در	۱۳	دا دارا	۱۱	دا
۱۲	دا	۸	دا	۱۴	در	۹	در
۱۱	را	۷	در	۱۳	دا	۸	دا
۱۳	در	۹	دا	۱۵	در	۷	را
۱۱	دا	۵	را	۱۳	در	۹	دا دارا
۹	در	۶	دا دارا	۴	در	تمام شد	

داخل ہو کہ جس گت کے ماتھے پر لکھا ہو تو نہ کی طرف وہی تو نہ کی طرف سے ہے

گت ٹوری ٹھاٹھ بطور مجبوریں کے

نمبر پرده	نام بیل	نمبر پرده	نام بیل	نمبر پرده	نام بیل	نمبر پرده	نام بیل
۶	در	۸	۱۵	۱۲	را	۱۲	را
۷	۱۵	۶	۱۵	۱۱	۱۵	۱۲	۱۵
۵	در	۶	۱۲	۱۳	در	۱۵	در در
۶	۱۵	نورده	نورده	۱۲	۱۵	۸	۱۵
۶	۱۵	۸	در در	۱۲	را	۱۰	در
۸	در در	۱۰	در	۱۵	در	۱۱	۱۵
۱۰	در	۱۱	۱۵	۱۴	در	۱۳	را
۱۱	۱۵	۱۲	۱۵	۱۶	در	۹	۱۵
۱۲	در	۱۳	۱۵	۱۵	۱۵	۵	۱۵
۱۱	۱۵	۱۴	در	۱۴	در	۶	را
۱۰	را	۱۳	۱۵	۱۳	۱۵	۹	نورده

گت گوری شاه پور سنگ پور مال

نمبر بریده	نام نویل	تال	سپیکسم	نمبر بریده	نام نویل	تال	بام و سم
۳	دا	۲	۲	۶	دا	۲	۲
۴	در		۸	۸	دروا		
۳	دارا		۹	۹	را		
۶	دا	۳	۵	۵	دا		
۵	در		۵	۵	در		
۶	دارا		۶	۶	دارا		
۶	دا		۵	۵	دا		
۶	دارا	خاصے	۶	۶	دا	خاصے	
۹	در	۱	۶	۶	را		
۸	در		۶	۶	در		
۶	در		۸	۸	دا		
۶	دارا		۶	۶	در		
تورود	گت		۶	۶	دارا		

سینٹ مارٹن کی روایتیں
اس سال کی ہیں

گت ملنگ شامٹھ الیہ مع تال

نمبر پرده	نام پول	تال	بای هم	نمبر پرده	نام پول	تال	بای هم
۸	در	۱	۰	۶	در	۱	۰
۹	دادر	۰	۰	۷	دادر	۰	۰
۱۱	دادر	۰	۰	۹	در	۱	۰
۱۳	در	۲	۲	۱۰	در	۰	۰
۱۴	دادر	۰	۰	۱۱	در	۱	۰
۱۲	در	۳	۰	۸	در	۱	۰
۱۳	در	۰	۰	۹	در	۱	۲
۱۱	در	۰	۰	۱۲	در	۲	۰
۱۲	در	۰	۰	۱۱	در	۱	۰
۱۴	در	۰	۰	۹	در	۱	۰
۱۱	در	تال	۰	۸	دادر	تال	۰
۹	در	۰	۰	تمام شد			

گت بیرامی شامٹھ ستری راگ

نمبر پرده	نام پول	نمبر پرده	نام پول	نمبر پرده	نام پول
۶	در	۵	در	۱۳	در
۱۱	در	۳	در	۱۲	در
۶	دادر	۰	در	۱۱	در
۸	در	۲	در	۱۰	در
۶	در	۱۱	در	۸	در
۲	در	۱۰	در	۶	در
۳	در	۱۱	در	۴	در
۵	در	۸	در	۱۱	در
۶	در	۶	در	۱۰	در
۶	در	۲	در	۱۱	در
۶	در	تور	گت	۸	در
۵	در	۱۲	در	۶	در
۶	در	۱۵	در	۲	در
۶	در	۱۳	در	تمام شد	

کتابخانه ملی
سازمان اسناد و کتابخانه ملی
جمهوری اسلامی ایران

گفت سوہنی ٹھاٹھ برج

نمبر پده	نام بیل	تال	جاوہم	نمبر پده	نام بیل	تال	جاوہم
۰	دوخیل مار	۱		۳	دو دلا	۱	خالی
۳	دادر			۸	دو دلا		
۵	دلا			۹	دلا		
۶	دلا			۸	دلا	۲	۲
۵	دلا	۲	۲	۷	دلا		
۶	دلا			۶	دلا		
۶	دور			۶	دور	۳	
۵	دلا			۵	دلا		
۳	دور	۳		۳	دلا		
۵	دلا			۵	دلا		
۶	دور			۶	دلا		
۵	دلا			۵	دلا	خالی	خالی
۳	دلا			۶	دلا		

گت پر پاٹھا عہد کا نکرہ

نمبر پرده	نام لوبل	نمبر پرده	نام لوبل	نمبر پرده	نام لوبل	نمبر پرده	نام لوبل
۱	۳	۱	۶	۱	۱	۱	۱
۲	۱۲	۱۳	۶	۱۳	۵	۱۴	۵
۳	۱۱	در	۸	۱۴	۶	۱۵	۶
۴	۱۰	۱	۱۰	کشت	۱۰	۱۶	۸
۵	۸	۱	۱۱	در ۱	۶	۱۷	۱۰
۶	۷	۱	۱۵	در	۱۵	۱۸	۸
۷	۶	در	۱۳	در ۲	۶	در	۷
۸	۵	۱	۱۴	در ۳	۸	در ۱	۸
۹	مقام ششم	۱	۱۲	۱	۷	۱	۷

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي هدانا لهذا
ما كنا لنهتدي لولا أن هدانا الله

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

گت ماروہ ٹھٹھہ کالنگرہ

نمبر پرودہ	نام بول	نمبر پرودہ	نام بول	نمبر پرودہ	نام بول	نمبر پرودہ	نام بول	نمبر پرودہ	نام بول
۵	در	۶	را	۱۳	در	۱۰	دا	۵	دا
۶	دا	۹	دا	۱۲	دا	۲	را	۶	را
۷	در	۱۰	دا	۱۰	را	نورہ	گت	۷	دا
۹	دا	۱۱	را	۹	دا	۱	در	۵	در
۷	را	۱۲	در	۷	در	۲	دا	۹	دا
۹	دا	۱۲	دا	۹	دا	۳	در	۷	را
۱۰	دا	۱۰	در	۷	در	۵	دا	۹	دا
۱۰	دوردا	۱۲	دا	۹	دا	۶	را	۱۰	دا
۹	در	۱۳	را	۷	را	۷	دا	۱۱	را
۹	دا	۱۱	دا	۹	دا	۴	در	تمام شد	

گت بھرون راگ کے ٹھٹھہ کالنگرہ مع تال کے

نمبر پرودہ	نام بول	تال	جای سم	نمبر پرودہ	نام بول	تال	جای سم
۱۳	دا	۲	۲	۹	دا را		
۱۳	در			نورہ	گت		
۱۲	دا			۱۲	داوردا را	۲	۲
۱۱	را			۱۱	داور	۳	
۹	دا	۳		۹	دا		
۸	در			۸	را		
۷	دا			۷	دا	خالی	
۶	را			۶	دا		
۶	دا	خامے		۷	دا		
۵	دا			۸	در		
۶	را			۹	دا		
۸	در	۱		۸	در		
۹	دا			۹	دا را		
۸	در			تمام شد			

بیک راگ کی لالی
دھ بھون رتھ
کاٹھ کاٹھ
کھیا کاٹھ
راگ کی بھون رتھ
بھون رتھ
نکلی رتھ کی بھون
راگ کی بھون رتھ
بھون رتھ
بھون رتھ
بھون رتھ

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله رب العالمين
والصلاة والسلام على
سيدنا محمد وآله الطيبين
الطاهرين

اے ملتان! صاف کھائے کانگریس تو نبھ کیڑے

بنمبر پرده	نام بپول	بنمبر پرده	نام بپول	بنمبر پرده	نام بپول	بنمبر پرده	نام بپول
۱۲	در	۷	دا	۵	دا	۷	دا
۱۱	دا	۶	در	۶	در	۶	در
۹	در دا	۴	دا	۷	دا	۹	دا
۷	دا	۷	دا	۴	دا	۷	دا
۶	دا	۶	دا	۵	دا	۶	دا
۵	دا	۵	دا	۶	دا	۵	دا
۷	دا	۷	دا	۷	دا	۷	دا
۶	در	۶	در	۷	در	۶	در
۷	دا	۷	دا	۶	دا	۷	دا
۹	در	۹	در	۴	در	۹	در
۱۰	دا	۱۰	دا	۳	دا	۱۰	دا
۱۱	دا	۱۱	دا	۲	دا	۱۱	دا
۱۲	دا	۱۲	دا	۳	دا	۱۲	دا
۱۱	در دا را	۱۱	دا را	۴	دا را	۱۱	دا را
نورده	گفت	نورده	گفت	۳	دا	۳	دا
۶	در	۴	در	۶	در	۶	در

گت للت ٹھاٹھ کالت گره تو نبہ کی طرف سے

بنمبر برده	نام لیبل	بنمبر برده	نام لیبل	بنمبر برده	نام لیبل
۸	وا دارا	۱۰	نام لیبل	۲	بنمبر برده
۶	در	۱۱	را	۵	در
۸	وا در	۱۱	در وادر	۶	را وادر
۹	دا	۱۰	دا	۵	دا
۸	را	۹	را	۳	را
۵	دا	۱۰	دا	۴	دا
۶	را	۸	دا	۵	دا
۵	در	۹	را	۶	را
۶	دا	۸	در و	۵	در
۸	در	۹	در	۶	دا
۸	دا	۱۰	دا	۸	در
۹	را	۱۱	را	۶	را
۱۱	دا	توره	گشت	تمام شد	

کلیان کی ماری مسرت سے چلے گی
چھٹی گئی کتنی دیر پہلے ہی
تسلی کے سبب کیا اور
پڑتی رہی تھی
میں نے سوچا

گت گونڈ مارٹھاٹھ دیس تو نہ کی طرف

نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول
۹	در	۱۱	۱۰	۸	۷
۸	دا	۱۰	۹	۷	۶
۷	در	۹	۸	۶	۵
۶	دا	۸	۷	۵	۴
۵	در	۷	۶	۴	۳
۴	دا	۶	۵	۳	۲
۳	در	۵	۴	۲	۱
۲	دا	۴	۳	۱	۰
۱	در	۳	۲	۰	تمام شد
۰	دا	۲	۱	۰	

گت دھاسری مُٹا طبرج تو نبہ کی طر سے

نمبر پرده	نام بیل	نمبر پرده	نام بیل	نمبر پرده	نام بیل
۱	در	۱۰	در	۵	نام بیل
۲	در	۱۱	در	۶	نام بیل
۳	در	۱۲	را	۷	را
۴	در	۱۳	دا دارا	۸	در
۵	در	۱۴	کت	۹	در
۶	در	۱۵	در	۱۰	در
۷	در	۱۶	در	۱۱	در
۸	در	۱۷	در	۱۲	را
۹	در	۱۸	در	۱۳	دا دارا
۱۰	در	۱۹	در	۱۴	تمام شد

دینا داری
کھڑی کھاوی
پیداوی کھی
گوری گھری
سورجی سواری
مالکوس مالکی
میں بیچ بانی
بیکوٹ بکائی

مجلس شورای ملی
روزنامه رسمی
شماره ۱۰۰۰
تاریخ ۱۳۰۲/۰۵/۰۱

گت خاص سوہا ٹھانڈہ کافی تونہ کیلے

نمبر پودہ	نام بول	نمبر پودہ	نام بول	نمبر پودہ	نام بول	نمبر پودہ	نام بول
۱۱ اس	در	۷۲	در	۱۱	دُر دُر	۸	دار
۹ گ	در	۶۵	دار	۱۲	دا	۱۱	دا
۱۱ اس	در	۷۲	دا	۱۳	دا	۹	دا
۷	دار	۶۳	دار	۱۶	دا	۸	دا
۱۱ اس	در	گت	گت	۳	دا	۹	در
۹ گ	دا	۶	در	۱۱	دا	۸	دا
۸ م	دا	۷	دار	۱۱	در	۹	در
۹ گ	در	۸	دار	۹	دا	۶	دار
۸ م	دا	۱۱	دار	۱۱	در	۷	دا
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۶	دار

گت کھانچ پور بی باج ٹھانڈہ دیس

نمبر پودہ	نام بول	تال	جای سم	نمبر پودہ	نام بول	تال	جای سم
۱۳	دار	۶	۲	۱۱	دا	۱	
۱۳	دار	۳		گت	گت		
۱۲	دار	خالی		۵	دا	۲	۲
۱۱	دار	۲		۶	در		
۹	دا	۲	۲	۵	دا		
۸	دار	۳		۶	دا		
۹	دا	خالی		۸	دار	۳	
۸	دار	۱		۹	دا	خالی	
۹	دار	۲	۲	۱۱	دا		
۱۱	دار	۳		۱۲	در		
۱۲	دا	خالی		۱۳	در		
۱۳	در	۱		۱۴	در		
۴	در	۲	۲	۱۳	دار		
۱۳	دار	۳		۱۲	دار		
۱۲	دار	خالی		۱۱	دا		

ادارہ سب سے
راک کا مودہ
دھانسی کا دار
مکب دھول
نیمہ جی باجی
دیکھا جی جی
کا مودہ سب سے
نیمہ جی جی
نارنگی کا دار
گت راک کا دار
دیکھا جی جی
مکب دھول
سب سے

گت للت ٹھاٹھ این تو نبہ کی طرف سر

نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول
۶-	در	۱۱	در	۳	دا	۴	در
۸	دا	۱۲	در	۳	دهرا	۵	دا
۹	دادارا	۱۳	دارا	۴	در	۵	دا
۹	دا	۶-	دادار	۳	دا	۵	دا
۱۰	دا	۵	دارا	۱	در	۶	در
۱۳	دا	۵	دا	۲	دا	۶	دا
۱۳	در	۶-	دا	۳	دا	۹	دا
۱۱	در	۸	دا	۲	دا	۸	دا
۹	در	تورہ	گت	۳	دا	۶	در
۱۰	دا	۶	در در	۲	در	۵	دارا
۱۲	دا	۵	دارا	۲	دا	۵	دا
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۸	دارا

گت شام ٹھاٹھ این تو نبہ کی طرف سر

نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول
۹	دادار	۹	دادار	تورہ	گت	۴	دا
۵	دا	۴	دا	۱	دا	۵	در
۶-	دا	۶-	دا	۲	در	۶	دارا
۵	دادارا	۹	دادا	۳	دا	۹	دادار
۶-	در	۱۰	دا	۴	دا	۹	دادار
۴	دا	۱۱	در	۵	دا	۱۰	دا
۶	در	۱۲	دا	۲	دا	۱۱	در
۵	دا	۱۰	دار	۳	دا	۱۲	دا
۶-	دا	۱۱	دارا	۳	در	۹	در
۰	۰	۰	۰	۰	۰	۱۱	دارا

ادریس پورہ مالک
گوری کورڈ بیان
سوی راگ سوم خ
راگ اویسٹاں اور
چوکہ مرثیہ اور
چین و خفا کی اسکا
لیست ناک سری
اور کب اور کب
سنت و سنی اور
ننگ گوری سے
اسداری گوری
دار و دین

تسلیل اشار

۴۹

گت کانسکره ٹھاٹھ پج

نمبر پورہ	نام پول	تال	جای سم	نمبر پورہ	نام پول	تال	جای سم
۴	دال پورہ و پار	۲	۲	۵	در دوا		
۵	در خلا شاد			۶	را		
۳	درا			۷	درا	۳	
۴	درا			۸	در		
۵	درا			۹	درا		
۸	درا	۵		۱۰	را		
۶	درا			۱۱	درا	خالی	
۷	درا			۱۲	درا		
۹	درا			۱۳	درا		
۱۰	درا			۱۴	درا		
۱۱	درا			۱۵	درا		
۱۲	درا			۱۶	درا		
۱۳	درا			۱۷	درا		
۱۴	درا			۱۸	درا		
۱۵	درا			۱۹	درا		
۱۶	درا			۲۰	درا		

گت جیجی بنتی ٹھاٹھ الیم

نمبر پورہ	نام پول	نمبر پورہ	نام پول	نمبر پورہ	نام پول
۶	در دوا	۹	در	۳	درا
۱۲	در دوا	۸	درا	۲	درا
۱۱	درا	۷	در	۳	در دوا
۹	درا	۶	درا	۶	در در در
۹	در	۵	درا	۸	در
۸	درا	۶	در دوا	۹	در
۷	در	۶	در	۱۰	در
۸	درا	۳	درا	۹	درا
۶	درا	۳	در	۸	در
۷	در دوا	۶	درا	۷	درا
تورہ	گت	۴	درا	۶	درا
۰	۰	۰	۰	۰	دوا درا

اس ساری کتاب الیم
کاغذ و مرکب و کورہ
سہ اولیہ میں منسوب ہے
مکتبہ دارالعلوم دیوبند
اس ساری نوٹری
شعبہ دارالعلوم
دیوبند
۱۱

سبقت کی گت ٹھاٹھ کا لنگڑہ

نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول
۱	در	۹	دا	۶	دا	۳	دا	۲	دا
۲	در	۱۰	دا	۵	در	۴	در	۱	دا
۳	دا	۱۱	در	۴	دا	۳	دا	۱	دا
۴	دا	۱۲	در	۳	دا	۲	در	۱	دا
۵	در	۱۳	دا	۲	دا	۱	دا	۱	دا
۶	دا	۱۴	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷	در	۱۵	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸	دا	۱۶	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۹	در	۱۷	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۰	دا	۱۸	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۱	در	۱۹	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۲	دا	۲۰	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۳	در	۲۱	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۴	دا	۲۲	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۵	در	۲۳	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۶	دا	۲۴	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۷	در	۲۵	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۸	دا	۲۶	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۱۹	در	۲۷	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۰	دا	۲۸	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۱	در	۲۹	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۲	دا	۳۰	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۳	در	۳۱	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۴	دا	۳۲	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۵	در	۳۳	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۶	دا	۳۴	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۷	در	۳۵	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۸	دا	۳۶	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۲۹	در	۳۷	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۰	دا	۳۸	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۱	در	۳۹	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۲	دا	۴۰	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۳	در	۴۱	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۴	دا	۴۲	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۵	در	۴۳	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۶	دا	۴۴	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۷	در	۴۵	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۸	دا	۴۶	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۳۹	در	۴۷	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۰	دا	۴۸	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۱	در	۴۹	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۲	دا	۵۰	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۳	در	۵۱	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۴	دا	۵۲	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۵	در	۵۳	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۶	دا	۵۴	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۷	در	۵۵	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۸	دا	۵۶	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۴۹	در	۵۷	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۰	دا	۵۸	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۱	در	۵۹	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۲	دا	۶۰	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۳	در	۶۱	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۴	دا	۶۲	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۵	در	۶۳	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۶	دا	۶۴	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۷	در	۶۵	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۸	دا	۶۶	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۵۹	در	۶۷	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۰	دا	۶۸	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۱	در	۶۹	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۲	دا	۷۰	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۳	در	۷۱	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۴	دا	۷۲	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۵	در	۷۳	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۶	دا	۷۴	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۷	در	۷۵	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۸	دا	۷۶	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۶۹	در	۷۷	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۰	دا	۷۸	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۱	در	۷۹	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۲	دا	۸۰	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۳	در	۸۱	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۴	دا	۸۲	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۵	در	۸۳	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۶	دا	۸۴	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۷	در	۸۵	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۸	دا	۸۶	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۷۹	در	۸۷	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۰	دا	۸۸	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۱	در	۸۹	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۲	دا	۹۰	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۳	در	۹۱	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۴	دا	۹۲	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۵	در	۹۳	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۶	دا	۹۴	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۷	در	۹۵	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۸	دا	۹۶	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۸۹	در	۹۷	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۹۰	دا	۹۸	در	۱	دا	۱	در	۱	دا
۹۱	در	۹۹	دا	۱	دا	۱	در	۱	دا
۹۲	دا	۱۰۰	در	۱	دا	۱	در	۱	دا

گت پیلو کی مع نیشد و ز فرسہ کی جھاٹہ کافی

نمبر پرده	نام بول	گھسیٹہ نیند کی	نمبر مرد
۶	در	.	نوار د
۵	دار در	.	در
۶	دا	.	در
۶	را دارا	فدین پرده مد تم تک	در
۶	را	گندھار آٹھوین پرده	در
۶	ور دار در	ادتری لندھار کی نیند	در
۶	دا	.	در
۵	را	مسمر کے پرده تک	در
۶	در دارا	.	در

[illegible]

اول توڑہ گت پیلوکا			
نمبر پرده	نام بول	گسیٹہ مینڈ کی	زخم مرہ
۶	در		لٹا در
۵	دا	تھوڑی سی تل برابر	"
۶	در		"
۸	دا	تھوڑی سی	"
۶	دا		"
۱۱	دا دارا	ادتری د بصوت کی	"
۱۱	در		"
۸	دا	تھوڑی سی تل برابر	
۱۱	در		
۶	دارا		
۹	دا دارا		نوبین پرده کی چھڑ پڑ چک
توڑہ دوم گت پیلوکا			
نمبر پرده	نام بول	گسیٹہ مینڈ کی	زخم مرہ
۸	در		بہر کے پرده کی نوبین تک
۷	دا		
۸	در		
۶	دا		
۵	دا		
۳	دا دار		
۵	دا دارا		
۶	دا دار		
۷	دا دارا دار	نوبین پرده تک	
۷	دا	چٹائی گندھاڑ تک	
۸	در		نوبین پرده تک
۷	دا		
۸	در		
۶	دا		
۵	دا		
۶	دا دارا		

اور مودی کی اس
شہریت پر کیا ہون
کے جو مودی کی
ہے مودی کی
کے ملکین کی
تو ان کی کو
ہیں کہ یہ

گت جنگلاٹھاٹھ کافی

نمبر پرده	نام بول	ترکیب بل نگینکی	پنڈ کی گھیٹہ	زفر مرہ
۶	در			ساتوین پرده پر
۴	دا	دو پرده پر چوتھا تیسرا		
۳	در			
۶	دا			
۷	را دادا	نوبین پرده مدھم تک		
۷	را	ادتری گندھار کی		
۷	دادا	نوبین پرده مدھم تک		
۶	در		ساتوین پرده پر	
۶	دا		چھ پرده پر چوتھا	
۴	را			
۳	دا			
۶	دارا			

توڑہ گت جنگلا کا

نمبر پرده	نام بول	پنڈ کی گھیٹہ	زفر مرہ
۷	در وادار	نوبین پرده ادتری مدھم تک	نرا در
۷	دادا	چڑھی گندھار کی	۱۱
۷	دادارا	نوبین پرده مدھم تک	۱۱
۷	در	نوبین پرده مدھم تک	۱۱
۷	دادار	چڑھی گندھار تک	۱۱
۷	دارا		۱۱
۷	۱۱	ادتری گندھار تک	۱۱
۷	دارا		۱۱

شامانیہ جنگلا کا زفرہ
نوبین پرده مدھم تک
چھ پرده پر چوتھا
گندھار کی گندھار کی
کاشیہ مارا بلادول

دھامی دھول
سمی سنگاراک کا زفرہ
۱۱

گت بھپاس ٹھاٹھہ الیہ مع مال و رسم کے

نمبر پرده	نام بول	سمال	جای سم	نمبر پرده	نام بول	سمال	جای سم
۱	در			۵	در	۱	جای سم
۵	در			۷	در		
۶	در			۸	در		
۹	در			۱۰	در		
۱۱	در			۹	در		
۱۵	در			۱۰	در		
۱۶	در			۱۲	در		
۱۷	در		۲	۱۰	در	۲	
۱۸	در			۱۲	در		
۱۹	در			۸	در	۳	
۲۰	در			۱۵	در		
۲۱	در	حالی		۸	در	حالی	
۲۲	در			۷	در		
۲۳	در			۶	در		

گت سربراگ کی ٹھانڈی پیچ

شماره	نام اول	نام دوم	نام اول	نام دوم	نام اول	نام دوم	نام اول	نام دوم
۱	۱۳	۱۲	۱۰	۱۱	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴
۲	۱۴	۱۳	۱۱	۱۲	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
۳	۱۵	۱۴	۱۲	۱۳	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۴	۱۶	۱۵	۱۳	۱۴	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷
۵	۱۷	۱۶	۱۴	۱۵	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸
۶	۱۸	۱۷	۱۵	۱۶	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹
۷	۱۹	۱۸	۱۶	۱۷	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰
۸	۲۰	۱۹	۱۷	۱۸	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱
۹	۲۱	۲۰	۱۸	۱۹	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲
۱۰	۲۲	۲۱	۱۹	۲۰	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
۱۱	۲۳	۲۲	۲۰	۲۱	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴
۱۲	۲۴	۲۳	۲۱	۲۲	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵
۱۳	۲۵	۲۴	۲۲	۲۳	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶
۱۴	۲۶	۲۵	۲۳	۲۴	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷
۱۵	۲۷	۲۶	۲۴	۲۵	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸
۱۶	۲۸	۲۷	۲۵	۲۶	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹
۱۷	۲۹	۲۸	۲۶	۲۷	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
۱۸	۳۰	۲۹	۲۷	۲۸	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱
۱۹	۳۱	۳۰	۲۸	۲۹	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲
۲۰	۳۲	۳۱	۲۹	۳۰	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳
۲۱	۳۳	۳۲	۳۰	۳۱	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴
۲۲	۳۴	۳۳	۳۱	۳۲	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵
۲۳	۳۵	۳۴	۳۲	۳۳	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶
۲۴	۳۶	۳۵	۳۳	۳۴	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷
۲۵	۳۷	۳۶	۳۴	۳۵	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸
۲۶	۳۸	۳۷	۳۵	۳۶	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹
۲۷	۳۹	۳۸	۳۶	۳۷	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
۲۸	۴۰	۳۹	۳۷	۳۸	۳۸	۳۹	۴۰	۴۱
۲۹	۴۱	۴۰	۳۸	۳۹	۳۹	۴۰	۴۱	۴۲
۳۰	۴۲	۴۱	۳۹	۴۰	۴۰	۴۱	۴۲	۴۳
۳۱	۴۳	۴۲	۴۰	۴۱	۴۱	۴۲	۴۳	۴۴
۳۲	۴۴	۴۳	۴۱	۴۲	۴۲	۴۳	۴۴	۴۵
۳۳	۴۵	۴۴	۴۲	۴۳	۴۳	۴۴	۴۵	۴۶
۳۴	۴۶	۴۵	۴۳	۴۴	۴۴	۴۵	۴۶	۴۷
۳۵	۴۷	۴۶	۴۴	۴۵	۴۵	۴۶	۴۷	۴۸
۳۶	۴۸	۴۷	۴۵	۴۶	۴۶	۴۷	۴۸	۴۹
۳۷	۴۹	۴۸	۴۶	۴۷	۴۷	۴۸	۴۹	۵۰
۳۸	۵۰	۴۹	۴۷	۴۸	۴۸	۴۹	۵۰	۵۱
۳۹	۵۱	۵۰	۴۸	۴۹	۴۹	۵۰	۵۱	۵۲
۴۰	۵۲	۵۱	۴۹	۵۰	۵۰	۵۱	۵۲	۵۳
۴۱	۵۳	۵۲	۵۰	۵۱	۵۱	۵۲	۵۳	۵۴
۴۲	۵۴	۵۳	۵۱					

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

گت میان کی بارٹھاٹھ کا فی

گت میان کی مدار ٹھاٹھ کا فی					
نمبر پردہ	نام بول	نمبر پردہ	نام بول	نمبر پردہ	نام بول
۹	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۶	در	۹	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۶	در	۶	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۳	در	۶	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۲	در	۶	دارا در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۱۰	کھانا تار	۱۱	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۳	دارا در	۶	دارا در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۴	در	۱۱	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۴	در	۸	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۴	دارا	۶	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۳	در	۶	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۶	دارا	۶	در	نمبر پردہ	نمبر پردہ
گت جہا گراٹھاٹھ ایہ پورنی باج من					
نمبر پردہ	نام بول	نمبر پردہ	نام بول	نمبر پردہ	نام بول
۶	دارا	۹	دارا	۱۳	در در
۸	در	۸	دارا	۱۲	در در
۹	در	۶	دارا	۱۱	در در
۱۱	در	۹	دارا	۹	در در
۱۱	در	۶	در در	۸	در در
۸	در	۵	دارا در	۹	در در
۹	در	۲	دارا	۱۱	در در
۱۱	در	۲	در	۸	در
۸	در	۶	در در	۹	دارا در
۸	در	۹	در در	۸	در در
۷	در	۸	دارا در	۹	دارا در
۶	دارا	۶	در	۱۱	دارا
۸	در	تورہ	گت	۱۲	در در

بانت سارا جادو
نمبر پرده کے گوتی
سیا و تہی پورنی
نمبر پرده کے گوتی
نمبر پرده کے گوتی

نمبر پرده کے گوتی
نمبر پرده کے گوتی
نمبر پرده کے گوتی
نمبر پرده کے گوتی
نمبر پرده کے گوتی

گت مس ٹھاٹھ راننی چھایا کا

نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول
۸	در	۶	را	۱۱	در	۱۱	را
۷	در	۷	را	۱۲	در	۱۰	را
۱۱	در	۸	دارا	۱۳	در	۸	را
۱۰	در	تورہ	گت	۱۴	را	۷	را
۱۱	را	۸	در	۱۵	در	۸	در
۱۰	در	۷	در	۱۶	در	۷	در
۸	در	۱۱	در	۱۱	را	۶	در
۷	را	۱۰	در	۱۲	در	۵	در
۸	در	۱۱	را	۱۰	را	۶	در
۷	در	۱۱	را	۱۱	در	۷	در
۶	در	۱۰	دارا	۱۱	در	۷	در
۶	در	۱۱	را	۱	را	۸	دارا
۵	در	۰	۰	۰	۰	۰	۰

گت رام کلی ٹھاٹھ کا لنگرہ

نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول
۵	در	۱۱	دارا	۸	در	۱۲	در
۶	در	۱۱	در	۹	در	۱۱	در
۸	در	۱۲	در	۸	در	۹	در
۹	را	۱۱	در	۷	در	۸	در
۱۱	دارا	۱۲	را	۶	دارا	۷	در
۱۲	دارا	۹	تورہ	گت	۸	در	۱۱
۱۱	دارا	۱۱	در	۹	در	۱۲	در
۱۲	را	۸	در	۱۳	در	۷	در
۱۱	در	۹	را	۱۳	در	۷	در
۹	در	۷	در	۱۳	در	۶	دارا
۰	در	۷	در	۱۳	در	۰	۰

بانی گت کی
تسلی استار
گت مس ٹھاٹھ
راکھی چھایا کا
گت رام کلی
ٹھاٹھ کا لنگرہ

گت رام کلی
ٹھاٹھ کا لنگرہ
گت مس ٹھاٹھ
راکھی چھایا کا
گت رام کلی
ٹھاٹھ کا لنگرہ

گت نور سازنگ ٹھاٹھ دیس مین

نمبر پڑھ	نام پول	زخمرہ و منیڈ	نمبر پڑھ	نام پول	زخمرہ و منیڈ
۲	دور		۹	کدا	زخمرہ و منیڈ
۳	درا		۸	درا	
۶	در		۶	درا	زخمرہ و منیڈ
۷	درا	بہم کی منیڈ	۹	دور	
۷	درا درا درا	تار ہلاک	۸	درا	
۷	کدا		۶	دور	
۶	دور		۴	درا	
۵	درا		۰	کھانا	
۶	درا		۶	درا	
۸	درا		۴	درا	

گت سترہ کلیان کی ٹھاٹھ زمین

نمبر پرده	نام بیل	زمره و منید	نمبر پرده	نام بیل	زمره و منید
۸	دور	۳	۱	دور	۱
۷	دور	۵	۲	دور	۲
۶	دور	۶	۳	دور	۳
۵	دور	۸	۴	دور	۴
۴	دور	۷	۵	دور	۵
۳	دور	۶	۶	دور	۶
۲	دور	۵	۷	دور	۷
۱	دور	۴	۸	دور	۸
		۳	۹	دور	۹
		۲	۱۰	دور	۱۰
		۱	۱۱	دور	۱۱
			۱۲	دور	۱۲
			۱۳	دور	۱۳
			۱۴	دور	۱۴
			۱۵	دور	۱۵
			۱۶	دور	۱۶
			۱۷	دور	۱۷
			۱۸	دور	۱۸
			۱۹	دور	۱۹
			۲۰	دور	۲۰

سنگی منیر کے گزرتے ہوئے
سردیوں میں
سرخ شادیں
نیا بارہ سنبھان
سین رگنی
اور کھٹا
نکلان میں
سنگی منیر کے
سنگی منیر کے
سنگی منیر کے

گت دیس کی ٹھاٹھ کھاج کی

مکتب پرده	نام بول	نیت زفرمه	مکتب پرده	نام بول	نیت زفرمه
۶	د	زفرمه	۶	دادا	دادا
۵	د	زفرمه	۱۲	د	زفرمه
۶	د	زفرمه	۱۱	د	زفرمه
۶	د	زفرمه	۹	د	زفرمه
۸	د	زفرمه	۸	د	زفرمه
۶	د	زفرمه	۶	د	زفرمه
۱۱	د	زفرمه	۹	د	زفرمه
۶	د	زفرمه	۸	د	زفرمه
۸	د	زفرمه	۶	د	زفرمه
۶	د	زفرمه	۵	د	زفرمه
۵	د	زفرمه	۶	د	زفرمه

وقتورنگت دیس کی

نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول	نمبر پرده	نام بول
۱۰	دُر	۶	دُر دُر ارا	۷	دُر دُر ارا
۱۱	دُر	نورده	گست	۸	دُر
۱۲	دُر	۹	دُر	۹	دُر
۱۳	دُر	۱۰	دُر	۱۰	دُر
۱۴	دُر	۱۱	دُر	۱۱	دُر
۱۵	دُر	۱۲	دُر	۱۲	دُر
۱۶	دُر	۱۳	دُر	۱۳	دُر
۱۷	دُر	۱۴	دُر	۱۴	دُر
۱۸	دُر	۱۵	دُر	۱۵	دُر
۱۹	دُر	۱۶	دُر	۱۶	دُر
۲۰	دُر	۱۷	دُر	۱۷	دُر
۲۱	دُر	۱۸	دُر	۱۸	دُر
۲۲	دُر	۱۹	دُر	۱۹	دُر
۲۳	دُر	۲۰	دُر	۲۰	دُر
۲۴	دُر	۲۱	دُر	۲۱	دُر
۲۵	دُر	۲۲	دُر	۲۲	دُر
۲۶	دُر	۲۳	دُر	۲۳	دُر
۲۷	دُر	۲۴	دُر	۲۴	دُر
۲۸	دُر	۲۵	دُر	۲۵	دُر
۲۹	دُر	۲۶	دُر	۲۶	دُر
۳۰	دُر	۲۷	دُر	۲۷	دُر
۳۱	دُر	۲۸	دُر	۲۸	دُر
۳۲	دُر	۲۹	دُر	۲۹	دُر
۳۳	دُر	۳۰	دُر	۳۰	دُر
۳۴	دُر	۳۱	دُر	۳۱	دُر
۳۵	دُر	۳۲	دُر	۳۲	دُر
۳۶	دُر	۳۳	دُر	۳۳	دُر
۳۷	دُر	۳۴	دُر	۳۴	دُر
۳۸	دُر	۳۵	دُر	۳۵	دُر
۳۹	دُر	۳۶	دُر	۳۶	دُر
۴۰	دُر	۳۷	دُر	۳۷	دُر
۴۱	دُر	۳۸	دُر	۳۸	دُر
۴۲	دُر	۳۹	دُر	۳۹	دُر
۴۳	دُر	۴۰	دُر	۴۰	دُر
۴۴	دُر	۴۱	دُر	۴۱	دُر
۴۵	دُر	۴۲	دُر	۴۲	دُر
۴۶	دُر	۴۳	دُر	۴۳	دُر
۴۷	دُر	۴۴	دُر	۴۴	دُر
۴۸	دُر	۴۵	دُر	۴۵	دُر
۴۹	دُر	۴۶	دُر	۴۶	دُر
۵۰	دُر	۴۷	دُر	۴۷	دُر
۵۱	دُر	۴۸	دُر	۴۸	دُر
۵۲	دُر	۴۹	دُر	۴۹	دُر
۵۳	دُر	۵۰	دُر	۵۰	دُر
۵۴	دُر	۵۱	دُر	۵۱	دُر
۵۵	دُر	۵۲	دُر	۵۲	دُر
۵۶	دُر	۵۳	دُر	۵۳	دُر
۵۷	دُر	۵۴	دُر	۵۴	دُر
۵۸	دُر	۵۵	دُر	۵۵	دُر
۵۹	دُر	۵۶	دُر	۵۶	دُر
۶۰	دُر	۵۷	دُر	۵۷	دُر
۶۱	دُر	۵۸	دُر	۵۸	دُر
۶۲	دُر	۵۹	دُر	۵۹	دُر
۶۳	دُر	۶۰	دُر	۶۰	دُر
۶۴	دُر	۶۱	دُر	۶۱	دُر
۶۵	دُر	۶۲	دُر	۶۲	دُر
۶۶	دُر	۶۳	دُر	۶۳	دُر
۶۷	دُر	۶۴	دُر	۶۴	دُر
۶۸	دُر	۶۵	دُر	۶۵	دُر
۶۹	دُر	۶۶	دُر	۶۶	دُر
۷۰	دُر	۶۷	دُر	۶۷	دُر
۷۱	دُر	۶۸	دُر	۶۸	دُر
۷۲	دُر	۶۹	دُر	۶۹	دُر
۷۳	دُر	۷۰	دُر	۷۰	دُر
۷۴	دُر	۷۱	دُر	۷۱	دُر
۷۵	دُر	۷۲	دُر	۷۲	دُر
۷۶	دُر	۷۳	دُر	۷۳	دُر
۷۷	دُر	۷۴	دُر	۷۴	دُر
۷۸	دُر	۷۵	دُر	۷۵	دُر
۷۹	دُر	۷۶	دُر	۷۶	دُر
۸۰	دُر	۷۷	دُر	۷۷	دُر
۸۱	دُر	۷۸	دُر	۷۸	دُر

یہ دو گوراؤسی اسی گت دیس کے ہن

[illegible]

گت سوبا کانڑہ ٹھاٹھ کافی مین

نمبر پورہ	نام پول	زفریہ دینشہ	نمبر پورہ	نام پول	زفریہ سینڈ
۶	ڈر ڈا		۴	ڈا	
۱۲	ڈر ڈا	پینڈا دتتری گھادی	۶	در	
۹	ڈا		۸	دا	
۱۱	ڈا		۹	را	
۸	ڈا ڈا	پینڈا مدھم لوہن ہڑدی	۱۱	ڈا ڈا	
۷	ڈر ڈا	تاہار بلار	۱۱	ڈا	
۸	ڈر		۹	ڈا	
۹	ڈا		۱۱	ڈا	
۱۱	ڈا ڈا		۱۳	ڈا ڈا	زفریہ کے ساتھ
۷	ڈا		۱۳	ڈا	
۶	ڈا ڈا		۷	را	
۶	ڈا		۷	ڈا	
۶	ڈر	زفریہ کے ساتھ	۶	ڈا ڈا	

سید احمد علی شاہ
میرزا محمد علی شاہ
محمد علی شاہ
محمد علی شاہ
محمد علی شاہ
محمد علی شاہ
محمد علی شاہ
محمد علی شاہ

لوہیان ملائے
جو کچھ اسنادی
روشنی عادی سے
اے کب کر کے اوجھ
کے ہیں

گت مانگ جنھجھلی ٹھاٹھ الیہ بلاول من

نمبر پردہ	نام بول	نمبر پردہ	نام بول	نمبر پردہ	نام بول
۸	ڈر ڈر	۱۲	ڈر ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۹	ڈر	۱۱	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۱۱	ڈر	۱۱	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۱۱	ڈر	۹	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۹	ڈر	۷	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۷	ڈر	۸	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۸	ڈر	۱۱	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۹	ڈر	۹	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۱۱	ڈر	۷	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۹	ڈر	۱۱	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۷	ڈر	۹	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۸	ڈر	۷	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۱۱	ڈر ڈر	۸	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
تورہ	گت	۱۱	ڈر ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۱۲	ڈر	۰	۰	نمبر پردہ	نمبر پردہ

گت سوڑٹھ ٹھاٹھ دیس

نمبر پردہ	نام بول	نمبر پردہ	نام بول	نمبر پردہ	نام بول
۸	ڈر	۱۱	ڈر ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۸	ڈر	۹	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۷	ڈر	۱۱	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۹	ڈر	۱۱	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۱۱	ڈر	۹	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۱۲	ڈر ڈر	۷	ڈر	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۱۲	ڈر ڈر	۰	۰	نمبر پردہ	نمبر پردہ

ایسی قوم کو کہتا ہوں
جس کو خدا تعالیٰ نے
اپنے رسولوں سے
محبوب فرمایا ہے
اور ان کے پیروں کو
اپنے محبوبوں میں
شمار کیا ہے

دولون توڑہ گت سپورٹھ کے

نمبر پردہ	نام بول	نمبر پردہ	نمبر پردہ	نمبر پردہ
۹	ڈر	۹	ڈر	نمبر پردہ
۱۰	ڈر	۸	ڈر	نمبر پردہ
۸	ڈر	۶	ڈر	نمبر پردہ
۶	ڈر	۶	ڈر	نمبر پردہ
۷	ڈر	۱۲	ڈر	نمبر پردہ
۷	ڈر	۱۲	ڈر	نمبر پردہ
۸	ڈر	۶	ڈر	نمبر پردہ
۱۱	ڈر	۷	ڈر	نمبر پردہ
۹	ڈر	۶	ڈر	نمبر پردہ
۷	ڈر	۴	ڈر	نمبر پردہ
توڑہ گت	ڈر	۲	ڈر	نمبر پردہ

گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین

نمبر پردہ	نام بول	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۶	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۳	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۴	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۶	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۷	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۸	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۸	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۷	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۶	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۸	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۷	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین
۵	ڈر	گت جھنجھوتی ٹھاٹھ الیمین

نمبر پردہ ۱۱
نمبر پردہ ۱۲
نمبر پردہ ۱۳
نمبر پردہ ۱۴
نمبر پردہ ۱۵
نمبر پردہ ۱۶
نمبر پردہ ۱۷
نمبر پردہ ۱۸
نمبر پردہ ۱۹
نمبر پردہ ۲۰
نمبر پردہ ۲۱
نمبر پردہ ۲۲
نمبر پردہ ۲۳
نمبر پردہ ۲۴
نمبر پردہ ۲۵
نمبر پردہ ۲۶
نمبر پردہ ۲۷
نمبر پردہ ۲۸
نمبر پردہ ۲۹
نمبر پردہ ۳۰
نمبر پردہ ۳۱
نمبر پردہ ۳۲
نمبر پردہ ۳۳
نمبر پردہ ۳۴
نمبر پردہ ۳۵
نمبر پردہ ۳۶
نمبر پردہ ۳۷
نمبر پردہ ۳۸
نمبر پردہ ۳۹
نمبر پردہ ۴۰
نمبر پردہ ۴۱
نمبر پردہ ۴۲
نمبر پردہ ۴۳
نمبر پردہ ۴۴
نمبر پردہ ۴۵
نمبر پردہ ۴۶
نمبر پردہ ۴۷
نمبر پردہ ۴۸
نمبر پردہ ۴۹
نمبر پردہ ۵۰
نمبر پردہ ۵۱
نمبر پردہ ۵۲
نمبر پردہ ۵۳
نمبر پردہ ۵۴
نمبر پردہ ۵۵
نمبر پردہ ۵۶
نمبر پردہ ۵۷
نمبر پردہ ۵۸
نمبر پردہ ۵۹
نمبر پردہ ۶۰
نمبر پردہ ۶۱
نمبر پردہ ۶۲
نمبر پردہ ۶۳
نمبر پردہ ۶۴
نمبر پردہ ۶۵
نمبر پردہ ۶۶
نمبر پردہ ۶۷
نمبر پردہ ۶۸
نمبر پردہ ۶۹
نمبر پردہ ۷۰
نمبر پردہ ۷۱
نمبر پردہ ۷۲
نمبر پردہ ۷۳
نمبر پردہ ۷۴
نمبر پردہ ۷۵
نمبر پردہ ۷۶
نمبر پردہ ۷۷
نمبر پردہ ۷۸
نمبر پردہ ۷۹
نمبر پردہ ۸۰
نمبر پردہ ۸۱
نمبر پردہ ۸۲
نمبر پردہ ۸۳
نمبر پردہ ۸۴
نمبر پردہ ۸۵
نمبر پردہ ۸۶
نمبر پردہ ۸۷
نمبر پردہ ۸۸
نمبر پردہ ۸۹
نمبر پردہ ۹۰
نمبر پردہ ۹۱
نمبر پردہ ۹۲
نمبر پردہ ۹۳
نمبر پردہ ۹۴
نمبر پردہ ۹۵
نمبر پردہ ۹۶
نمبر پردہ ۹۷
نمبر پردہ ۹۸
نمبر پردہ ۹۹
نمبر پردہ ۱۰۰

توڑہ حکمت کا

توڑہ کھانج کا			
نمبر پرچہ	نام بول	نمبر پرچہ	نمبر پرچہ
۶	ک	۱۳	نہ دفرمہ
۸	د	۱۳	نہ کمرنگی
۹	د	۸	د
۱۱	د	۹	د
۱۳	د	۱۱	د
۱۳	د	۱۳	د

گت بھاگ کی ٹھاٹھ الیہ میں

نمبر پروردہ	نام لویل	نیشہ وزفرمہ	نمبر پروردہ	نام لویل	نیشہ وزفرمہ
۵	ڈر	ر	۶	ڈر	ر
۶	ڈر	ر	۷	ڈر	ر
۸	ڈر	ر	۹	ڈر	ر
۱۱	ڈر	ر	۱۲	ڈر	ر
۱۳	ڈر	ر	۱۴	ڈر	ر
۱۵	ڈر	ر	۱۶	ڈر	ر
۱۷	ڈر	ر	۱۸	ڈر	ر
۱۹	ڈر	ر	۲۰	ڈر	ر
۲۱	ڈر	ر	۲۲	ڈر	ر
۲۳	ڈر	ر	۲۴	ڈر	ر
۲۵	ڈر	ر	۲۶	ڈر	ر
۲۷	ڈر	ر	۲۸	ڈر	ر
۲۹	ڈر	ر	۳۰	ڈر	ر
۳۱	ڈر	ر	۳۲	ڈر	ر
۳۳	ڈر	ر	۳۴	ڈر	ر
۳۵	ڈر	ر	۳۶	ڈر	ر
۳۷	ڈر	ر	۳۸	ڈر	ر
۳۹	ڈر	ر	۴۰	ڈر	ر
۴۱	ڈر	ر	۴۲	ڈر	ر
۴۳	ڈر	ر	۴۴	ڈر	ر
۴۵	ڈر	ر	۴۶	ڈر	ر
۴۷	ڈر	ر	۴۸	ڈر	ر
۴۹	ڈر	ر	۵۰	ڈر	ر
۵۱	ڈر	ر	۵۲	ڈر	ر
۵۳	ڈر	ر	۵۴	ڈر	ر
۵۵	ڈر	ر	۵۶	ڈر	ر
۵۷	ڈر	ر	۵۸	ڈر	ر
۵۹	ڈر	ر	۶۰	ڈر	ر
۶۱	ڈر	ر	۶۲	ڈر	ر
۶۳	ڈر	ر	۶۴	ڈر	ر
۶۵	ڈر	ر	۶۶	ڈر	ر
۶۷	ڈر	ر	۶۸	ڈر	ر
۶۹	ڈر	ر	۷۰	ڈر	ر
۷۱	ڈر	ر	۷۲	ڈر	ر
۷۳	ڈر	ر	۷۴	ڈر	ر
۷۵	ڈر	ر	۷۶	ڈر	ر
۷۷	ڈر	ر	۷۸	ڈر	ر
۷۹	ڈر	ر	۸۰	ڈر	ر
۸۱	ڈر	ر	۸۲	ڈر	ر
۸۳	ڈر	ر	۸۴	ڈر	ر
۸۵	ڈر	ر	۸۶	ڈر	ر
۸۷	ڈر	ر	۸۸	ڈر	ر
۸۹	ڈر	ر	۹۰	ڈر	ر
۹۱	ڈر	ر	۹۲	ڈر	ر
۹۳	ڈر	ر	۹۴	ڈر	ر
۹۵	ڈر	ر	۹۶	ڈر	ر
۹۷	ڈر	ر	۹۸	ڈر	ر
۹۹	ڈر	ر	۱۰۰	ڈر	ر

[illegible]

گت جھنجھوٹی ٹھاکھ الہین					
نمبر پرہ	نام بول	زفر مہ دیندہ	نمبر پرہ	نام بول	زفر مہ دیندہ
۳	دُر	زفر مہ لگا کر	تورہ	گت	"
۲	دُر دا	"	۲	دُر دا	"
۳	دُر	"	۳	دُر	"
۶	دا	"	۶	دا دا	"
۷	دا	"	۶	دا	"
۸	دا دا	بندہ بچہ کی	۷	دُر دا دا	"
۸	دا	"	۷	دا	"
۸	دا دا دا	"	۸	دُر	زفر مہ توین پرہ پر
۷	دُر	زفر مہ سے	۸	دا دا	"
۸	دا دا	بندہ بچہ سے	۸	دا	"
۸	دا دا	"	۶	دا دا	"
۶	دا	"	۰		"
گت مدد مات قسم سازنگ ٹھاکھاتی					
نمبر پرہ	نام بول	کیفیت زفر مہ دیندہ کی			
۲	دُر	خوب ایچی طرح سے ہلا کر بندہ لہنا			
کھانا مار	دا	"			
۳	دُر	"			
۵	دا	"			
۶	دا	"			
۷	دا دا	بندہ توین پرہ پر ادھری ہ جسم کی			
۷	دا	"			
۷	دُر	"			
۷	دا دا	بندہ بچہ پرہ کھر ج کی			
۷	دا دا	"			
۳	دا دا	جو تھے پرہ ادھری لکھا دی نیند			
۲	دا	"			

غلا دودھ کم کیو اسے
چلو چارو یا مہرین
اسطوری کی کہ طب اور
اور لکھا دھوے گرا
اور دم پر شکار باد
بھینکنا دھنکنا
کھانہ کھانہ
کھانہ کھانہ

تورہ چھایا کا					
نمبر پودہ	نام پل	زمرہ و مینڈ	نمبر پودہ	نام پل	زمرہ و مینڈ
۶	در	زمرہ سے	۱۱	ڈا	
۱۵	ڈا		۱۳	ڈا	
۱۴	در	زمرہ سے	۱۲	در	
۱۳	ڈا		۱۱	ڈا	
۱۲	ڈا		۸	ڈا	
۱۴	ڈا		۷	ڈا	مینڈ مدھم کی
۳	در	زمرہ سے	۶	ڈا	
۱۲	ڈا		۰	۰	

گت کھایا ہا

نمبر پودہ	نام پل	زمرہ و مینڈ	نمبر پودہ	نام پل	زمرہ و مینڈ
۱۴	ڈا		۱۳	ڈا	
۱۱	در ڈا	مینڈ مدھم کی	۱۴	در	زمرہ سے
۱۶	ڈا		۱۲	ڈا	
۱۵	ڈا		۱۴	ڈا	
۱۴	ڈا		۸	ڈا	
۱۲	ڈا	مینڈ ادھم کی	۹	در	
۱۲	در		۱۲	ڈا	مینڈ نکھا دکی
۱۳	ڈا	مینڈ پودہ کھج کی	۱۲	ڈا	
۱۴	ڈا		۱۳	در	زمرہ سے
۱۴	ڈا		۱۴	ڈا	
تورہ	گت		۱۳	ڈا	
۱۴	در	زمرہ سے	۱۴	ڈا	

ملاؤں نہایت نایاب
انہی سے اور اور سنہ
سے جو وقت ملائی کی
وہاں لٹا جاوے
آر اور ستاد نہیں
نہایت خاصہ کے گلاب
کے سے دیکھو خوب
مکمل اور جو غلط
بہا کھایا کر سنہ
۱۱

ایسا بھانپا ہے اور
میان تک گزرتا کرو
کہا حد تک تک
باب سے اور بھانپا
سے نہ پھوٹا اور
بند و زین ۱۱

گنت مالکوس ٹھاٹھہ بھیر دین				
نمبر پردہ	نام بول	خوب زمزمہ دیگر	۱۳	۱۵
۶	دور	خوب زمزمہ دیگر	۱۳	۱۵
۷	دور		۱۳	دور
۶	دور	زمزمہ لعلیا	۹	دور
۳	دور	خوب نیند سے	۸	دور
۴	دور		۹	دور
۶	دور		۱۲	دور
۹	دارا دور		۱۳	دور
۸	دور دور	خوب نیند دیگر	۱۳	دور
۹	دور دور		۱۳	دور
۸	دور دور	دور سے نیند دیگر	۱۲	
۶	دور		۹	
تورہ	گنت		۸	دور دور
۱۴	دور	خوب تار ہلا کر	۶	دور

گنت سندھ بھیر دین اوستا دریم بین صاحب کی

نمبر پردہ	نام بول	زمزمہ دیند	گنت گنت کی
۳	دور دور		
۲	دور دور		
۳	دور دور	خوب زمزمہ ہلا کر	
۲	دور دور		
۳	دور دور		
۶	دور دور	زمزمہ گنتا ہوا	
۸	دور دور		
۶	دور دور		
۳	دور دور		
۳	دور دور		

واضع ہوا اس گنت کے ٹھاٹھہ میں ان زمزمی گنتوں کا اور
 بھی گنتوں کا اور ان زمزمی گنتوں کے گانا زمزمی گنتوں کے
 سے آٹھواں نمبر اور دوسرا ان پودہ گنتوں کی طرف
 اور تار دینا جب درست ہوگی۔

ملاحظہ فرمائیے یہ گنت
 بڑی تفصیل پر لکھ
 گئی ہے کہ بلدی ہوا
 گنت کی زمزمی گنتوں کی

توزگت سندھ بھروین کا

نمبر پڑہ	نام بول	نمبر پڑہ	نمبر پڑہ	نمبر پڑہ	نمبر پڑہ
۱۱	ڈاڈا	۱۰	ڈاڈا	۱۰	ڈاڈا
۱۱	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۱۰	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۹	ڈاڈا	۸	ڈاڈا	۸	ڈاڈا
۱۰	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۱۱	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۱۰	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۱۰	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۸	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۶	ڈاڈا	۳	ڈاڈا	۳	ڈاڈا
۱۰	ڈاڈا	۲	ڈاڈا	۲	ڈاڈا
۹	ڈاڈا	۰	ڈاڈا	۰	ڈاڈا
گت سندھ ورہ ٹھماٹھ کانی					
۱۴	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۱۳	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۱۳	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا
۱۲	ڈاڈا	۹	ڈاڈا	۹	ڈاڈا
۱۱	ڈاڈا	۱۱	ڈاڈا	۱۱	ڈاڈا
۱۲	ڈاڈا	۱۲	ڈاڈا	۱۲	ڈاڈا
۱۱	ڈاڈا	۹	ڈاڈا	۹	ڈاڈا
۹	ڈاڈا	۱۱	ڈاڈا	۱۱	ڈاڈا
۸	ڈاڈا	۸	ڈاڈا	۸	ڈاڈا
۷	ڈاڈا	۶	ڈاڈا	۶	ڈاڈا

اور علی بن ابی طالب
نہادی بنین جو
مگر جب باطلیاد
ہمچکا اور سے
مین دھل موبار
نہی جو جبار
دو دو گیار

اس طرح کی
کہ بوقت گرت جہان
سے بدل نہ چین
جادو اور نہ بدید
سکین نعلی جو
بار سے

نورہ گت سیندورہ کا		
نمبر پردہ	نام بول	کیفیت زفرہ و مینڈ
۱	ڈاڈر ڈا	ادری گندھار کی مینڈ
۲	ڈا	
۳	ڈا	
۴	ڈر	
۵		
۱۲	راڈاڈا	مینڈ چودھوین پردہ کھج کی
۶	ڈا	
۱۱	ڈر	
۹	ڈا	زفرہ و دیگر خوب
۸	ڈر	مگر یہ بول رکھ پر بھی ہر جاد
۷	ڈر	
گت ہانی ٹھاٹھہ کافی کی		
نمبر پردہ	نام بول	کیفیت زمرہ اور مینڈ کی
۲	ڈاڈر	خوب زور سے ادری دھوت کی مینڈ
۳	ڈاڈا	زور سے تار کو خوب ہلکا کر
۶	ڈاڈر	
۷	ڈاڈاڈا	تھوڑی مینڈ دیگر
۶	ڈا	
۷	ڈا	
۳	ڈر	مگر یہ بول چھ پردہ پر بھی لگا باجا
۷	ڈا	زفرہ بول کا فون پردہ تک
۸	ڈر	زفرہ دیگر
۶	ڈاڈا	

یہی ہم سب کے
سینے کا ٹھاٹھہ
کہ دوست و ہمسایہ
اندھ خان کی مینڈ اور
بالا کی مینڈ پر
کچھ مینڈ لکھیں
اور شادی کی شادی
میان میں کہہ کر
یہی گت
دیکھ کر دیکھ کر
کھلی ہوئی

تورہ گت دھانی کا

نمبر پردہ	نام بول	زفرہ دینید کیفیت بولون کی
۷	در	مگر خوب زمرہ ساتھ
۴	در	
۶	در	
۸	دا	
۹	دا در	
۱۱	در	بہار دھیوت کی خوب برد سے
۹	در در	
۱۱	دا	
۶	دا	زفرہ گیارہویں پردے پر ہو
۸	دا	زفرہ نویں پردے پر ہو
۶	دا	
۴	در	پر بول شہر کے پردہ تک ہو
۷	دا	
۸	در	
۱۶	دا در	

اور جگت جاد
تو انہیں جاد
یادوں کے
تاک و تاب جاد سے
کے خلیق جاد
جاد سے خدایا جان
جاد سے غرض جاد
جاد سے ہوا ہے
نہ ہوتے تو نہ

گت باگیسری کا نرہ ٹھاٹھ پلو لیکن کھوٹی کی طرف دھیوت تو ہے

نمبر پردہ	نام بول	زفرہ دینید	نمبر پردہ	نام بول	زفرہ دینید
۱۴	در	دوسری اور تکی کے اٹھارہ	۴	دا	
۱۵	دا در	میں پردہ ہر قسم کی	۶	در	میں خرب تار ہلا کر
۱۴	دا		۶	دا	
۱۴	دا		۴	در	
۱۲	دا		۲	دا در	میں تار ہلا کر
۱۱	در		۲	در	
۱۳	دا در	میں ادھری نکھادی	۲	دا در	
۱۳	دا		۲	دا	
۱۱	در		۳	در	
۹	دا		۶	در	
۸	دا		۶	دا در	میں ادھری نکھادی
۷	دا		۶	دا	
۶	دا		۳	دا	

جس پہان اوس
کی جگہ سے
اور اس کے
پیشہ کی
جس تک
نہ ہوتے تو نہ

گت بھیم پلاس ٹھانٹھ بھیر وین

نمبر پرده	نام بول	زفر مره وینٹہ	نمبر پرده	نام بول	زفر مره وینٹہ
۶	ڈور	زفر مره سے	۱۱	ڈور ڈاڈا ڈاڈا	نینڈ چڑھی وینٹہ کی
۴	ڈا		۸	ڈا	
۶	ڈور		۹	در	
۸	ڈا		۱۱	ڈا ڈا	
۹	ڈا		۸	ڈا	
۱۱	ڈا ڈا ڈا		۹	در	
۱۱	ڈور		۱۱	ڈا ڈور	
۹	ڈا ڈر		۹	ڈا	
۱۱	ڈا ڈا	نینڈ چڑھی وینٹہ کی	۸	ڈا	
۱۱	را		۷	را	یہ بول چڑھی ہو

تورہ گت بھیم پلاس کا

نمبر پرده	نام بول	زفر مره وینٹہ	نمبر پرده	نام بول	زفر مره وینٹہ
۷	ڈا	زفر مره وینٹہ	۱۲	ڈا	
۴	ڈا		۱۱	ڈور ڈا ڈا	زفر مره کے ساتھ
۶	ڈور		۸	ڈا	
۸	ڈا		۹	ڈور	
۹	ڈا		۱۱	ڈا ڈا	
۱۲	ڈا ڈا ڈا ڈا		۹	ڈا	
۱۳	ڈا ڈر		۸	ڈا	
۱۴	ڈا ڈا ڈا ڈا	نینڈ چڑھی رکھ کی	۷	ڈا	یہ بول کھرچ کر کہ
					جاوے
۱۴	ڈور ڈا ڈر ڈا	نینڈ چڑھی رکھ کی			

بول تو بچا مناسب
جاوے تاکہ کان و
یا کہ کھانے کے حق میں
بچہ نہ تنگ کی جکی پہنچا
جس کا بچہ اس سے
حق کی جکی پہنچا
یا کہ کھانے کے

نمبر بچہ
کرتا بچہ خوب لگتا
آجادی سے تو ہم دون
کو طعن کر دیتی کہ وہ
اوس بڑے بچے کو دیتی
تو دانی کی بچان تو وہ بچا
پہنچا سون کی آواز
سے اندر پہنچا
تو کہ لگتی

گفت شما به قسم کانزده هاشم کافی

نمبر پرده	نام بول	نفره دیند	نمبر پرده	نام بول	نفره دیند
۱۱	دا دُر دا	۱۲	نفره دیند	دا دُر دا	۱۱
۹	دا	۹	نفره دیند	دا	۹
۱۱	دا دُر دا	۱۱	نفره دیند	دا دُر دا	۱۱
۹	دا	۸	نفره دیند	دا	۹
۱۲	دا دُر دا	۶	نفره دیند	دا دُر دا	۱۲
۹	دا	۶	نفره دیند	دا	۹
۱۱	دا	۶	نفره دیند	دا	۱۱
۱۱	دا	۳	نفره دیند	دا	۱۱
۸	دا	۶	نفره دیند	دا	۸
۹	دا	۶	نفره دیند	دا	۹
نفره دیند	دا	۹	نفره دیند	دا	نفره دیند
۱۱	دا دُر دا	۱۱	نفره دیند	دا دُر دا	۱۱
۹	دا	۹	نفره دیند	دا	۹
۱۱	دا دُر دا	۱۱	نفره دیند	دا دُر دا	۱۱
۹	دا	۸	نفره دیند	دا	۹
۱۲	دا دُر دا	۹	نفره دیند	دا دُر دا	۱۲
نفره دیند					
نمبر پرده	نام بول	نفره دیند	نمبر پرده	نام بول	نفره دیند
۱۱	دا دُر دا	۱۲	نفره دیند	دا دُر دا	۱۱
۱۱	دا	۱۱	نفره دیند	دا	۱۱
۹	دا	۹	نفره دیند	دا	۹
۱۱	دا دُر دا	۶	نفره دیند	دا دُر دا	۱۱
۱۲	دا	۶	نفره دیند	دا	۱۲
۱۲	دا دُر دا	۶	نفره دیند	دا دُر دا	۱۲
۱۲	دا دُر دا	۶	نفره دیند	دا دُر دا	۱۲
۹	دا	۸	نفره دیند	دا	۹
۱۱	دا دُر دا	۶	نفره دیند	دا دُر دا	۱۱
۱۱	دا	۵	نفره دیند	دا	۱۱

[illegible]

بجای خود را بر تو قرار دادم
سنگ را در خاک فرو برد
به روی او ایستاد و نیت
شمارش کرد

اکوڑہ گت شاہانہ

نمبر پروردہ	نام پول	زفرہ میتھ	نمبر پروردہ	نام پول	زفرہ میتھ
۱۴	ڈاڈر ڈا		۱۱	ڈاڈر	
۱۳	ڈا		۹	ڈا	
۱۲	ڈاڈر ڈا		۱۱	ڈا	
۱۳	ڈا		۱۲	ڈاڈر ڈا	
۱۵	ڈاڈر ڈاڈر	نپندر دز سے	۱۲	ڈر	زفرہ سے
۱۳	ڈا		۹	ڈا	
۱۳	ڈر		۱۱	ڈر	زفرہ سے
۱۲	ڈاڈر ڈا	زرا نپندر سے	۸	ڈا	
۱۳	ڈا	نپندر سے	۹	ڈا	
۱۱	ڈر ڈاڈر ڈا				

ترکیب گت میں مفراب اور فقرہ ملائے کی

مندی کو وانغ ہو کہ جس گت میں مفراب اور فقرہ چڑنا اور بجا نا منظر ہو تو یہ ترکیب عمل میں لاوے کہ مشترک گت کو بجا سے اور باؤن سے مال و تیار سے بہت دوسرے مال آوے اور بہت مفراب کو فقرہ کے لونی کو جوڑ دے انشا و اللہ تعالیٰ فقرہ دریا رہیگا طرہ قید ضرور ہے اگت کی مال اور فقرہ کا بول جٹ ملجاوے اور اس طرح ملجاوے کہ کو بالنت ہی بجانے تھے حطر سے کہ مال میں سے بیان کیا کہ بول اور تالی دوون ایک ہو جاوین تو وزن درست رہیگا بطور نمونہ گت الیہ کہتا ہوں واضح ہو کہ یہ گت الیہ کی صفحہ ہم دین درج ہے مناسب ہے کہ بیشتر اس گت میں فقرہ اور مفراب نکالو بعد اسکے ہر ایک گت میں موجب اسی ترکیب کے نکال لینا مثلاً گت الیہ ہوا میں شروع گت (ڈر) (ڈا) (ڈر) (ڈا) (ڈا) جب

کان درت ہو یا زین
اسی گت سے
گت شاہانہ
ہر ایک گت میں
نکال لینا
کو بہت دوسرے
مال آوے
اور بہت مفراب
کو فقرہ کے
لونی کو جوڑ دے
انشا و اللہ تعالیٰ
فقرہ دریا
رہیگا طرہ قید
ضرور ہے اگت کی
مال اور فقرہ کا
بول جٹ ملجاوے
اور اس طرح
ملجاوے کہ کو
بالنت ہی بجانے
تھے حطر سے کہ
مال میں سے
بیان کیا کہ بول
اور تالی دوون
ایک ہو جاوین
تو وزن درست
رہیگا بطور
نمونہ گت الیہ
کہتا ہوں واضح
ہو کہ یہ گت
الیہ کی صفحہ
ہم دین درج ہے
مناسب ہے کہ
بیشتر اس گت
میں فقرہ اور
مفراب نکالو
بعد اسکے ہر
ایک گت میں
موجب اسی
ترکیب کے نکال
لینا مثلاً گت
الیہ ہوا میں
شروع گت (ڈر)
(ڈا) (ڈر) (ڈا)
(ڈا) جب

قاعده اول تین تال کے بیان میں اور یاد کر کے میں

واضح ہو کہ جو قاعدہ تین تال کا اس بناؤ زندہ ہے اسے استادوں کی یاد کیا ہو وہی قاعدہ استادان
سلف کی مقرر ہے وہی سہل کے لکھنا ہوں اور اس قاعدہ کے سہل اور کوئی ترکیب مبین
تبدیلی کو یاد کرنے میں سہل معلوم ہوگا اور بلکہ طبری تال حاصل ہوگی واضح ہو کہ استادان سابق
نے اصلیت میں یہ چار تال مقرر کیے ہیں اور ان کے وجوہات آگے بیان ہوئے گئے وہ یہ ہیں -

تین تال	۱	۲	۳	۴
بنی گنتی	ایک	دو	تین	چار

تبدیلی تال یاد کرنے کو واضح ہو کہ تین تال کو اس طور اور اس وزن سے یاد کر کے
مثلاً زبان کے لیے ہو جب نقشہ کے کہ ایک تو ایک تال ہاتھ سے دے ہاتھ پر ہاتھ
مارے یا ران پر ہاتھ مارے اسی طور سے دو کو کے تو یہی حرکت عمل میں لادو
تین کے پھر چار کے وزن اسکا یہی ہے کہ ایک دو تین چار منہ سے کہتا جاو
اور تال برابر وزن سے پڑے چار دین تینی دیر میں اہل لگاؤ اور دینی ہی دیر میں دوسری
لگاؤ کے غرض چار دن کا وزن ایک کی حسب طور سے لکھاؤ مگر شرط یہ ہے جو وقت میں
ایک نچو ایک آواز کے ہمراہ تال لگائی تو وزن برابر ہوگا اگر تمھارے ہاتھ سے ایک
ایک نکل گیا اور تال دیر کے بعد لگی تو وزن تال میں فرق آجاو گیا لازم کہ جو وقت
تال کا لفظ منہ سے نکلے تو اسی وقت تال برابر کرے منہ کی آواز اور تال کی
آواز دونوں کیساں لمبا دین پس برابر وزن ہونے کی یہی پہچان ہے لازم کہ دور دور
برابر ہو جب قاعدہ کتاب مشق کرے تو کچھ وزن تال سے خبر ہو جاو گی بعد اسکے
ہر ترکیب دوم کو اسی طرح قاعدہ ہو جب کرے

ترکیب دوم قاعدہ تال میں

واضح ہو کہ جو ترکیب قاعدہ اول میں تحریر ہو چکی ہے وہی ترکیب یہ ہے مگر کچھ تھوڑا فرق ہو

تشریح قاعدہ اول
تین تال کا اس بناؤ زندہ ہے
اسے استادوں کی یاد کیا ہو
وہی قاعدہ استادان سلف کی
مقرر ہے وہی سہل کے لکھنا ہوں
اور اس قاعدہ کے سہل اور کوئی
ترکیب مبین تبدیلی کو یاد کرنے
میں سہل معلوم ہوگا اور بلکہ
طبری تال حاصل ہوگی واضح ہو کہ
استادان سابق نے اصلیت میں یہ
چار تال مقرر کیے ہیں اور ان کے
وجوہات آگے بیان ہوئے گئے وہ یہ
ہیں -

تشریح قاعدہ دوم
تین تال کا اس بناؤ زندہ ہے
اسے استادوں کی یاد کیا ہو
وہی قاعدہ استادان سلف کی
مقرر ہے وہی سہل کے لکھنا ہوں
اور اس قاعدہ کے سہل اور کوئی
ترکیب مبین تبدیلی کو یاد کرنے
میں سہل معلوم ہوگا اور بلکہ
طبری تال حاصل ہوگی واضح ہو کہ
استادان سابق نے اصلیت میں یہ
چار تال مقرر کیے ہیں اور ان کے
وجوہات آگے بیان ہوئے گئے وہ یہ
ہیں -

اور بدفرہ ہو جاوے گی بلکہ اچانہ معلوم ہوگا اور اگر دوسرے پرسم آدیکا تو بہت کیفیت اور لذت حاصل ہوگی واضح ہو کہ اگر سواے دوسری تال کے اور کسی تال پر باغالی ہوگا گانے بجانے والا اگر کیا تو بکر ہوا دیکھا اور سکھایا دیکھنا مناسب ہے فقط واضح ہو کہ اگر گانے بجانے والا دوسری تال پر گرے تو صحیح جاننا اور سوا اس دوسری تال کے اور کسی تال پر گرے تو غلط جاننا چاہیے۔

ترکیب چہارم گت کے بولون میں مع تال کے		جای سم	نمبر تال
		دوسری تال	۱
		خالی	۲
		خالی	۳
		خالی	۴
		خالی	۵
		خالی	۶
		خالی	۷
		خالی	۸
		خالی	۹
		خالی	۱۰
		خالی	۱۱
		خالی	۱۲
		خالی	۱۳
		خالی	۱۴
		خالی	۱۵
		خالی	۱۶
		خالی	۱۷
		خالی	۱۸
		خالی	۱۹
		خالی	۲۰
		خالی	۲۱
		خالی	۲۲
		خالی	۲۳
		خالی	۲۴
		خالی	۲۵
		خالی	۲۶
		خالی	۲۷
		خالی	۲۸
		خالی	۲۹
		خالی	۳۰
		خالی	۳۱
		خالی	۳۲
		خالی	۳۳
		خالی	۳۴
		خالی	۳۵
		خالی	۳۶
		خالی	۳۷
		خالی	۳۸
		خالی	۳۹
		خالی	۴۰
		خالی	۴۱
		خالی	۴۲
		خالی	۴۳
		خالی	۴۴
		خالی	۴۵
		خالی	۴۶
		خالی	۴۷
		خالی	۴۸
		خالی	۴۹
		خالی	۵۰
		خالی	۵۱
		خالی	۵۲
		خالی	۵۳
		خالی	۵۴
		خالی	۵۵
		خالی	۵۶
		خالی	۵۷
		خالی	۵۸
		خالی	۵۹
		خالی	۶۰
		خالی	۶۱
		خالی	۶۲
		خالی	۶۳
		خالی	۶۴
		خالی	۶۵
		خالی	۶۶
		خالی	۶۷
		خالی	۶۸
		خالی	۶۹
		خالی	۷۰
		خالی	۷۱
		خالی	۷۲
		خالی	۷۳
		خالی	۷۴
		خالی	۷۵
		خالی	۷۶
		خالی	۷۷
		خالی	۷۸
		خالی	۷۹
		خالی	۸۰
		خالی	۸۱
		خالی	۸۲
		خالی	۸۳
		خالی	۸۴
		خالی	۸۵
		خالی	۸۶
		خالی	۸۷
		خالی	۸۸
		خالی	۸۹
		خالی	۹۰
		خالی	۹۱
		خالی	۹۲
		خالی	۹۳
		خالی	۹۴
		خالی	۹۵
		خالی	۹۶
		خالی	۹۷
		خالی	۹۸
		خالی	۹۹
		خالی	۱۰۰

اور بدفرہ ہو جاوے گی بلکہ اچانہ معلوم ہوگا اور اگر دوسرے پرسم آدیکا تو بہت کیفیت اور لذت حاصل ہوگی واضح ہو کہ اگر سواے دوسری تال کے اور کسی تال پر باغالی ہوگا گانے بجانے والا اگر کیا تو بکر ہوا دیکھا اور سکھایا دیکھنا مناسب ہے فقط واضح ہو کہ اگر گانے بجانے والا دوسری تال پر گرے تو صحیح جاننا اور سوا اس دوسری تال کے اور کسی تال پر گرے تو غلط جاننا چاہیے۔

نمبر تال
۱
۲
۳
۴
۵
۶
۷
۸
۹
۱۰
۱۱
۱۲
۱۳
۱۴
۱۵
۱۶
۱۷
۱۸
۱۹
۲۰
۲۱
۲۲
۲۳
۲۴
۲۵
۲۶
۲۷
۲۸
۲۹
۳۰
۳۱
۳۲
۳۳
۳۴
۳۵
۳۶
۳۷
۳۸
۳۹
۴۰
۴۱
۴۲
۴۳
۴۴
۴۵
۴۶
۴۷
۴۸
۴۹
۵۰
۵۱
۵۲
۵۳
۵۴
۵۵
۵۶
۵۷
۵۸
۵۹
۶۰
۶۱
۶۲
۶۳
۶۴
۶۵
۶۶
۶۷
۶۸
۶۹
۷۰
۷۱
۷۲
۷۳
۷۴
۷۵
۷۶
۷۷
۷۸
۷۹
۸۰
۸۱
۸۲
۸۳
۸۴
۸۵
۸۶
۸۷
۸۸
۸۹
۹۰
۹۱
۹۲
۹۳
۹۴
۹۵
۹۶
۹۷
۹۸
۹۹
۱۰۰

نمبر تال	۱	۲	۳	خالی
گت کے	دو دو دو دو	دو دو دو دو	دو دو دو دو	دو دو دو دو

مناسب کہ اسکو ایک گھنٹہ روز مشق کر لیا کرے انشاء اللہ تعالیٰ اس فائدے کے باعث وزن
تال کا خوب حاصل ہو جائیگا اور تال کے سبب حاصل ہو جائیگی جب دل کو تسکین ہو کہ اب خوب
ادھن نشین ہو تو ہر اور بھی زیادہ روز مشق کر دے اور اس طور سے کہ اوں کو بونگو منہ سے کھتر
جاؤ اور تال ہر اہم تیسے جاؤ لیکن اس فائدے کے ساتھ کہ جہول اول داکا جو اس داکا کو منہ
کے نکلنے کے ساتھ ہی تال کرے اور اس کے پیچھے نہ ہونے پادے جسوقت داکا منہ سے
نکلے اسی وقت تال کا ترقہ ہوڈا کی اور تال کی ایک آواز ہو جاؤ اور جسوقت خالی آواز
وہاں خالی دیتا جاؤ اور لازم کہ اس ترکیب دو چار روز خوب کر جب یہ اچھی طرح یاد
ہو جاؤ تو مناسب کہ اسکو اور بھی خوب کرے جاؤے جتنا کر دے گا اتنا ہی وزن
تال سے خوب ماہیت ہوگی اور یادداشت تال زیادہ ہوگی اور سکون زیادہ کرنے
سے بہت فائدہ ہے لازم کہ جب یہ ترکیب کرکے تو یہ ترکیب نیم کو کر دے

ترکیب خیم گت میں تال یاد کرنے کی

واضح ہو کہ یہ گت غارہ کی ہر مع وزن اور تال کے لکھی ہر متبندی کے فائدہ کی واسطے تاکہ
گت میں تال دینا متبندی کو آجای لازم کہ اس گت کو اول جو بیان ہو چکا اسی فائدے کے بموجب
یاد کر دے جہاں تال آدھ وہاں تال لگا کر جانا اور جہاں خالی آدھ خالی دینا انشاء اللہ تعالیٰ
اور سکون و عمل میں لاؤ گے تو نو آگتوں میں تال دینا آجای لازم کہ تال کے بانوں کے
تال دے اور بجائو اور جلدی نہ کر دے کسی کے ساتھ اس ترکیب کی جس جگہ بول میں تال ہوں تو بول
اور تال سوا ہو اور متناظر و خیال ہو اور اگر بول اور تال آگے پیچھے نکلنے کے تو وزن تال میں فرق
آجایا دے اور دست نہو گا لازم کہ ساتھ آہستگی کے جسوقت آدھ نکلے اسی وقت بانوں زمین
پر رے تال کے شان پر اور یہ بھی کچھ ضرور مہین ہے کہ ایک روز میں تال
آجایا دے تو دو روز میں تال آجایا دے دو روز میں اور زمین روز میں اور سکون کا لو
لیکن دست نکالو جسوقت دست تال بجاؤ گے تو بول اور تال اور بانوں برابر گئے اور کوئی کمی
نہ کرے مناسب کہ جب اس تحریر عمل کر جسوقت صحیح بجاؤ گے تو بول تال پر بانوں برابر آجایا

تال اس فائدے کے
لی کہ وہ سب فائدے
یہ یاد دہا دے
ایک کوئی چیز
دست آواز دے
اور تال کا فائدہ
ہو چکا دے
اس فائدے کی
ایک اور فائدہ
یہ یاد دہا دے
تال اس فائدے کے
لی کہ وہ سب فائدے
یہ یاد دہا دے
ایک کوئی چیز
دست آواز دے
اور تال کا فائدہ
ہو چکا دے
اس فائدے کی
ایک اور فائدہ
یہ یاد دہا دے

ترکیب سوم تال سواوٹھنے کی

[illegible]

اسکی کیفیت یہ کہ دو تالی حساب قاعدہ گنا چھوڑ کر
ستیری تالی لگا کر جو تھی خالی دیجاو کی وی اول
تالی سے حساب پر تین تین کا چھوڑا ہو گیا۔

ترکیب خالی تاں سے اوٹھنے کی یعنی خالی سے اوٹھنے کی

[illegible]

بروقت بجانے کے دل میں سمجھتا رہے کہ وقت تقاضا کرے
آوے جسے خالی دیکھا دے اور کے بغیر پھر براہِ پہنچ کر
شروع سے اولیٰ و دوسری تیسری

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

چار قسم کے بولون کا نقشہ

بول	تعداد	۱	۲	۳	خالی
۱	بول	ڈاڈر ڈر ڈا	ڈاڈر ڈر ڈا	ڈاڈر ڈر ڈا	ڈاڈر ڈر ڈا
۰	تعداد	۱	۲	۳	خالی
۲	بول	ڈر ڈر ڈر ڈا	ڈر ڈر ڈر ڈا	ڈر ڈر ڈر ڈا	ڈر ڈر ڈر ڈا
۰	تعداد	۱	۲	۳	خالی
۳	بول	ڈاڈر ڈر ڈا	ڈاڈر ڈر ڈا	ڈاڈر ڈر ڈا	ڈاڈر ڈر ڈا
۰	تعداد	۱	۲	۳	تعداد
۴	بول	ڈر ڈر ڈر ڈا	ڈر ڈر ڈر ڈا	ڈر ڈر ڈر ڈا	ڈر ڈر ڈر ڈا

نقشہ گرام ستار کے

گرام اول		گرام دوم		گرام سوم	
تعداد	نام بول	تعداد	نام بول	تعداد	نام بول
۰	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۱	دا	۱	دا
۱	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۲	دا	۲	دا
۲	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۳	دا	۳	دا
۳	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۴	دا	۴	دا
۴	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۵	دا	۵	دا
۵	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۶	دا	۶	دا
۶	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۷	دا	۷	دا
۷	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۸	دا	۸	دا
۸	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۹	دا	۹	دا
۹	ڈاڈا کرکلی کچھو کچھو	۱۰	دا	۱۰	دا

ستار کا پہلا حصہ
گرام اول
گرام دوم
گرام سوم
گرام چارم
گرام پنجم
گرام ششم
گرام ہفتم
گرام اہم
گرام دہم
گرام یازدہم
گرام سولہم
گرام سترہم
گرام اسی
گرام پچاس
گرام ستاس
گرام اسی

نقشہ گت بجانے الیہ بلاول کی دوم گرام سے اول گرام میں

نمبر درجہ	نام بیل سرگم	نام سونکا	نام بیل	نمبر درجہ	نام بیل سرگم	نام سونکا	نام بیل
۱	دار اکھلا ناگر	س	۱	۱	دار اکھلا ناگر	س	۱
۲	ڈر کھج و بار	ر	۲	۲	ڈر کھج و بار	ر	۲
۳	ڈر اکھن ڈ بار	گ	۳	۳	ڈر اکھن ڈ بار	گ	۳
۴	ڈر اکھلا نا براج کا	م	۴	۴	ڈر اکھلا نا براج کا	م	۴
۵	ڈر ایمنی مجسم پر	پ	۵	۵	ڈر ایمنی مجسم پر	پ	۵
۶	ڈر الو ہے کا تار	د	۶	۶	ڈر الو ہے کا تار	د	۶
۷	ڈر ایضا	ن	۷	۷	ڈر ایضا	ن	۷

نقشہ راگون کے مہر و نکاح متروک و غیرہ متروک کے

۱	مالکدیس	لکھنوی	۰	ادترا	ادترا	۰	ادترا	۵
۲	مہندھل	۰	۰	چڑھا	چڑھا	۰	چڑھا	۵
۳	سری	۰	۰	ادترا	۰	۰	۰	۰
۴	بیردین	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵	میگھ	۰	۰	چڑھا	۰	۰	۰	۰
۶	ماردہ	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۷	بہاس	۰	۰	چڑھا	۰	۰	۰	۰

[illegible]

۱۰۰

اور بواسطہ ہو کہ رانگی وغیرہ میں جڑے اور ترے کا یہ فرق ہو کہ جس رانگی میں سر کا ہفت گانہ برابر سے مواد جڑے سر دہان سے ہے اس کی مثال یہ کہ مثلاً جسطرحے الیہ میں سر کا گانا پادھانی ہے تو مطابق اس سر گم کے ہے اور اس سر گم میں سب سر جڑے میں نقطہ سر ہم اندر ہے الیہ میں جڑے سر جو سے ثواب واضح ہو کہ اس رانگی میں تو جڑے سر ہیں اور رانگی بغیر دین کو خوب خیال ہی کے دیکھو کہ اس کے لپٹے لپٹے سر جڑے اور باقی سب سر اور ترے لکھتے ہیں اور سکا سر گم ہے۔

نام سر	ری	گا	ا	پا	دھا	نی
اسٹریج کا جنگ پر	اونرا	اونرا	اونرا	جنگ پر	اونرا	اونرا

ہو جائیگا اسی طرح سے چرم سر کی راگنی میں تبدیلی سر و فکی ہو شکلا اس میں کلیان سجا ہو
پھر ارادہ ہو گیا مالکوس پکاسے کا تو لازم ہے کہ جو پٹھا ٹھٹھا اور نقشہ میں بھرو میں غیر
کے لکھے ہیں اونکو کھونٹی کی طرف اوتار دیا مالک مالکوس ہو گا آبا کے یہ سرگم ہیں اونکو غور
سے یاد کر لینا لازم ہے کہ ان سے نہایت فائدہ ہو واضح ہو کہ ان سرگون میں جہان اوترا لکھا
ہو وہاں تار میں وہ سر و نام کا اوتار دیا کھونٹی کی طرف کو اور جو سر چڑھ لکھی ہیں اونکا
بیان کہ شکلا سر کھج ہے وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور پنجم یعنی گیا بھوان پر وہ وہ بھی
سرگم درم کڑی مدھم توان دھوان پر وہ وہ بھی نہیں سرگتے اور نکھادونوں چٹھا
اور یا پنچان پر وہ وہ بھی نہیں سرگتے ہیں تو مناسب کہ جو پر وہ نہیں سرگتے ہیں نہیں
اول پر وہ کو اوترا ہوا جانو اور جو دوسرا ہی اوسکو چڑھا ہوا جانو اور جو پر وہ ہیں انکو
چڑھا دیا اوتار دے بلکہ سابق ہی نقشہ وغیرہ اوسکا بیان ہو چکا ہے اور سر میں بھی یہ
حال ہے جو پر وہ اوترا لکھا ہوا اوسکو چڑھا دو وہ سرگم یہ ہیں مطابق اونکے عمل میں لاؤ

سرگم راگنی وغیرہ کے							
نمبر راگنی	نام راگنی	س	ر	گ	م	پ	د
۱	بھروین	اپنی جگہ	اوترا	اوترا	اوترا	اپنی جگہ	اوترا
۲	الہ بلال	ایضا	چڑھا	چڑھا	اوترا	ایضا	چڑھا
۳	سندھ	”	”	اوترا	”	”	اوترا
۴	سندھ بھرو	”	”	”	”	”	اوترا
۵	کالنگرہ	”	اوترا	چڑھا	”	”	چڑھا
۶	گودری	”	”	اوترا	چڑھا	”	”
۷	مادی	”	”	چڑھا	”	”	”
۸	بھیساس	”	چڑھا	”	چڑھا	”	چڑھا

یہ سرگم ہیں انکو غور سے یاد کر لینا لازم ہے کہ ان سے نہایت فائدہ ہو واضح ہو کہ ان سرگون میں جہان اوترا لکھا ہو وہاں تار میں وہ سر و نام کا اوتار دیا کھونٹی کی طرف کو اور جو سر چڑھ لکھی ہیں اونکا بیان کہ شکلا سر کھج ہے وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور پنجم یعنی گیا بھوان پر وہ وہ بھی سرگم درم کڑی مدھم توان دھوان پر وہ وہ بھی نہیں سرگتے اور نکھادونوں چٹھا اور یا پنچان پر وہ وہ بھی نہیں سرگتے ہیں تو مناسب کہ جو پر وہ نہیں سرگتے ہیں نہیں اول پر وہ کو اوترا ہوا جانو اور جو دوسرا ہی اوسکو چڑھا ہوا جانو اور جو پر وہ ہیں انکو چڑھا دیا اوتار دے بلکہ سابق ہی نقشہ وغیرہ اوسکا بیان ہو چکا ہے اور سر میں بھی یہ حال ہے جو پر وہ اوترا لکھا ہوا اوسکو چڑھا دو وہ سرگم یہ ہیں مطابق اونکے عمل میں لاؤ

یہ سرگم ہیں انکو غور سے یاد کر لینا لازم ہے کہ ان سے نہایت فائدہ ہو واضح ہو کہ ان سرگون میں جہان اوترا لکھا ہو وہاں تار میں وہ سر و نام کا اوتار دیا کھونٹی کی طرف کو اور جو سر چڑھ لکھی ہیں اونکا بیان کہ شکلا سر کھج ہے وہ اپنی جگہ سے نہیں ہٹتا اور پنجم یعنی گیا بھوان پر وہ وہ بھی سرگم درم کڑی مدھم توان دھوان پر وہ وہ بھی نہیں سرگتے اور نکھادونوں چٹھا اور یا پنچان پر وہ وہ بھی نہیں سرگتے ہیں تو مناسب کہ جو پر وہ نہیں سرگتے ہیں نہیں اول پر وہ کو اوترا ہوا جانو اور جو دوسرا ہی اوسکو چڑھا ہوا جانو اور جو پر وہ ہیں انکو چڑھا دیا اوتار دے بلکہ سابق ہی نقشہ وغیرہ اوسکا بیان ہو چکا ہے اور سر میں بھی یہ حال ہے جو پر وہ اوترا لکھا ہوا اوسکو چڑھا دو وہ سرگم یہ ہیں مطابق اونکے عمل میں لاؤ

سرگرم راگینوں سے

نمبر راگنی	نام راگنی	س	ر	گ	م	پ	د	ن
۱	ہندول اپنی جگہ	۰	چڑھا	چڑھا	۰	چڑھا	چڑھا	چڑھا
۲	مالکوس	۰	اوترا	اوترا	۰	اوترا	اوترا	اوترا
۳	بھیردین	۰	اوترا	چڑھا	چڑھا	۰	۰	چڑھا
۴	سری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۵	میگھ	۰	چڑھا	اوترا	اوترا	۰	چڑھا	اوترا
۶	کیدارا	۰	۰	چڑھا	۰	۰	۰	چڑھا
۷	ہمیر	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۸	چھایا	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۹	بیم بلاس	۰	اوترا	اوترا	اوترا	۰	اوترا	اوترا
۱۰	دیس	۰	چڑھا	چڑھا	۰	چڑھا	چڑھا	اوترا

سرگرم راگینوں کے

نمبر راگنی	نام راگنی	س	ر	گ	م	پ	د	ن
۱	مالی گور اپنی جگہ	۰	اوترا	چڑھا	چڑھا	۰	اوترا	چڑھا
۲	مالسری	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۳	بنت	۰	۰	۰	۰	۰	۰	۰
۴	مد رات	۰	چڑھا	۰	اوترا	۰	چڑھا	اوترا
۵	گانی	۰	۰	اوترا	۰	۰	۰	۰
۶	ملار	۰	۰	چڑھا	۰	۰	۰	چڑھا
۷	میانکی ملا	۰	۰	اوترا	۰	۰	۰	اوترا
۸	سورٹھ	۰	۰	چڑھا	۰	۰	۰	۰

راگنی سا دوسرا
 ہندول اپنی جگہ
 مالکوس
 بھیردین
 سری
 میگھ
 کیدارا
 ہمیر
 چھایا
 بیم بلاس
 دیس
 مالی گور اپنی جگہ
 مالسری
 بنت
 مد رات
 گانی
 ملار
 میانکی ملا
 سورٹھ

واضح ہو کہ اس میں یعنی ان سرگون میں بھی لازم ہے کہ سارے فرق ہر وہ فرق ہے کہ شکار دھوا تو
 لکھا ہے تو سارے میں مناسب ہے کہ جتنے دھواست نوٹ کے ایک یا دو وہ سب اور تیرنگے اگر کھٹ کر لکھا
 سب کھٹ تیرنگے اگر گندھا اور لکھا ہے تو ب گندھا اور تیرنگے اور اگر لکھا کو اسطے لکھا ہے تو
 لکھا اور تیرنگے اسطے کہ اگر ایک نام کا پرہا لکھا ہے تو اس کے نام کا دوسرے پرہا سارے میں ضرور
 سر کا یہ خیال ہے اور کسی باغیچے ٹھاٹھ درست ہو جائے اگر پرہا کو خیال رہے گا تو ٹھاٹھ میں
 غلطی نہ ہوگی لگتی کے سر میں فرق کا غلط غلط ہو جائے کہ مناسب کہ ایسی باتوں کا ضرور خیال ہے
 اور واضح ہو کہ یہ مضمون کہ صفیہ باج میں تحریر ہو چکا ہے اس کو دیکھ لین کل پرہا کا احوال جو
 دریافت ہو چکا کہ فلاں پرہا سار کا گنتی جگہ پر آتا ہے جو جگہ کے عمل میں لادین اور صفحہ ۱۱
 سے پرہا کا احوال خوب دریافت ہو چکا کہ فلاں نے نمبر کا پرہا جو ہے اس کا فلاں نام سے
 لازم ہے کہ ان باتوں کی خوب یاد رکھنے سے سارے میں غلطی نہیں ہوتی ہے
 اور ماہیت سے سارے خوب واقف ہو جاتا ہے

ترکیب سرورن کے پہچاننے میں ساتھ آواز خلق کے

واضح ہو کہ اول سرگم دو گم خلق سے چند دریاؤں کے خوب یہ آواز باندانتا اور انتہا سرگم سے
 سرورنی آواز پہچاننے میں ماہیت خوب ہو جائیگی اور یہ گرام تینوں صفحہ ۱۱ میں مع نقشہ
 لکھا ہے جو مناسب لکھا یا در کے بعد اس کے گرام اول تو سارے میں لکھا اور گرام سوم کو اور آواز
 خلق سے بھی خوب یاد کرنا مناسب ہے اور آواز خلق سے یاد کرنے میں خبر داری سرورنی خوب تھی
 ورنہ سارے میں نیز نہیں یاد کرے سرگم کو ہر گز پہچانے میں نہ آید گی اور آواز نیکی اور طرح سے چلتی ہے
 مناسب خلق سے خوب سرگم یاد کرے جب نیکی گت کی طرٹ مخاطب ہو اس میں یہ ہے اگر
 میں کھینچ لے اور آواز نیکی معلوم ہو سکے تو کس کام بیان تک سرگم یاد کر کہ آواز نیکی پہچان
 میں آجاکہ میں نیکی پوری کھینچی اور درست ہے کچھ شک اور شبہ لکھو ہر گز نہوا استقرہ قلم
 یاد کرنا مناسب ہے

سب کھٹ تیرنگے اگر گندھا اور لکھا ہے تو ب گندھا اور تیرنگے اور اگر لکھا کو اسطے لکھا ہے تو
 لکھا اور تیرنگے اسطے کہ اگر ایک نام کا پرہا لکھا ہے تو اس کے نام کا دوسرے پرہا سارے میں ضرور
 سر کا یہ خیال ہے اور کسی باغیچے ٹھاٹھ درست ہو جائے اگر پرہا کو خیال رہے گا تو ٹھاٹھ میں
 غلطی نہ ہوگی لگتی کے سر میں فرق کا غلط غلط ہو جائے کہ مناسب کہ ایسی باتوں کا ضرور خیال ہے
 اور واضح ہو کہ یہ مضمون کہ صفیہ باج میں تحریر ہو چکا ہے اس کو دیکھ لین کل پرہا کا احوال جو
 دریافت ہو چکا کہ فلاں پرہا سار کا گنتی جگہ پر آتا ہے جو جگہ کے عمل میں لادین اور صفحہ ۱۱
 سے پرہا کا احوال خوب دریافت ہو چکا کہ فلاں نے نمبر کا پرہا جو ہے اس کا فلاں نام سے
 لازم ہے کہ ان باتوں کی خوب یاد رکھنے سے سارے میں غلطی نہیں ہوتی ہے
 اور ماہیت سے سارے خوب واقف ہو جاتا ہے

نصیحت سار کے بجا میاں بے تہدہ لوگوں کو

مناسب ہے کہ اگر ستار کا شوق کرو کسی استاد سے گرد اور دہیات بجا سے ہاتھ بگڑ جاتا ہے لازم سے کہ سوائے فاعلہ کتاب کے اگر کچھ بجا ڈگے تو ہاتھ کسی کام کا نہیں رہیگا بروقت سیکھنے کے ڈاکی جگہ ڈر نکلتا ہے اور ڈر کی جگہ ڈا نکلتا ہے یہ بات خوب آزمائی ہوئی ہے مناسب ہے کہ ان باتوں سے باز رہیں کیونکہ ستار کا بجا نامتبار یک کام ہے بعض وقت اچھے استاد سے بروقت بجانے کے غلطی ہو جایا کرتی ہے اور نئے آدمی کو نہایت مشکل ہو غلط

غزلیات مولف

پکڑا بہ دست مہ نے فتح آفتاب
اوشقی ہوئیں کہیں ہیں اور عالم شباب

بھنڈو اد کے ہاتھ میں پائے شرباب
سوئی کا لطف اندوزوں اور ت کے ساتھ

غزل دیگر

یہ کو چھ قسم کی کچھ عرش میں بنیں
سب کرنے تھے پیارا لیکے ہیں بنیں
حسرت جو ہم ہو کیوں دی دہی
تم جانے ہو مجھ سا کوئی اور صین بنیں

لیکنے ہم کبھی بیان ہر گرجین بنیں
تھی ریش جتلیکے ے منہ جی بنیں
جس شخص پر کہ پیار تھا اسے اندو
کرتے ہو تم گھنٹے جی انجی حسن کا

عاجز نونی جبکہ کہ کچھ جب اہلبیت

دنیا میں ادسکا جان ایمان دین بنیں

اور تمکو پاس آنے کی اک آن ہو گئی
یہ بھی خدا کی دیکھ لو کیا شان ہو گئی
تجنگہ میں تیری عجب شان ہو گئی
گرد و مہمان سے خطا جان ہو گئی

جانکس فی یان ہجر میں ای جان ہو گئی
دم بھر جب اسونے تھے اب ہم عدد
جو ہر کھلنے کا کے عالم شباب میں
بے حکم بوسہ لیلیا ہننے جو آپ کا

ماہجرین دیویدیان جاگیر گاہیں گلفزار کا	گر لاکھ تھلے سب گلستان ہوں
--	----------------------------

غزل

<p>نہیں یہ مرض یہ چھپانے کے قابل کیا ضعف نے تجھ پر احسان بہت کیا ہزاروں ہی خون اتو کر لے ہوا صاحب ملا پھیل یہ ابرو کے چھو نے کیا مسکو گسار ان زور اتنا ہے ٹھیکہ ان کو دہی ضرر سے اسے ہزاروں سنسائیں</p>	<p>ایسے جاگو پیچھے کھانے کے قابل لکھا تیرے در سے بنانے کے قابل ہو وہاب جو مٹھدی لگانے کے قابل ہو بے مفت تلووار کھانے کے قابل کہ ہو کوہ غم یہ اٹھانے کے قابل نہ بھین گالیاں کجوسانے کے قابل</p>
---	--

الہی تو عجب تیرے کو ذہن رسا دے
کہ تیرا ہو غنزل یہ بنانے کے قابل

غزل

<p>تسبیح پڑھو رہا ہوں میں سہم وہاب کی پہیلی آہو گہ و تار شجاع آفتاب کی شرما کے جاؤ دیکھ کر ان آفتاب کی مار و لگاتیر سے سر سے میں بوتل شرب کی حالت جو جسم میں سر سے اگلے پنج و تاب کی لے جا کے دور کیوں سیر ہی شرب کی اٹھٹھان اگر تجھ میں جو تھکاوے شرب کی اور بھی ہر جیسے اور بھی نہکت شرب کی</p>	<p>تسخیر فکر میں اسی خانہ شراب کی چین نہ جبین نہ سمجھو یہ اس شراب کی بجلی چراغ کے کان میں آواز شراب کی بر وقت سے کشی مری بولا جو نہ اندھا الکھا ہر جیسے دام میں کا کل کے اسکے دل کو چہ میں دفن کرتا تھا جانان کر میری لاش طفلی سے اور زیادہ قیامت کو نہ کے تم لاکھوں کے خون رہتی کر رہے یہ جانم</p>
---	---

ہو من ضرر میں جو کوئی عجب تیرے سر پہ
خاک شفا لگا دے دربو تراب کی

عزل

قسم تو فوس کی سبکو تین ہو جا طوفان کا کیا کر تا ہوں نظارہ سحرنگ ماہ تابان کا نیاں تا ہوا جو گلہر و تمھارے رو خندان کا کھلون سے ہو گیا عالم مرے تن پر گلستان کا نہیں مضمون بندھا تھا تیکہ زلف جانان کا نہو کا عشق جب کو گھر تمھاری زلف چان کا	اگر کچھ کوئی آنسو ہمارے چشم گریان کا کچھ آتا تصور جو مجھ کو روست جاناں کا کھلا کر خیال کوئی دیکھتا ہوں میں گلستان کا میں کھائے تھے داغ ایسے گل رعنا کی آئین عزیز رات دن ہو کا تھی فکر سخن دل کو فشار گور میں کاٹنے کا مار موزی کو
---	--

سین غم بعد مردن بھی کچھ تھا چھوڑنے مر تھکا
کریٹکے داغ دلی رو سخن مرے عالم حیران کا

یاد آ یا بھی تو وہ خانہ برباد آیا لب پہ میرے نہ کہیں شکوہ بیدار آیا کر تا قاصد جو مرا نالہ و فریاد آیا پاس انوس نہ پھر بھی ستم ایجاد آیا جیتا کہ زلف کا مضمون نہ ہمیں یاد آیا بر گلگشت جو وہ غیرت شمشاد آیا بھیر میں جان سے عاجز ہو میں ناشاد آیا	مشال بھون کے نہ ہو کو کبھی گھر یاد آیا بار با کینج کے وہ خنجر فولاد آیا خط مرا چین لیا ہو گار قیوں نے ضرور چکیان آ یا کین فرقت میں نیچے مرنی سانپ کی طرح سے یہ فکر سخن کا آما کی ہوتے تھے سیکڑوں گلہاے چمن اوسپہ شمار آب خجرت لگا اپنا گلا کا ٹٹنے کو
---	---

عزل

بے اکس سچ کے نہیں ہو گی شفا مجھے غیر و نہ لطف کر کے نہ ہر دم دکھا مجھے فرقت میں تیرے لگتا نہیں کچھ بھلا مجھے آتا ہے باغ قلد کا اس میں مزاج مجھے	ناحق طبیب دیتے ہیں آکر دوا مجھے بتر ہے اس سے پھیدے گرد و نہ تیغ تیر گڑھن سب طرح کا ہمیں ہو تو کیا ہوا ہر گز نجا و نکا ترے کو چہ کو چھوڑ کر
--	---

جس تو لگا تم کے ہاتھ سے ہر گز نہ میں کبھی
آئی جب تلک نہیں عاجز قضا مجھے

غزل

سیر کرنے کو جو گلہ رودہ نہیں سے نکلے	منفعل ہو ہونہ گلہاے سن سے نکلے
صور پھینکے لگے ہو جاے قیامت بریا	آہ کا نفرہ اگر میرے دہن سے نکلے
مچری صورت کو اگر دیکھئے جھوٹا	عشق لیلیٰ کو ابھی چھوڑ کے بن سے نکلے
برگئے خوب ہوا ہجرت فرست پائی	شکر صد شکر کہ اب رنج دہن سے نکلے

آ مہیجا تو ذرا دیکھ لے مجھ عا جزد کو
ہو نہ ایسا کہ کبھی جان بدن سے نکلے

واضح ہو کہ لڑشہ ۶۱ میں مشاعرہ انجمن لاہور میں ہو کر تا تھا تو اسوقت یہ چند غزلیں کہیں
ضیبن باعث کہنے دوستان کے مجبوری در نہ بندہ کو لیاقت غزل کہنے کی نہ تھی اور
اب ہر کوئی کہ میں ایک جاہل ہوں لیاقت علم کی محبو بالکل نہیں ہے اس میں بندہ
سچ تحریر کرتا ہے اور جو یہ کتاب بندہ نے کہی ہر فرد را اپنی طبیعت کے اور اولیادوں
کی دعا سے اور میرا سمین کچہ نہیں جو یہ سب بدولت استاد ناصر خان رحیم خان
حسن خان اور استاد اجداد دھیا گرد کے ہر اور یہ سب استاد بندہ کو مجھ واضح ہو
کہ جان کہیں کوئی بات اگر بے قاعدہ ہو تو اس نیاز مند جاہل کو معاف
فرما کر اس میں صاحبان ادراک اصلاح فرما دیں اور خطامان فرما دیں
تایخ طبع از خیاں مولانا محمد حامد علی خان حامد شاہ آبادی مطبع ہذا سلمہ الکاؤ

اس رسالے کے مولف نے بصر خوبی لطیف	کیسے کیسے کے تحریر معاین ستار
غور سے جو کوئی دیکھے گا اسوای حامد	انکو ہو جائینگے معلوم سب آئین ستار
اسکی استاد ہی جو یہ خاص کہ آسنے کی ہر	مام اس پردہ تحریر میں تلیقن ستار
کوئی گت ایسی نہیں ہو کہ نہوا میں لکھی	خوش بت ہونگے اسی دیکھنے شوقین ستار

لسب حامد سے دم طبع برائے تاریخ
شکویہ فرم چھپے ہیں یہ تو انین ستار

شہید ابھری

خاتمہ الطبع

فصل خاتو زین دیوان و غایت سازش کون و مکان نسخہ تادیرہ روزگار
 مسمیٰ تسبیل الستار تولدہ مرزا رحیم بیگ صاحب مع تقشحات
 ستار طبع نشی تو لکھنؤ کا پیر میں بستر برستی معنی القاب
 عالیجناب راسہ بہادر منشی پر اس زائق صاحب
 مالک طبع دام قبیلہ باہتمام کامل بجا انذیل
 صاحب عاقل اینجٹ طبع بجاہ
 چون سلاطین عیسوی
 ہاشم
 طبع ہوا

اطلاع

یہ کتاب بہر جہاں ایک ۵۲۷۷ عیسوی تصنیف از رئیس شری طبع نشی
 تو لکھنؤ کی گئی ہے لہذا اطلاع عام کے لیے اشتہار ہذا دیا گیا فقط

کتب قصہ جات شر

الف لیلہ - با تصویر اردو ترجمہ ابو ناظم مولانا محمد علی
خان صاحب شاہ آبادی -
ایضاً - مترجم مولانا محبوب احمد - الصدور با تصویر -
سرور شمعن - بجواب فناء عجائب -
طلمس حیرت - بزرگ فناء عجائب -
باغ و بہار - یعنی قصہ چار درویش -
وقل لے را جکار -
پسچی بہ ساوری - مترجمہ اچھ شپور شاہ
شارہ ہند -
آر ایش محفل - قصہ عالم طائی با تصویر -
ایضاً - بنیر تصویر -
وستان امیر مخمورہ - با تصویرات -
قصہ سیاہ پوش - مؤلفہ عنایت اللہ خان قیس -
قصہ سورجن پور - ایک زمین ایکا افسانہ -
ایک عقیقہ - یعنی قصہ فاسم و عاسم از روح افزا
یا زوجہ خلیفہ بغداد -
جاوہرہ شخیرہ - نادر عبارت سنج -
نورتن - مصنفہ میان محمد بخش -
قصہ اگر گل - مؤلفہ عاصی خلص -
سیر مقبول -
قصہ گولی چند بھر تری -
بتیان کھنسی - قصہ راجہ کریم با تصویرات -

رسالہ معلم العمل - از مولوی محمد عبدالحامد صاحب -
مختل و مشہور -
نافع خلافت - از محمد زردار خان جاگیر دار -
اندر جبال - اردو - ناگری -
طلمس فرنگ - یعنی مسمریزم و عمل تنہا طبعی بیان -
تاثير الانظار - خلاصہ طلمس فرنگ -
طلمس روحانی - تبیین نامہ خواب از مولوی حسین احمد -
خال خیال - فالنامہ اردو نظم -
الطائف و ظریف - از منشی جے گوپال -
رسالہ معجزات انسانی - از میرزا حسین -
مختل فریاد - مصنفہ علی نقی صاحب -
رسالہ قیادہ منظوم - از آغا حیدر علی بیگ -
رسالہ جوہر جلائے برقی حصہ اول و در بیان
از بابو جہر لال -
جامع التراکیب نظم - اقسام گلکشی کی توضیح و
بابو جہر لال -
چادو ویرکاش - از منشی غلام نبی -
ادریائے طلمس - از منشی رام برنہاد -
منظر المضامین - از مولوی منظر الحق دہلوی -
گورکھ دھندھا - مسمی ابرنگ نامہ منہا -
کشف اسرار المشائخ - با تصویر -
گلشن فال - فالنامہ منظوم از غلام علی -
مسدس حالی - از الطاف حسین حالی -
سرود غلبی - از سید محمد علی مراد آبادی -
سرمہ پیش - از سید غلام حیدر خان -

سنگاسن بتیسی - قصہ راج بہونج با تصویر
گل بکا ولی - مؤلفہ شہل چند شاہجہان آبادی
طوطا کہانی - تصنیف سید رحیمین
طوطا نامہ - مع قصہ ابراہیم ادھم
قصہ گل و صنوبر - مؤلفہ پریم چند

کتاب افسانہ شروظلم

ہوستان راحت - حدہ ہزارہ ختن نظم اردو
فسانہ آزاد - ہر چار جلد کامل نتیجہ طبع پنج بڑت
رتو ناتہ کاٹھ

اقصہ -

آر جہان سمیت -
الف لیلہ منظوم - چار جلد تصنیف مختلف
۱- جلد نظم دلکش مرزا اصغر علی خان نسیم دہلوی
سمتور نامی -
۲- جلد نتیجہ طبع شاعر خوش فکر منشی طوطا لال شاہ
۳- جلد - از شاعر موصوت -
۴- جلد - از منشی شادی لال صاحب شاگرد
مرزا نسیم دہلوی -
مجموعہ قصص - مشمولہ پانچ قصہ مختلف مختلف
۱- قصہ سوداگر کیچہ -
۲- قصہ ماہی گیر -
۳- قصہ جھجھ -
۴- قصہ منصور -

۵- قصہ شاہ روم -
اور اسی مجموعہ کی ہر ایک کتاب علیحدہ علیحدہ
بھی ہے -

سنگاسن بتیسی منظوم - منشی رنگین لال -
گلزار ابراہیم - ابراہیم ادھم کا بیٹا و شانہ -
حشرہ شیرین - در باد شیرین کا قصہ -
مغیرہ مت - تصنیف منشی جے گوپال ثاقب -
ایجا دنگین - سعادت یار خان صاحب رنگین
دہلوی -

مجموعہ چوہے نامہ - بلی نامہ - ایفونی نامہ
چوکن نامہ -

قصہ مقتول حبش - مروت باسم تاریخی

فسانہ پرچم -
مثنوی ظہار نسیم - از دیباچہ دہلوی -
فسانہ عجائب منظوم - مؤلفہ منشی بھولا ناتھ -
نلد من اردو منظوم -
بدیہ انظار - از مہلوی ممتاز رحیم دہلوی -

مثنوی میر حسن
یوسف زلیخا اردو منظوم - از نگار -
شیرین خسرو - با تصویر اد منشی گوہر پر شاہ قضا -
بجاریہ نامہ مصنفہ میان نظیر اکبر آبادی -
شاہنامہ اردو -
طالعہ شایان - یعنی داستان ایر حمزہ -
ایالہ منظور منظوم -
مثنوی ابر کریم -

